صحیح ایمان پبلیکیشنز

احساسِستانِ اسدؔ

مجموعِ کلام

تصنیف

میر اسد اللہ شاہ قادری اسدؔ

احساسِستانِ اسدؔ

مجموع کلام

تصنیف

میر اسد اللہ شاہ قادری اسدؔ

صحیح ایمان پبلیکیشنز

Copyright © SAHIH IMAN 2019

All rights reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted, in any form or by any means without the prior written permission of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition being imposed on the subsequent purchaser.

فہرست

حصہ اول

حمدِ باری تعالیٰ

١- ائے حُسنِ آفرینِ مَن تُو میری جان میں بھی آ	9
٢- دل میں اُسکو بساؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا	10
٣ - تمھاری شانِ رحمت کو یہاں بے انتہا دیکھا	11
٤ - جب ہُوا احساس مجھکو وہ ہُویدا ہوگیا	12
٥ - وہم و گماں سے دور ہے فہمِ بشر سے دور	13
٦ - تائید ہو تیری تو میں فصلِ بہار ہوں	14
٧ - سبق توحید کا ہے میں نہیں ہوں	15
٨ - ایک بار یارکوئی آیا تیری گلی میں	16
٩ - کون و مکاں میں یار کا جلوہ میرے آگے	17
١٠- راز ذاتِ وحدت کا ہم پہ آشکارا ہے	18
١١- نُمایاں ذرّہ ذرّہ سے منزّہ ذاتِ والا ہے	19
١٢- دونوں عالم کی ہر ایک شئے میں ہے جلوہ تیرا	20
١٣- آگ اُلفت کی میرے دلمیں لگاتے کیوں ہو	21
١٤- یوں ہی بڑھتا گیا ہے زندگی کا کارواں اپنا	22
١٥- سمجھ میں آنہیں سکتا کہ وہ رازِ نہاں ہوں میں	23
١٦- یہ اُنکا کرم ہے انکی عطا ، ہر شئے میں انہیں جو پا تے ہیں	24
١٧- سمجھ میں آنہیں سکتا یہ حالِ بے زباں اپنا	25
١٨- مانا کے دوجہاں میں مجھ سے بُرا کوئی نہیں	26
١٩- میری ہستی جہاں میں جب تمھاری ہی امانت ہے	27
٢٠- کسی سے ہے محبت اور کسی کا میں دیوانہ ہوں	28
٢١- ساکنِ کون و لا مکاں ہوں میں	29
٢٢- اِلٰہی یہ بلائے عارضی اب سر سے ٹل جائے	30
٢٣- سامنے وہ ہیں برامد ، اُنکی میں محفل میں ہوں	31
٢٤- اُنکو ہے منظور رہنا بس دلِ رنجور میں	32

۲۵- الٰہی کم سے کم ہو میرے نالوں میں اثر اِتنا	33
۲٦- جہاں کے ذرے ذرے سے نمایاں ہو گیا ہوں میں	34
۲۷- ایک مدت سے ہوں حیران خبر لے میری	35
۲۸- نہ پُوچھو بندگی میں اور کیا کچھ اُن سے پاتا ہوں	36
۲۹- لب پہ تیرا ہی نام ہے پیارے	37
۳۰- ازل ہی سے شُہود و غیب کی ایک داستاں ہیں ہم	38
۳۱- ہے بڑی بے چین حا لت ، بے قراری کیا کروں	39
۳۲- ہوں بڑا شیدا دیوانہ صاحبِ خانہ تیرا	40
۳۳- سیج سجی ہے دل میں ہمارے کوئی آنے والا ہے	41
۳٤- بُھلا کر خود کو میں جلوہ خدا کا دیکھ لیتا ہوں	42
۳۵- کسی کی رونمائی کا اُٹھا پردہ ذرا دیکھو	43
۳٦- عبدِ محض کا عبد ہوں اہلِ جہاں سے کیا غرض	44
۳۷- کون و امکاں میں نہیں کوئی بھی انجانہ تیرا	45
۳۸- دیدنی ہے میرے آگے یوں چلے آنا تیرا	46
۳۹- قالبِ مُضطر میں یہ کیسا تغیُّر ہوگیا	47
٤۰- پردے اُٹھادئے ہیں سبھی شوق نظر سے	48
٤۱- ہم اُنکو ، وہ ہمیں اپنا گئے ہیں	49
٤۲- ساری دنیاں پہ یہ اک راز ہے اِخفاء میرا	50

حصہ دوم

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

۱- یا محمدﷺ ہوں میں اب سخت پریشاں مددے	51
۲- تمھارا ہی ہے مجھکو اک سہارا یا رسول اللہ ﷺ	52
۳ - یا محمد ﷺ اب خدارا اِسطرف بھی دیکھنا	53
٤ - نام لیوا آپکا ائے سیدِ ابرار ﷺ ہوں	54
۵ - قاسمِ ارض و سماء میری طرف بھی دیکھنا	55
٦ - ائے شہہ دنیا و دیں میری مدد فرمائے	56
۷ - دلمیں آنکھوں میں سمائی پیاری صورت آپکی	57
۸ - ھائے میں تڑپوں تم بن ساجن ، ملکر کیوں چُھپ جائے	58
۹ - آپکے قد موں کو مدّت سے ہوں میں لِپٹا ہوا	59
۱۰ - یا محمد ﷺ ہو عنایت طالبِ دیدار پر	60
۱۱ - میرے دلکی ہے بس یہ حسرت محمد ﷺ	61
۱۲ - پُھونکے طوفاں بھی میرا نشیمن	62

۱۳ - آس کے ماروں کی اُمیدِ جہاں تم ہی تو ہو	63
۱٤ - آؤ نبی جی مہاراج ﷺ ہم پر دیا کرو	64
۱۵ - کرم کی ایک نظر مجھ پر خدارا یا رسول اللہ ﷺ	65
۱٦ - ہم ہیں داسی تِہارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ	66
۱۷ - تُو قربِ نبی ﷺ کا مجھے پروردگار دے	67
۱۸ - نبی جی ﷺ تُو مجھکو مدینہ بُلا لے	68
۱۹ - من جیون لیگیو نبی جی ﷺ موہے مُکھڑا دیکھا ئی کے	69
۲۰ - جامِ اُلفت کا پلا دیجئے طیبہ والے ﷺ	70
۲۱ - تم شہہ خیرالورای ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ	71
۲۲ - آسِ دل غمگُسار تم سے ہے	72
۲۳ - زندگی یادِ محمد ﷺ میں بسر ہو تی ہے	73
۲٤ - محوِ حیرت ہوں میں خود میں حُسنِ یکتا دیکھ کر	74
۲۵ - آجا نبی ﷺ مدینے کی مکیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا	75
۲٦ - مجھے اب حبیبِ خدا مل گیا ہے	76
۲۷ - تعین ہو نہیں سکتا کبھی نورِ مُجرد کا	77
۲۸ - مظہرِ حق ہیں کُن فکاں ہیں آپ	78
۲۹ - ہے ہر آن مجھکو خیالِ محمد ﷺ	79
۳۰ - روئے خدا ہے وہ رُخ تابانِ محمد ﷺ	80
۳۱ - بِنائے جہاں کُن فکاں ہیں محمد ﷺ	81
۳۲ - مظہرِ ذاتِ کِبریا صلّ علیٰ محمدٍ	82
۳۳ - آپکے قدموں ہی میں رہتا ہوں میں	83
۳٤ - ہَری گُنبد کے شہنشاہِ بے نظیر یا نبی ﷺ	84
۳۵ - اللہ کا جلوہ بے پردہ دِکھلا دیا کملی والے نے	85
۳٦ - ہو عنایت تیری اللہ کی قدرت والے	86
۳۷ - آقائے مدینہ کی عظمت بڑی عظمت ہے	87
۳۸ - بندہ ہوں محمد ﷺ کا میں ادنیٰ غلام ہوں	88
۳۹ -کوئی شئے جہاں میں نہ غیرِ خدا ہے	89
٤۰ - تُو نشانِ بے نشاں ہے تُو ظہورِ کبریا ہے	90
٤۱ - بندہ ہوں ، خاکسار ہوں ، میں بے زُبان ہوں	91
٤۲ - خدا بِالیقیں مصطفی ﷺ بن کے آیا	92
٤۳ -وہ ذاتِ غیبِ مُطلق ہی بَرُوے شانِ وحدت ہے	93

حصہ سوم

مناقبِ اولیا اللہ

مناقب در مدح غوث الاعظمؒ

۱۔ ساغرِ وصل پلائے مجھے الفت تیری	94
۲۔ میں اپنے شیخِ لا ثانی کے صدقے	97
۳۔ تمھارا ہی ہے آسرا غوثِ اعظمؒ	98
٤۔ آپ پر ظاہر ہے جو بھی ہے پریشانی میری	99
٥۔ واصِلِ محبوبِ رحمانی ہوں میں	100
٦۔ او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں	101

مناقب در مدح خواجہ غریب نوازؒ

۱۔ چشمِ باطن کو مُیسّر ہے نظارا تیرا	103
۲۔ خواجہ پیاؒ تُو ہی پیارا لاگے ہمکا	104
۳۔ دونوں جگت تورا راج خواجہ پیاؒ	105
٤۔ اپنے خواجہ پیاؒ کی میں ہوں باٶری	106

منقبت در مدح شیخ ابوالحسن شاذلیؒ

١- ہو محبوبِ رب العلی شاذلیؒ	107

منقبت در مدح شیخ بہاؤالدین نقشبندؒ

١- جان میری دل میرا ہیں نقشبندؒ	108

منقبت در مدح شیخ محمد بادشاہ محی الدیں وجودیؒ

١- میرا کعبہ ترا چہرہ وجودی پیرؒ جانانہ	109

مناقب در مدح شیخ محمدعبد القدیر صدیقیؒ

١- ہے عطا کردہ ہمیں یہ زندگانی آپکی	110
٢- میری بیچارگی پہ ربّ اکرم کی عنایت ہے	111

۳- بنے جو ہم قلندر ہیں یہ حسرتؒ کی عنایت ہے	112

مناقب در مدح شیخ محمد بدرالدیں خالد وجودیؒ

۱-دونوں جہاں کے پیشوا شیخِ زماں تم ہی تو ہو	113
۲- یَکسوئی یوں ہو دوئی ہرگز پتہ اپنا نہ دے	114
۳- فقیری کا چلن مجھکو سکھایا میرے خالدؒ نے	115
٤- یہ عجز و خاکساری ہی میری شانِ ایازی ہے	116
٥- تیری چال بڑی ہے مستانہ ، آنکھوں سے شراب برستی ہے	117
٦- تعال اللہ کیا چہرا ہے چہرا بدرِ انورؒ کا	118
۷- نُور وحدت کی ضِیا ہیں بدرالدینؒ	119
۸- کوئی بیمارِ محبت کوئی دیوانہ تیرا	120
۹- ہیں وہ انجاں ہمیں شیدا بناکر	121
۱۰- میرا خالدؒ چُھپا میرے من میں	122
۱۱- پَر تَوِ ذاتِ محمد ﷺ شانِ تو	123
۱۲- تمہاری ذات قُدسی کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے	125
۱۳- ہے اِس پر ناز مجھکو میں گدا خالدؒ تمہارا ہوں	126

مناقب در مدح شیخ شُجاع الدیں صدیقیؒ

۱- شیخِ زماں ہیں عزتِ ذیشاں برامدا	127
۲- مجھے خود میں حق کو دیکھاے چلا جا	128
۳- جاذبیت کا تیری خوب سماں ہوتا ہے	129

٤- ہمارے درد کا درماں ہماری جانِ جاں تم ہو	130
٥- ائے شہہ عزت پیا تیری بڑی سرکار ہے	131
٦- محفلِ بادہ و پیمانہ مبارک باشد	132
٧- بہارِ سرمدی عبدِ مکمل یار کے صدقے	133
٨- میری عزت پیا سے آنکھ لڑی	134
٩- کیا بتاؤں جو نِگاہِ یار کی تاثیر ہے	135
١٠- تھے جب تک تم ہمارے بیچ کیا اچھا زمانہ تھا	136
١١- آپکی چشمِ کرم ہے میربانی آپکی	138

مناقب در مدح شیخ میر مومن علی قادریؒ

١- سراپائے محمد ﷺ ہے جمالِ حضرتِ مومنؒ	139
٢- اپنے دل میں مَیں تمکو چھپائے جاؤنگی مومن پیارےؒ	140
٣- ہے ثابت ہر دو عالم میں بڑھائی میرے مومن کی	141

منقبت در مدح شیخ سید احمد بادپاؒ

١- تم غریبوں کے ہو داتا سید احمد بادپاؒ	142

حصہ چہارم

غزلیات

١- مُقدر کا گِلا کیسے کہو اپنا کرے کوئی	143
٢- اک دن وہ محبت میں پگھل جاینگے دیکھو	144
٣- ہم اپنوں سے بھی غیروں سے چُھپے خاموش بیٹھے ہیں	145

٤- ائے قلبِ حزیں میرے تُو اتنا نہ بکھر آج	146
٥- مُنفرد ایک درد میرے دل نے ہے پایا ہوا	148
٦- میرے دل پہ یار میرا اگر اختیار ہوتا	149
٧- چُھپوگے تم اگر یوں ہی تو دیوانوں کا کیا ہوگا	150
٨- نَوِشتہ ہے کھلا تم پر میرے حالِ پریشاں کا	151
٩- پوچھو نہ تم نکیرو میں ہوں کس حساب کا	152
١٠- جو علمِ حق ازل سے ہے وہی بس رُونما ہوگا	153
١١- منزلِ عشق کے مقتل سے گزرنا ہوگا	154
١٢- ایک نہ اک دن کرم تیرا اِدھر ہوجائیگا	155
١٣- راہِ اُلفت میں یار کیا نہ ہُوا	156
١٤- کوئی نہ سمجھ پائے حالِ دل یہاں اپنا	157
١٥- نگاہِ لطف اِدھر گر وہ مستِ ناز کرے	158
١٦- دلّگی میں دل کا سودا ہوگیا	159
١٧- عشق کا پردہ ہٹا تو اک تماشا ہوگیا	160
١٨- ائے شوق فِدا ہوجا وہ آئیں ہیں اِدھر آج	161
١٩- تُو ہے مجھ میں سمایا خدا کی قسم	162
٢٠- آئینِ عشق کو یوں نبھایا کرینگے ہم	163
٢١- تیرے عشق میں رہے پائمال سدا اپنی عمرِ دراز میں	164
٢٢- محوِ خیالِ یار ہوں ہوش میں آکے کیا کروں	165
٢٣- بالی عمریا پہ ترس تو کھاؤ اب نہ ستاؤ بالماں	166
٢٤- روز افزوں ہے یہ غم ہم کیا کریں	167
٢٥- جب سے ہے چشمِ حقیقت میں سمایا کوئی	168
٢٦- دور جب تک رہے ہم تیرے طلبگار رہے	169
٢٧- جب سے پردہ اُٹھا دیا تُونے	170
٢٨- تمھارے نام پر بِکنے کا سودا کرلیا میں نے	171

عرضِ حال

بِسم الله الرحمنِ الرحیم

الحمد لله رب العالمین، والصلاۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

احساسستانِ اسدّ کی جلد اول ۱۹۹۹ میں شایع ہوئی تھی جسمیں وہ کلام شامل ہوا جو ۱۹۸۸ اور ۱۹۹۹ کےدرمیان لکھا گیا تھا ۔ اسکے بعد ۲۰۱۵ میں اسکی جلد دوم کی اشاعت ہوئی جسمیں وہ کلام بھی شامل ہوا جو ۱۹۹۹ اور ۲۰۰۷ کےدرمیان لکھا گیا تھا ۔ چونکہ یہ انٹرنیٹ کا زمانہ ہے قارئین اِسے آن لائن بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اشعار میں جو لطف ہوتا ہے وہ نثر اور منطِق میں کہاں؟ آپکے پیشِ نظر وہ اشعار ہیں جو الله اُسکے رسولﷺ اور اُنکے چاہنے والوں کی مدّح میں لکھے گئے ہیں ۔

صوفیا اور اولیا الله کے کلام کو پڑھنے سے پہلے کچھ چیزوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے ۔ ان چیزوں کو یہاں مُختصراً بیاں کیا گیا ہے ۔

مُشاکلہ / تشبیحہ دنیا کی ہر زبان میں ہے ۔ کلام الله میں بھی ہے ۔ قران میں آیاتِ مُتشابہات ہیں جنکا مطلب سہی طریقے پر سمجھنا ضروری ہے ۔ مُشاکلہ ہر شاعر کے کلام میں ہوتا ہے ۔ جیسے شاعر اپنے محبوب کو چاند سے تشبیح دیتا ہے ۔ صوفیا کے کلام میں بھی اکثر الفاظ کے اعتباری معنی لئے جاتے ہیں ۔ جیسے 'لطف مئے' سے مُراد 'سُرورِ جوشِ محبت' اور میخانہ سے مُراد مُرشِد کی محفل اور ساقئی مئے خانہ سے مُراد شیخِ کامل اور رِند سے مُراد 'مُرید' ہوتے ہیں ۔ یہ اِس لئے کے شیخِ کامِل اپنی توجھ سے مُریدوں کے دلوں میں عشقِ مُحمدیﷺ کی شمع کو روشن کرتا ہے ۔

تیری چال بڑی ہے مستانہ آنکھوں سے شراب برستی ہے

ائے ساقیِٔ میخانہ تجھ سے مئے ناز کی موج نکلتی ہے

یہ بزمِ مئے عرفاں ہے جہاں کی رسائی بڑی ایک نعمت ہے

یہ شرابِ محبت ہے زاھد ، جس میں ہے غُلو ، نہ کہ پستی ہے

مَستوں کی یہ بستی کے صدقے ، خالدؔ تیری آنکھوں کے قرباں

تیری بحرِ معارف کی ساقی ، کوئی حد ہے نہ تہہ کبھی ملتی ہے

صوفیا / اولیا اللہ جب ’عبد‘ یا ’بندہ‘ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو کہیں اسکے لفظی معنی ’بندہ خدا‘ کے لیتے ہیں تو کہیں اعتباری معنی ’غلام‘ کے لیتے ہیں ۔

احسان نبی ﷺ کا ہے اسدؔ بندۂِ حضرت ﷺ

ہو چشمِ عنایت بنوں دربانِ محمد ﷺ

اسدؔ ہے بندۂِ حضرت ﷺ دیوانہ آپکا شیدا

مقدر نے بنایا مجھکو پروانہ محمد ﷺ کا

لفظ ’سجدہ ‘ کے عام فہم لفظی معنی ’سجدہ عبادت‘ لئے جاتے ہیں ۔ صوفیا کہیں اسکے لفظی معنی لیتے ہیں اور کہیں اعتباری معنی ’فرطہ محبت میں قدم بوسی‘ پا بوسی یا انتہائی ادب و عاجزی میں سر جھکانے یا پیر چھونے کے لیتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہ صحابہ‘ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قدم بوسی کیا کرتے تھے ۔ اسیطرح سے الفاظ ’سگ‘ اور ’کتا‘ ہیں ۔ صوفیا اپنے کلام میں اسکے اعتباری معنی ’وفادار اور خدمت گزار غلام‘ کے لیتے ہیں ۔

تمھارے ہی تصوّر میں درِ اقدس پہ سر رکھ کے

سگِ در آپکا دامن پسارا یا رسول اللہ ﷺ

ذرّۂِ نا چیز ہوں پیوندِ خاکِ آستاں

ہوں سگِ در آپکا میری طرف بھی دیکھنا

ایک اور لفظ 'مولیٰ' ہے جسکے اعتباری معنی 'آقا' کے بھی ہیں ۔ بیسیوں الفاظ جو اشعار کے زینت میں اضافہ کرتے ہیں اُنکے معنوں کی ہمکو تاویل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اِن چیزوں کو سمجھکر پڑھنے سے اشعار کا لُطف دوبالہ ہوجاتا ہے اور نہ سمجھنے سے اعتراضات کا میدانِ گرم ہوجاتا ہے ۔

ایک اور مسئلہ توحید اور حقیقتِ محمدی ﷺ ہے جسکو مختصراً بیان کرنا ضروری ہے ۔ اِن مسائل کو جاننے سے اولیا اور صوفیا کے کلام کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔

توحید اور حقیقتِ محمدی ﷺ

اسلام میں نظریہ توحید بلکل واضح ہے ۔ شریعت بلکل صاف ہے ۔ اسمیں کوئی دو رائے نہیں ۔ سوال آدمی کی نظر کا ہوتا ہے ٴ جسکی جیسی نظر اُسکا ویسا ہی فہم ہوتا ہے ۔ جولوگ اللہ سے غافل ہیں اُنکی نظر میں بندہ ایک حقیقی شئے ہے اور اللہ خیالی ۔ لیکن حق پرست عارفین جو بفضلِ الٰہی حقائق کو جانتے ہیں اُنکی نظر میں بندہ کی دو جہتیں ہیں ۔ ایک جہت الی الرب اور دوسری جہت الی الخلق ۔ عارف ، بندہ کو بندہ ضرور جانتا ہے مگر اُسکی نظر وہاں ہوتی ہے جہاں سے وہ آیا ہے ۔ عارف کی نظر میں ہر شئے علمِ الٰہی سے آئی ہے ۔ اسکی نظریں ذاتِ الٰہی پرمرکوز ہیں ۔ اِسکے لئے ما سوا حق سب کچھ نا قابلِ توجہ ہے ٴ خیالی ہے ۔

دنیا میں حق پرست عارف بہت ہی کم ہوتے ہیں ۔ جسطرح سے ایک سائنسدان یا فلاسفر کی باتیں ایک عام آدمی کی سمجھ کے باہر ہوتی ہیں اِسی طرح ایک حق پرست عارف کا کلام بھی فہمِ عامہ سے بالاتر ہوتا ہے ۔

وجود با الذات حق تعالیٰ ہے ۔ ما سوا اللہ کے وجود کے سب کچھ انتزاعی ہے ، خیالی ہے ، نا قابلِ توجہ ہے ، عدم ہے ۔ وجودِ مُطلق اللہ میں منحصر ہے جو خیرِمحض ہے ۔ وجودِ اضافی یا وجودِ انتزاعی کے ساتھ عدمِ اضافی لگا ہوا ہے ۔ لہٰذہ بندوں سے کچھ خیر اور کچھ شر ظاہر ہوتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے دو اعتباری تعینات ہیں ۔ ایک تعینِ ذاتی جس میں مخلوقات کو دخل نہیں ۔ دوسرا تعیّن با اعتبارِ اسماء و صفات ہے ۔ اس تعین کے مظہر علمِ الٰہی میں اعیانِ ثابتہ ہیں ۔ اور اعیانِ ثابتہ کے مظہر خارج میں آپ اور ہم ہیں ۔

اعیانِ ثابتہ کیا ہیں ؟ بندوں کی جو حقیقت علمِ الٰہی میں اللہ کو معلوم ہے اُنکو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ ہر بندے کی یا ہر شئے کی ایک حقیقت ہے جِسکا علم اللہ کو ہے ۔ اِس حقیقت کو عینِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ عین ثابتہ کی جمع اعیانِ ثابتہ ہے ۔ یعنی کاینات کی تمام اشیاء کے جملہ حقائق کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ اِن تمام اعیانِ ثابتہ کی جو کُلّی شکل ہے یا جو انکا مبدہ ہے اُ سکو عینُ الاعیان کہتے ہیں ۔ عینُ الاعیان کا دوسرا نام حقیقتِ واحدیّت ہے ۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا یہ کائنات ظہور میں کیسے آئی ؟ جب اللہ کسی شئے کی حقیقت پر اپنے اسماء و صفات کی تجلی فرماتا ہے تو وہ شئے پیدا ہوجاتی ہے ۔ اسکو اللہ نے قرآن میں کُنْ فیکن فرمایا ۔ اللہ کی تجلیات ، حقائق اشیاء کے مطابق ہوتی ہیں ۔ عینُ الاعیان یا حقیقتِ واحدیّت پر اللہ کی جو تجلی جلوہ فرما ہے اُسکو تجلّی اعظم کہتے ہیں ۔ تجلّیِ اعظم اور حقیقتِ واحدیّت کے مجموع سے جو چیز وجود میں آئی اِسکو کائنات کہتے ہیں ۔ کائنات کو اِنسانِ کُلی بھی کہا جاتا ہے ۔

اِن حقائق کو سمجھنا اور محسوس کرنا آسان نہیں ۔ اسکے لئے ایک شیخ کامل کی صحبت ، اُسکی توجھ اور نگرانی میں ایک طویل مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ تب جاکر یہ حقائق آہستہ آہستہ کُھلتے ہیں ۔

حقیقتِ واحدیّت ' حقیقتِ محمدی ﷺ کا پَرتو ہے۔ حقیقتِ محمدی ﷺ وہ اعتبارِ وحدت یا نفسِ واحدہ ہے جس سے تمام کائنات کا وجود عمل میں آیا ۔ رسولِ کریم ﷺ کو جب بھی خیرُالبشر یا انسان کہا جاتا ہے تو اُس سے مُراد انسانِ کُلّی یا انسانِ کامل بِا الذات یا تجلّی اعظم ہے جسکے مظاہر انسانِ جزّی یعنی آپ اور ہم ہیں ۔ رسولِ اکرم ﷺ اِس نوعِ انسانی کے کامل ترین فرد ہیں ۔ لہٰذہ حقیقتاً نبوّت آپ سے شروع ہوئی اور آپ پر ختم ہوئی ۔ آپ اُسوقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام آب و گُل میں تھے ۔ پھر اپنی خلقتِ عُنصری کے لحاظ سے آپ خاتم النبیّن ہیں ۔ یہی وجھ ہے کے رسول اللہ ﷺ اپنے رب پر پہلی دلیل ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ جتنے بھی افراد ہیں وہ سب آپ سے صادر ہیں ۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے اَلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ۔ سورۃ النساء ۔ ۱

انسانِ جزّی میں بھی بعض مظاہر ناقص ہوتے ہیں تو بعض خاص ۔ ہر زمانے میں ایک مظہرِ تام ہوتا ہے جسکو غوث ، قطب الاقطاب یا مرکزِ تجلی کہتے ہیں ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا پَرتَو با اعتبارِ کُلّیت ہوتا ہے اور اسکو انسانِ کامل بِاالعرض کہتے ہین ۔ رسول اللہ ﷺ کے صدقے میں یہ مرکزِ نظرِ الٰہی ہوتا ہے ۔

راز کی بات یہ ہے کہ سوائے انسان کے کسی پر فنائیت نہیں آتی اور جب تک فنائیت نہیں آتی ان باتوں کو سمجھنا اور محسوس کرنا خارج از امکان ہے ۔ فنا کیا ہے ؟ بندے پر فضلِ الٰہی سے ایک ایسا وقت آتا ہے جب اللہ کا وجود اسکے اپنے وجود پر غالب آجاتا ہے ۔ اس حالت کو فنا کہتے ہیں ۔ فنا کے وقت جہتِ عبد مُضمحل و نابود ہوجایی ہے ۔

یہ اُنکا کرم ہے انکی عطا ، ہر شئے میں انہیں جو پا تے ہیں

احساس یہ انکا بڑھ بڑھ کر ، ہم خود ھی کہیں کھو جاتے ہیں

پھر اُنکی انا قائم جو ہماری ہستی پر ہوجاتی ہے

معلوم نہیں ، نہیں ہم کو پتہ ، ہم کیا سے کیا ہوجاتے ہیں

بنا انکا سراپا حال میرا ، بنا ایک تماشہ میں انکا

مجھکو وہ مٹاکے ہستی سے ، باقی خود ہی رہجاتے ہیں

جب کیفیتِ فنا ہٹتی ہے تو اسکو بقا کہتے ہیں ۔ بقا وہ حالت ہے جسمیں بندہ ، اللہ کے سوا نہ کسی کا فعل دیکھتا ہے اور نہ صفت ۔ اس کیفیت کو مُشاہدا یا استحضارِحق بھی کہتے ہیں ۔

کسی کی رُونمائی کا اُٹھا پردہ ذرا دیکھو

جہاں کے ذرّہ ذرّہ میں وہ ہے جلوہ نُما دیکھو

نئی ایک شان ہے اُسکی ، نئی ایک آن ہے اُسکی

ہر ایک پل اور ہر لمحہ ہے اُس سے سامنا دیکھو

اثر اُنکی معیّت کا ہوا ہے کس قدر ہم پر

بھری محفل میں بھی سب سے پرے رہنا ذرا دیکھو

حالتِ بقا میں بندے کو عبدِ کامل کہتے ہیں ۔ جب بندہ عبدِ کامل ہے تو وہ تجلی گاہِ حق ہوگا ۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا اپنے شیوخ کو تجلّی گاہِ حق دیکھتے ہیں ۔

ائے شہہ عزت پیاؒ تیری بڑی سرکار ہے

مظہرِ خیرُالوریٰ تُو سیدِ ابرار ہے

جلوۂ رحماں فرش پر تیری صورت سے عیاں

صورتِ جاناں سے تاباں بس وہی دلدار ہے

اللہ کا مشاہدا بہ اعتبارِ اسماء و صفات ہی ممکن ہے ۔ ذاتِ حق کا مشاہدا مادّہ میں اور اشکال و امثال میں ہوسکتا ہے۔ ان سے ہٹ کر نہیں ہوسکتا ۔ اسکی وجہ یہ ہے کے ذاتِ الٰہی کا جو اعتبارِ ذاتی ہے وہ لَا تُدرِکُہُ الاَبصَار ہے ۔ یعنی کوئی آنکھ ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کرسکتی ۔ اللہ کے اسماء و صفات کے مظاہرِ داخلی اعیانِ ثابتہ ہین جنکے مظاہر عالمِ شہادت میں آپ اور ہم ہیں ۔

یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ ہم آپ اور دنیا ہر شئے جلوہ گاہِ رُبوبیت ہے ۔ ربّ اسمِ الٰہی ہے جو اللہ کی قوت عطا کو ظاہر کرتا ہے ۔ اِس کائنات کی ہر چیز پر شانِ رُبوبیت کی تجلّی ہے جواُسکو اُسکی حقیقت کے لحاظ سے جُدا جدا ظاہر کرتی ہے ۔ رب ایک ہی ہے مگرہر شئے کی نسبت اُس سے جدا ہے ۔ اللہ جو اِن تمام عالَموں کا رب ہے جو اِن تمام اشیاء کا مبدہ ہے اُسکے لئے معبودیت ہے ۔ وہی حقیقی الہ ہے ۔

سمجھ کا پھیر ہے اُنکی جو ہر شئے کو خدا سمجھے

وہی انسان کامل ہے خدا کو جو خدا سمجھے

خدا بندہ نہیں ہوتا ، نہ ہے بندہ خدا ہرگز

جو تم اب بھی نہ سمجھو تو تمھارے کو خدا سمجھے

خالدؔ

ذاتِ حق کے مرتبہِ وحدت کو حقیقتِ محمدیﷺ کہتے ہیں ۔ حقیقتِ محمدیﷺ وہ مرکب ہے جو تجلی اعظم حق اور عین الاعیان کے ملنے سے بنا ۔ تجلی اعظم حق کو نُورِ محمدی ﷺ اور عین الاعیان کو حقیقتِ محمدی ﷺ کہتے ہیں ۔ تمام کائنات کی اشیاء ، جن میں بنی نوع اِنسانی بھی شامل ہے، اِسی مرکب کی تفصیل یا اِسی کُلّیت کی جُزّیات ہیں ۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ موجود خارج اعظم یا یہ کائنات رسول ﷺ کے لبادے میں ملبوس ہے ۔ کاینات کی ہر شئے پر تجلّی الہی اُسکی حقیقت کے حساب سے جلوہ فِگن ہوتی ہے ۔ اِس لحاظ سے حقیقتِ رسولﷺ ، اللہ اور اسکے بندوں کے بیچ بہت بڑے آئینہ کا کام کرتی ہے ۔ اور یہی وہ آئینہ ہے جسمیں ذاتِ حق کا کامل دیدار ہوسکتا ہے ۔ اسی لئے کہتے ہین کہ جس نے رسول ﷺ کو دیکھا اُس نے یقیناً خدا کو دیکھا ۔

ہے حسنِ ازل تاباں جلوے میں محمدﷺ کے

ظاہر ہے مُحب خود ہی محبوب کی صورت ہے

مخفی تھا ہوا وہ عیاں تیری ذاتِ مقدس سے

اُس گنجِ خِفیٰ کے تُو بس ایک شہادت ہے

جس کسی نے ذاتِ حق کو تمام شہودات کا مرجع جانا ۔ یعنی اصل و حقیقت کو ذات سمجھا اور اسطرح معرفت حاصل کی کے خود کو بھی تجلّی گاہِ حق سمجھا اور معلومِ الٰہی پر، پَرتَوِ وجودِ مُطلق دیکھا تو بے شک اُس نے رب کو پہچانا ۔ اسکو معرفتِ حق نصیب ہوئی اور مَنْ عَرَفَ نَفْسهُ فَقَد عَرَفَہ رَبّہُ کو پایا ۔

تُو ہے معبودِ حقیقی تُو اِلٰہ ہے سب کا

ہر تعین کی نفی ہی میں ہے رستہ تیرا

شانِ تنزیہ تیری اور ہے تشبیھ تیری

غیبِ مُطلق میں تُو اِمکان ہے جلسہ تیرا

نِت نئے رنگ میں ہر پل ہے نئی شان میں تُو

تُجھ کو پہچانتا ہے خوب شناسہ تیرا

حق پرست عارف کی چشمِ باطن (دلکی آنکھ) روشن اور چشمِ ظاہر (جسم کی آنکھ) معطّل ہوجاتی ہے ۔ اسی لئے دنیا میں رہتے ہوئے بھی اُسکو سوائے حق کے کچھ بھی نظرنہیں آتا ۔ برخلاف اسکے چشمِ ظاہر، ظاہر کے سوا کچھ بھی نہیں دیکھ سکتی ۔ یہی وجھ ہے کہ علمائے ظاہر، متکلّمین ، اِسلامک اسکالرس میں کسی نے بھی حقیقتِ نفس کو نہ پہچانا ۔ اسیطرح اربابِ نظر اور اربابِ فکر ان میں سے کسی نے بھی معرفتِ نفس کو نہ پایا ۔ وہ مجبور ہیں ۔ نظرِفکری اُن پر بہت بڑا حجاب بن گئی ہے ۔ برعکس اِسکے علمائے الٰہین پیغمبروں نے ، حق پرست عارفوں نے ، اکابر اولیا اور صحیح العقیدہ صوفیا نے حقیقتِ نفس کو دریافت کرلیا اور اپنے رب کو پہچان لیا ۔

کون و امکاں میں نہیں کوئی بھی انجانہ تیرا

رنگ لایا ہے میرے دل میں سما جانا تیرا

ہر تعین سے نمایاں ، ہر تقید سے عیاں

حیرت افزا ہے میرے یوں سامنے آنا تیرا

ذرّہ ذرّہ سے تیری خوشبو مہکتی ہے یہاں

دنگ کرتا ہے ہر ایک شئے سے اُبھر آنا تیرا

اس موضوع کی تفصیلات کو اگر آپ انگریزی میں سمجھنا چاہیں تو یہاں کلک کریں

احساسستانِ اسدؔ کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ حصہ اول حمدِ باری تعالٰی ، حصہ دوم نعتِ نبی ﷺ ، حصہ سوم مُناقب اولیا اللہ اور حصہ چہارم غزلیات اور متفرق کلام پر مُشتمل ہے ۔ کلام میں آپکو بے باکی اور بندش میں انفرادیت ملیگی ۔ ایسا لگیگا کہ دلکی آواز کو من و عن قلمبند کیا گیا ہے ۔ اشعار میں مئے محبت کے میخواروں کو بیش بہا دریائے اُنس ملیں گے ۔ سادگی ڈھونڈنے والوں کو سادگی ملیگی ۔ اگرآپ سخن شناس ہیں اورآپ کو کلام میں خوبیاں نظرآئیں تو محظوظ ہوں اور دعائے خیر کریں ۔

میر اسد اللہ قادری

حصہ اول

حمدِ باری تعالیٰ

(1)

ائے حُسنِ آفرینِ مَن تُو میری جان میں بھی آ
بیتاب ہے دلِ حزیں تُو اس مکان میں بھی آ

اپنوں سے دور کب تلک آجا خدارا اِسطرف
ائے شانِ ذاتِ سرمدی اب تُو زمان میں بھی آ

کیوں ہے چھپا ہوا میرے تُو پردۂِ خیال میں
وہم و گمان سے نکل نام و نشان میں بھی آ

مدت سے ہوں میں بے قرار ہر پل ہے تیرا انتظار
آجا سکونِ دل میں آ   راحتِ جان میں بھی آ

تیرے لئے ہے دل میرا تیرا یہ گھر ہے برملا
کیوں دور اپنے گھر سے ہے اپنے مکان میں بھی آ

دل کو میرے دے وہ وسعت تجھکو بھی جو سما سکے
اِس عرش پر بِراجمان اِس آسمان میں بھی آ

آنکھوں میں تُو سما میرے دل میں بس ایک تُو بسے
بنکے اسدؔ کی زندگی اِس جسم و جاں میں بھی آ

(2)

دل میں اُسکو بساؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا
اُس میں گُم ہوجاؤری   پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

نین مِلاکے اُس پریتم سے
سُدھ بُدھ اپنی گنؤاری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

بِن مانگے سب تمکو ملیگا
اُسکے تم ہوجاؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

غیرِ خدا کو دل سے بُھلاکے
خود میں اُسکا پاؤ ری   پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

کب تک دوری اُس ساجن سے
دوڑ لِپٹ تم جاؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

چھوکے چرن اُس من موہن کے
جیسے بھی ہو تم مناؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

کب تک اسدؔ تم شرماؤگے
اُسکے گلے لگ جاؤری پیا ہے پیارا ، اللہ ہے پیارا

(3)

تمهاری شانِ رحمت کو یہاں بے انتہا دیکھا
جہاں کے ذرّے ذرّے کو میں رحمت میں چُھپا دیکھا

عجب شانِ عنایت ہے   عجب شانِ کریمی ہے
ہمیشہ اپنے دامن میں طلب سے بھی سِوا دیکھا

ملے دونوں جہاں مجھکو تمھاری نظرِ رحمت سے
میرے دستِ طلب میں آپکا دستِ عطا دیکھا

احد و عادل و قہّار و قدوس و صمد بھی ہیں
مگر میں آپکی حِکمت میں رحمت کاملا دیکھا

طبیعت لاؤبالی ہے ، عطا ہے عادتِ عالی
تمھیں ائے خیرِمطلق میں محبت سے بھرا دیکھا

محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں کون میں پہچان اللہ کی
جو دیکھا مصطفیٰ ﷺ کو اُس نے حق کو برملا دیکھا

طفیلِ حضرتِ خالدؒ محمد ﷺ مِل گئے مجھکو
اسدؔ جیسے دیوانے پر بڑا فضلِ خدا دیکھا

(4)

جب ہُوا احساس مجھکو وہ ہُویدا ہوگیا
بندہ قیدِ بندگی میں اُسکا جلوہ ہو گیا

ہر تقیُّد میں بسا وہ ہر تعین سے عیاں
ذرّہ ذرّہ سے نمایاں وہ مُنزّہ ہوگیا

غیر کوئی بھی نہیں تیرا تو پھر تیرے سوا
کون ہے ظاہر یہاں اور کون اِخفا ہوگیا

باعثِ تخلیقِ کُل بس اک نمائش ہے تیری
آئینہ خانے میں تُو محوِ تماشہ ہوگیا

غیریت ممکن نہیں یہ بزمِ عینِ ذات ہے
ہر تعین کے انا سے تمکو دھوکا ہوگیا

خوہشیں اپنی مٹیں ناکامیوں کا غم نہیں
ہے خوشی مجھکو تیرا منشا تو پورا ہوگیا

پیر کے صدقے اسدؔ یہ خود فراموشی ہوئی
تمکو وہ اپنا بناکے وہ تمھارا ہوگیا

(5)

وہم و گماں سے دور ہے فہمِ بشر سے دور
رہتا ہے لامکاں میں وہ قیدِ نظر سے دور

محوِ خیالِ یار نے یوں مست کرد یا
ہوں ہر مکاں سے دور ہر اک رہگزر سے دور

جِن و مَلک سے دور ہُوا ہر بشر سے دور
رنج و خوشی سے دور ہُوا ہر اثر سے دور

ڈھونڈا کیا میں خود کو تیری کائنات میں
لگتا ہے کھوگیا کہیں حدِّ نظر سے دور

تھا ڈھونڈتا پھرتا میں اُسے آسمان میں
رہتا نہیں ہے وہ میرے قلب و جگر سے دور

نکلا وہ با وفا تھا چُھپا مجھ ہی میں کہیں
میں بے وفا تھا سمجھا جو اُسکو بصر سے دور

رنگ روپ دیا پیر نے سانچے میں ڈھال کے
ہونے دیا اسدؔ کو نہ اپنی نظر سے دور

(6)

تائید ہو تیری تو میں فصلِ بہار ہوں
تُو پشت پر نہیں تو حَجر ہوں میں خار ہوں

پابندئِ بقا ہے یہاں پر فنا کے ساتھ
عجز و نیازِ وصل میں تجھ پر نثار ہوں

میرے خیال پر تیرا منشا مُحیط ہے
اِس اختیار میں بھی میں بے اختیار ہوں

معقول میں ہوں اصل تُو محسوس ہے یہاں
اِس اعتبار میں بھی میں بے اعتبار ہوں

مستِ جنوں ہوں ہوش و خِرد سے بعید ہوں
اہلِ نظر کے سامنے میں ہوشیار ہوں

دشتِ جنوں کی چھوڑ دے پیمائشِ زُھد
ذاھد تُو جانتا ہے کے میں بادہ خوار ہوں

ہے بندۂِ عاجز اسدؔ پروانۂِ رسول ﷺ
اُن پر فدا سدا سے میں پروانہ وار ہوں

(7)

سبق توحید کا ہے میں نہیں ہوں
وہ خود حمدِ سَرا ہے میں نہیں ہوں

مُقیمِ لا مکاں ہر اک مکاں میں
وہی جلوہ نُما ہے میں نہیں ہوں

ہیں عِلمِ حق کے یہ اطوار سارے
وہی ہر ایک جا ہے میں نہیں ہوں

صِفات اُسکے بنے آئینہ خانہ
وہ خود کو دیکھتا ہے میں نہیں ہوں

دوئی کیسے یہ بزمِ عینِ حق ہے
وہی ظاہر ہوا ہے میں نہیں ہوں

نہیں ہے غیرِحق کوئی بھی صورت
شہود اُس ذات کا ہے میں نہیں ہوں

اسدؔ ہے منشاء ذاتِ اِلٰہی
وہی مجھ میں بسا ہے میں نہیں ہوں

(8)

ایک بار یارکوئی آیا تیری گلی میں
اپنا پتہ نہیں پھر پایا تیری گلی میں

آساں نہیں ہے ملنا رستہ تیری گلی کا
چاہا جسے تُو اُسکو پایا تیری گلی میں

رو روکے مِنّتیں میں کرتا رہا ہوں کب سے
نالہ میرا تھا پہلے پہنچا تیری گلی میں

چپکے سے مجھکو اپنے ائے جاں گلے لگا لے
اُلفت کا اپنی ہو نہ چرچا تیری گلی میں

بحرِ حزیں کا طوفاں تھمتا نہیں ہے دلمیں
آنسو بہے نہ بنکے دریا تیری گلی میں

تیرے لئے بنا ہوں اِتنا خیال تو ہے
بھولا ہوں گرچہ خود کا نقشہ تیری گلی میں

ہم تم جو مل گئے اب ہرگز نہ دور ہونگے
آؤ کریں یہ مِل کر وعدہ تیری گلی میں

محفوظ مجھکو کرلے دنیا کی رنجشوں سے
تیرے لئے ہو جینا مرنا تیری گلی میں

خشیہ سے دل اسدؔ کا ہے پاش پاش یا رب
در پر تیرے کھڑا ہے بندہ تیری گلی میں

(9)

کون و مکاں میں یار کا جلوہ میرے آگے
وہ حسنِ ازل ہے وہی پیارا میرے آگے

تُو لاکھ بدل روپ گرا سینکڑوں پردے
پر روپ ہے تیرا ہی سراپا میرے آگے

پر ایک تعین میں جُدا شان ہے تیری
ہر رنگ میں ہے تیرا تماشہ میرے آگے

دونوں جہاں میں تجھ سے جُدا کون ہے بھلا
ہر شئے میں ہے تیرا ہی ہو نقشہ میرے آگے

جیتا ہوں میں مرتا ہوں تیری چشمِ کرم سے
ہر حال میں ہے یار کا منشا میرے آگے

نورِ محمدیﷺ ہی اصل کائنات ہے
نورِ نبیﷺ کا ہے وہ اُجالا میرے آگے

چشمِ کرم نے تیری یگانہ کیا مجھے
قرباں تیرے اسدؔ تُو ہے پیارا میرے آگے

(10)

راز ذاتِ وحدت کا ہم پہ آشکارا ہے
پھیر لی نظر خود سے حق کا ہی نظارہ ہے

لامکاں مُقام اُسکا دور ہر تعین سے
بحرِ شانِ وحدت کی حد ہے نہ کِنارا ہے

ڈھونڈنا بہت مشکل اُسکر آسمانوں میں
شکلِ پیر میں زاھد وہ فقط ہمارا ہے

عجزِ بندگی لازم شیوۂِ فقیری ہے
اعترافِ لغزش نے فُقر کو نکھارا ہے

روئے حق نُمایاں ہے مظہرِ اتم لیکر
شکلِ مصطفیٰﷺ میں وہ کون کا سہارا ہے

چھوڑ کر جہاں میں نبیﷺ آیا تیرے قدموں میں
تُو قبول فرمالے مجھکو تُو پیارا ہے

ہے اسدؔ بہت کمتر ادنیٰ اُمتی تیرا
ساری زندگی میں نے تجھکو ہی پکارا ہے

(11)

نُمایاں ذرّہ ذرّہ سے منزّہ ذاتِ والا ہے
یہ قیدِ بندگی میرا حقیقت ہی کا نقشہ ہے

شُہود و غیبِ مطلق میں تیری ذاتِ گِرامی ہے
نُمودِ بندگی میرا یقینًا تیرا منشا ہے

فنا سے تُو ہُوا ثابت ، بقا تجھکو ہی ثابت ہے
تیری اِس راہ میں بندہ یقینًا ایک معمّہ ہے

نہیں ہوں میں ، نہ ہے کچھ بھی ، یہ سب آثار تیرے ہیں
ہر اک وابستہ ہے تجھ سے ، تُو ہر شئے سے مُبرّہ ہے

محمد مصطفیٰﷺ ہے نام اُس موجودِ اعظم کا
کسی کا وہ سراپا ہے، کوئی اُسکا سراپا ہے

طفیلِ پیرِ لاثانی ، تصدق میں محمدﷺ کے
حِجابِ ما و مَن سے ماورا بندہ تمھارا ہے

(12)

دونوں عالم کی ہر ایک شئے میں ہے جلوہ تیرا
خود ہی کھوجائے یہاں ڈھونڈ نے والا تیرا

لامکاں ہی نہیں ہے کون بھی تجھ سے قائم
خارج امکان سے ہے مرتبہ اعلیٰ تیرا

تیری تقدیم میں کوئی نہیں شامل تیرا
بزمِ حادث ہے مگر خوب تماشہ تیرا

تُو ہے معبودِ حقیقی تُو الہٰ ہے سب کا
ہر تعین کی نفی ہی میں ہے رستہ تیرا

شانِ تنزیہ تیری اور ہے تشبیھ تیری
غیبِ مُطلق میں تُو اِمکان ہے جلسہ تیرا

نِت نئے رنگ میں ہر پل ہے نئی شان میں تُو
تجھکو پہچانتا ہے خوب شناسہ تیرا

ہر تقیّد سے وہ اطلاق کو پالیتا ہے
چشمِ بینا پہ بہت صاف ہے جلوہ تیرا

میں ہوں یہ بھی ہے سہی ، میں نہیں یہ بھی ہے سہی
میرے پردے میں یہ ایک راز ہے اِخفا تیرا

دل تیرا جان تیری میرا ہے سب کچھ تیرا
جسکو کہتے ہیں اسدؔ وہ ہے سراپا تیرا

(13)

آگ اُلفت کی میرے دلمیں لگاتے کیوں ہو
دور ہی دور سے یوں آنکھ لڑاتے کیوں ہو

چاہنے والے پہ اتنا بھی ستم ٹھیک نہیں
پاس اپنے کےبھلا تم نہیں آتے کیوں ہو

میرے جینے کا فقط ایک سہارا تم ہو
اپنے دیوانے سے تم دور ہی جاتے کیوں ہو

دل کے منڈپ ہے سجی آؤ براجو اِسمیں
عرش پر اپنا تنہا وقت بتاتے کیوں ہو

آؤ آنکھوں میں سماؤ میرے دلمیں آؤ
آ بھی جاؤ یوں محبت میں رُلاتے کیوں ہو

مول لیں ساری بلائیں تیری اُلفت کے لئے
بے نیازی کے سدا تیر چلاتے کیوں ہو

دل لیا ، جان بھی لو ، میرا سبھی کچھ لے لو
اپنے پہلو سے مگر مجھکو اُٹھاتے کیوں ہو

میری ہر سونچ پہ ، حرکت پہ پکڑلیتے ہو
مجھکو تلوار کے سائے میں چلاتے کیوں ہو

دردِ اُلفت کو میرے دلمیں بڑھانے والے
ھائے تم اپنے اسدؔ کو یوں دُکھاتے کیوں ہو

(14)

یوں ہی بڑھتا گیا ہے زندگی کا کارواں اپنا
وہ لیتے ہیں ہمیشہ ہر قدم پر امتحاں اپنا

خلوصِ دل کو ایماں کو پرکھتے ہیں پر اک لمحہ
کُھلا ہے اُن پہ روشن ہے یہ حالِ بے زباں اپنا

وہ دل کو توڑتے ہیں، جوڑتے ہیں سَو دفع دن میں
مِٹاتے ہیں صفِ ہستی سے وہ احساسِ جاں اپنا

مزے کی بات ہے ہر امتحاں میں فیل ہوتا ہوں
میری کوشش سے کوئی کام ہوتا ہے کہاں اپنا

وہ رحمت سے کریمی سے وہاں بھی پاس کرتے ہیں
جہاں پر پاس ہونے کا نہ تھا وہم و گماں اپنا

ڈھکیلا جاتا ہے مجھکو نشاناتِ رعایت سے
خدا کے پاس کا ہے میتظم خالد میاں اپنا

مجھے فضلِ خدا سے مل گیا صدقہ محمدﷺ کا
بنا ہے حاکمِ اعلیٰ سخئ انس و جاں اپنا

کوئی کھٹکا نہں باقی نہ دنیا کا نہ عقبیٰ کا
مکینِ لا مکاں خود ہی بنا ہے پاسباں اپنا

سوائے اک دلِ عاجز اسدؔ کچھ بھی نہیں میرا
اُسے بھی لے لیا وہ خوبرو جانِ جہاں اپنا

(15)

سمجھ میں آنہیں سکتا کہ وہ رازِ نہاں ہوں میں
کہ قیدِ بندگی میں بھی بڑی اک داستاں ہوں میں

ہوں ظاہر اِسطرح کہ خود ہی پردہ بن گیا اپنا
ذرا تم غور سے دیکھو تو پھر حالِ زباں ہوں میں

معمّہ بن گیا میں آپ اپنا اس تعین میں
حدوثِ عارضی میں تو بس اک وہم و گماں ہوں میں

مجھے پہچان لو میں کون ہوں ، جانو حقیقت کو
سراپا ہوں میں آپ اپنا ، خود ہی جلوا کُناں ہوں میں

یہ جسمِ عارضی میرا ہے یہ صورت بھی میری ہے
چھپا ہوں اِس میں میں خود ھی ، خود ھی اِس سے عیاں ہوں میں

نہ کچھ تھا تو بھی میں ہی تھا ، سبھی کچھ ہے وہ میں ہی ہوں
ہر اک شئے سے نمایاں ہوکے پھر سرِّ نہاں ہوں میں

کہیں ہوں جزبۂ الفت ، کہیں عاشق بنا ہوں میں
کہیں معشوق کی صورت کا اظہار و بیاں ہوں میں

میری ہستی کچھ ایسی ہے ، نہیں کوئی دوئی ممکن
منزّہ ہوں میں ہستی سے ، مشبہّ سب میں ھاں ہوں میں

جو پہچانوگے تم مجھکو ، نہیں باقی رہوگے خود
اسدؔ کا ہے گماں تمکو، میں مطلق بے گماں ہوں میں

(16)

یہ اُنکا کرم ہے انکی عطا ، ہر شئے میں انہیں جو پا تے ہیں
احساس یہ انکا بڑھ بڑھ کر ، ہم خود ھی کہیں کھو جاتے ہیں

بے پردہ انہیں خود میں پاکر، حیرت جو ہماری بڑھتی ہے
پھر محوِ نظارہ ہوکر ہم ، بے ہوش کبھی ہو جاتے ہیں

پھر اُنکی انا قائم جو ہماری ہستی پر ہوجاتی ہے
معلوم نہیں ، نہیں ہم کو پتہ ، ہم کیا سے کیا ہوجاتے ہیں

وہ رازِ ازل اب راز کہاں ، وہ جانِ جہاں ہے مجھ میں عیاں
ہر لمحہ ہر لحظہ مجھ میں ، وہ جلوہ گری فرماتے ہیں

بنا انکا سراپا حال میرا ، بنا ایک تماشہ میں انکا
مجھکو وہ مٹاکے ہستی سے ، باقی خود ہی رہجاتے ہیں

بنے ہم جو قلندر اور آزاد ، خالدؔ کا کرم ہے ، انکی عطا
ہم ان پہ فدا کچھ ایسے ہوئے ، اب خود میں انہیں کو پا تے ہیں

کوئی جان سکیگا ہمیں کیسے ، جب کچھ بھی نہیں اپنا ہم میں
انھیں دیکھ کے فاعل اپنے میں ، ہم خود بھی کبھی گھبراتے ہیں

میری ہستی جب انکی امانت ہے ، پھر وہمِ دوئی تو خیانت ہے
یہ زیست ہماری انکی بقا ، ہم ہوکے فنا پا جا تے ہیں

الفت کا اسدؔ انداز انکا ، ہے سب سے نرالا سب سے نیا
وہ عرشِ بریں کو چھوڑ کے میرے دلمیں مکیں ہوجاتے ہیں

(17)

سمجھ میں آنہیں سکتا یہ حالِ بے زباں اپنا
عجب انداز سے چلتا ہے دل کا کارواں اپنا

نہیں قابو میں میرے دل ، سنے نہ ایک بھی میری
میرے سینے میں رہتا ہے ، مگر ہے وہ کہاں اپنا

لُبھا کر میرے دل کو اپنا گرویدا بنا ڈالا
وہ اُسکی جاں بنے ہیں جو کبھی تھا جانِ جاں اپنا

اُٹھا ہے ، یا پڑا پردہ میرے آنکھوں پہ اُلفت کا
دیکھائی دے ہر اک شئے میں وہی جانِ جہاں اپنا

ہیں یکتا اس لئے طرزِ محبت بھی نرالا ہے
پسند ہے واہ واہ اُنکو ، ملانا ھاں میں ھاں اپنا

کبھی انجان بنتے ہیں تو محشر ہم پہ ڈھاتے ہیں
نہں کرتا اثر پھر نالہ و آہ و فغاں اپنا

ہیں جتنے وہ بڑے ، دل بھی ہے اتنا ہی بڑا پایا
جو دینے پر وہ آئیں ، بخش دیں کہکشاں اپنا

تیرے محبوب کا بندہ ہوں میں ادنا سگِ در ہوں
سِوا اُنکے نہیں کوئی جہاں میں پاسباں اپنا

ہوں دیوانہ تیرا رنگِ پریدہ ہے تیرے آگے
اسدؔ کوبخش دے یوں ہی ، نہ لے تو امتحاں اپنا

(18)

مانا کے دوجہان میں مجھ سے بُرا کوئی نہیں
تیری نوازشوں کو بھی قیدِ حُدود ہی نہیں

سر چشمۂ کمال ہوں اپنے عیوب میں مگر
بخشش میں دوجہان میں تیری مثال بھی نہیں

عجزوقصور مجھ میں ہے بندہ ہوں خاکسار ہوں
لازم کیا میری ذات کو سرافگند گی نہیں

مجھ میں سکت نہ تیرے ، کوئی بھی امتحان کی
دعویٰ کروں جو میں کوئی ، جُرّات کبھی ہوئی نہ

تُجھ پہ کُھلا ہے حال سب ، گو میرے لب خموش ہیں
کیا میرے حالِ زار کی ، تجھکو خبر ملی نہیں

تجھ سے ہی آس ہے میری ، تجھ سے امید ہے میری
تیرے سوا مجھے کوئی ، آتا نظر کوئی نہیں

حالِ تباہ پر ذرا لطف و کرم ہو یا نبی ﷺ
دونوں جہاں میں تم سوا کوئی نہیں کوئی نہیں

اپنا دلِ حزیں اسدؔ اُنکی قیام گاہ ہے
اُنکے اس آئینے میں اب اُنکے سوا کوئی نہیں

(19)

میری ہستی جہاں میں جب تمھاری ہی امانت ہے
خیالِ غیر بے شک اس امانت میں خیانت ہے

تمھیں ہر شئے میں پانا چشمِ حق بیں کی لطافت ہے
تمھیں خود میں بھی پانے اور کھوجانے میں راحت ہے

مٹانا مجھکو ہر لمحہ انائے مطلقہ سے پھر
خود ہی جلوہ نما ہونا تمھاری یہ محبت ہے

محبت کے لئے عرشِ بریں سے تاکنا مجھکو
میرے دلمیں پھر آجانا تمھاری خوب چاہت ہے

خود ہی میں پاکے بے پردہ تمھیں حیرت زدہ ہیں ہم
پتہ ملتا نہیں اپنا عجب اپنی یہ حالت ہے

ہوئے ہم یوں فدا تم پر تمھیں پاتے ہیں اب خود میں
محوِ دید اسدؔ ہر دم یہی اپنی عبادت ہے ہیں

(20)

کسی سے ہے محبت اور کسی کا میں دیوانہ ہوں
زمانے میں جدا سب سے ، سبھی سے میں بیگانہ ہوں

بڑے ہیں اور بھی دنیا میں بے حد چاہنے والے
مگر لگتا ہے مجھکو میں ہی بس انکا نشانہ ہوں

مجھے چُن کر پکڑتے ہو میں جتنا بھاگنا چاہوں
او سرشارِ محبت میں تمھارا اک کھلونا ہوں

تمھاری شان مستغنی، غنی الاغنیا تم ہو
سخاوت کو عطا کو میں تمھاری اک بہانہ ہوں

مٹی جب غیریت دل سے، ہوئے وابستہ ہم تم سے
اُٹھا پردہ تو دیکھا میں تمھارا ہی قرینہ ہوں

ہزاروں اور لاکھوں میں اسدؔ کو یی چنا تم نے
تھا ناقص میں ، بنا اب تو محبت کا خزینہ ہوں

(21)

ساکنِ کون و لا مکاں ہوں میں
خالقِ عرض و آسماں ہوں میں

لا حدا ہوں ، میں لا تعین ہوں
ذاتِ بے مثل و بے نشاں ہوں میں

پاک اسماء ہیں اور صفات میرے
ہوں میں لاریب ، بے گماں ہوں میں

خلق ہے علم پر میرا پَرتَو
ذرہ ذرہ سے خود عیاں ہوں میں

ذات ہے میری سب سے مستغنی
سب عوالم کی روح و جاں ہوں میں

ہر تعین ہے جلوہ گاہ میرا
اُس سے ظاہر ہوں اُس میں ھاں ہوں میں

ہوں مقدس و برتر و اعلیٰ
ربِ ارباب و ایں و آں ہوں میں

میں ہی عالِم ہوں ، میں ہی ہوں معلوم
ذاتِ احمد ﷺ سے خود عیاں ہوں میں

نفسِ واحد ہیں وہ عوالِم کے
شکلِ احمد ﷺ میں ضوفشاں ہوں میں

مظہرِ کُل ہیں وہ مظاہر کے
روحِ اعظم ہیں اُنکی جاں ہوں میں

ہے اسدؔ مصطفیٰ ﷺ کا پروانہ
اُسکا عالَم میں نگہباں ہوں میں

(22)

اِلٰہی یہ بلائے عارضی اب سر سے ٹل جائے
مقدر میں میرے حصّے کا پیچ و خم بھی کُھل جائے

نہ خواہش ہو کوئی نہ ہی ، کوئی میری تمنّا ہو
میرے مولٰی میرے دل سے خیالِ غیر دُھل جائے

تُو ہے محسوس اور مشہود لیکن پھر بھی تشنہ ہوں
اِلٰہی اب سبھی پردوں سے تُو باہر نکل جائے

رسائی ہو مجھے حاصل زمین و عرش پر تیری
یمارے ہیچ کی ہر شئے تیری اُلفت میں گُھل جائے

بنادے جملہ اسماء وصفاتِ حق کا مظہر اب
ہو غرقِ ذاتِ احمد ﷺ ، میری ہستی اُن میں گُم جائے

مُنوّر کر بصیرت کو ضیائے نورِ احمد ﷺ سے
نبی ﷺ کے بحرِ عرفاں سے مجھے اک قطرہ مل جائے

محی الدینؒ ، معین الدینؒ ، کےصدقے میں قُرباں ہوں
پئے مولٰی علیؓ میری سبھی آفت کُچل جائے

ہیں میری پُشت پر حسرتؒ پیا ، عزتؒ پیا ہر دم
طُفیلِ پیر خالدؒ اب میری حالت سنبھل جائے

نہ لایق ہے نوازش کے اسدؔ ، نہ سرفرازی کے
تیرے فضل و کرم کی بھیک اِس عاصی کو مِل جائے

(23)

سامنے وہ ہیں برامد ، اُنکی میں محفل میں ہوں
مجھکو ہے لازم خموشی ، میں اِسی منزل میں ہوں

ایک عجب عالم ہے میرا ، حالِ دل کیسے کہوں
کیا بتاؤں میں زباں سے ، میں بڑی مشکل میں ہوں

میرے ہر پل کی خبر ہے ، اُنکو سب کچھ ہے پتہ
کون جانے کیا ہوں ، کیسا میں اب اُنکے دلمیں ہوں

کشتئ اُمید میری ہے کنارے پر مگر
خوف طوفاں کا ہے بے حد ، ایسے میں ساحل میں ہوں

سر بہ سجدہ اُنکے آگے بندۂ ناچیز ہوں
ہم نشینِ خاک ہوں ، ذرہ ہوں ، گو بادل میں ہوں

مجھکو ہے اُمید ان سے ، مجھکو ہے ان سے ہی کام
سر نِگوں میرا ہے ، انکی مجلسِ فاضل میں ہوں

اُنکی شانِ بے نیازی کے نثار ہم ہو چکے
کروٹیں دیتے ہیں مجھکو ، میں یدِ فاعل میں ہوں

اُنکو پایا خود میں جب حق الیقین حاصل ہوا
چشمِ حق بیں نے دکھایا ، میں تو ہر محمِل میں ہوں

بے بسی اپنی اسدؔ ہے سرفرازی کی وجہہ
گو ہون ادنیٰ میں مگر ، اُس پہلوئے کامل میں ہوں

(24)

اُنکو ہے منظور رہنا بس دلِ رنجور میں
اس لئے قلبِ حزیں میرا ہے تاباں نور میں

ذاتِ اکبر لامکاں گو وہم سے بھی دور ہے
ہے مگر تاباں دلِ عاجز غموں سے چور میں

اُنکی آمد سے ہمارا قلب روشن ہوگیا
ورنہ تھا ظلمت کدہ ، مُردہ ، شبِ دیجور میں

عجز آیا ، خاکساری ، بند گی بھی آگئی
ہمکو کیا کچھ ملگیا اُنکی نگاہِ طور میں

کیف و مستئی محبت ، اور حیائے وصل بھی
خوشبوئے جاناں کو پاتا ہوں دلِ معمور میں

اُنکے دیوانے کو اب فرصت کہاں ، وہ شب و روز
محوِ دیدِ یار ہے ، گُم ہے رُخِ پُرنور میں

ایک عاصی پر اسدؔ کیا کیا عنایت ہوگئی
پردہ اب باقی نہیں ہے ناظر و منظور میں

(25)

الٰہی کم سے کم ہو میرے نالوں میں اثر اِتنا
ہر آنسو بنکے دریائے کرم نکلے اُدھر اُتنا

ہوں بے شک مضطرب مجھکو چھپالے اپنی رحمت میں
اُڑادے دامنِ رحمت تو مجھ پر آن کر اپنا

خودارا ایک محبت کی نظر ہوجائےبسمل پر
دوامی دردِ دل ہے لادوا اب بام پر اپنا

مجھے اس جذ بہٗ عشق و محبت نے مٹایا ہے
تو ہوجا بس میرا ، اِسکا ملے مجھکو ثمر اِتنا

زمانے کے حسینوں میں حسینۂ جہاں بنکر
ہنوں چاہت کا مرکز ہو تیرے پہلو میں سر اپنا

رسول اللہ ﷺ کے صدقے ہوئی یہ سرفرازی ہے
بنایا خاک کے ذرہ کو وہ ہے سنگِ در اپنا

میرے پردے میں اب جلوۃ نما وہ ہیں بذاتِ خود
میری اُن سے محبت کا ہے قصہ مختصر اِتنا

بنا دلبر ، لیا دل کو ، میری ہر سانس بھی لے لی
بتاوں کیا اسدؔ وہ ہے حسیں اور خوب رُو کِتنا

(26)

جہاں کے ذرے ذرے سے نمایاں ہو گیا ہوں میں
ہر اک سے ہوکے ظاہر، پھر بظاہر چھپ گیا ہوں میں

ہوں میں ہی کارفرما کون و امکاں کی ہر اک شئے میں
جُدا لگتا ہوں ہر شئے میں ، بنا بندہ نما ہوں میں

نہیں ہے دوسرا کوئی سِوا میرے یہی حق ہے
خلائق ہیں میرا پَرتَو ، حقیقت میں خدا ہوں میں

نہیں ہے جسم و صورت اور نہ ہے جسم و نشاں میرا
مقدس ذات ہے میری ، گُماں سے بھی ورا ہوں میں

میں ہی حاضر ہوں ناظر ہوں ، میں ہی گویا ہوں شُنوا ہوں
میں ہوں روحِ رواں سب کی ، سبھی کا مدّعا ہوں میں

خلائق ہیں وہیں ظاہر ، جہاں پر تھے کبھی مخفی
جہاں ہے علم میرا ، اِسکی ذاتِ کِبریا ہوں میں

نظامِ دوجہانی در حقیقت میری حکمت ہے
خلائق کی طبیعت کا حکیمِ پُرشِفا ہوں میں

ہر اک شئے کی طبیعت فی الحقیقت میرا منشا ہے
نُفوسِ انس و جاں میں اور مَلک میں بھی چھپا ہوں میں

کرشمہ ہے یہ اسماء وصفاتِ ذات کا میری
مُشبّہ ہوں ، ہر اک شئے کا ظُہورِ پُرضیا ہوں میں

رہیگی ذات مخفی دیکھنا ممکن نہیں مجھکو
مگر ہاں شکلِ احمد ﷺ میں سدا جلوہ نُما ہوں میں

ظہورِ مصطفیٰ ﷺ کونین میں پہچان ہے میری
اسدؔ کی شکل میں احمد ﷺ پہ قرباں ہوگیا ہوں میں

(27)

ایک مدت سے ہوں حیران خبر لے میری
ہے فقط تُو ہی تو رحمان خبر لے میری

تیرا وارفتہ ہے بے تاب ادھر دیکھ ذرا
ہو نہ تُو اسطرح انجان خبر لے میری

ہے کھلا تجھ پہ میرا حال کہوں کیا تجھ سے
ہے تُو ہی درد کا درمان خبر لے میری

میں عنایت کا سزاوار نہیں ہوں پھر بھی
پر بڑا تُو ہے مہربان خبر لے میری

وجہ کوئی ہو، نہیں تیرے کرم سے بڑھکر
ہو کرم کا تیرے فیضان خبر لے میری

تیری رحمت تو جہانوں کو سِمٹ لیتی ہے
مجھ پہ بھی ہو تیرا احسان خبر لے میری

پاس آنے دے مجھے ، روک ھٹالے سارے
کھول دے راہ میری جان خبر لے میری

ساتھ رکھ اپنے پیاروں کے نہ کر دور مجھے
تجھ پہ قربان میری جان خبر لے میری

سُنتا ہوں یہ کہ اسدؔ سے ہے محبت تجھکو
تیرے صدقے تیرے قربان خبر لے میری

(28)

نہ پُوچھو بندگی میں اور کیا کچھ اُن سے پاتا ہوں
میں اُن میں جذب ہوکر پھر اُنھیں خود میں میں پاتا ہوں

تمھاری شانِ رحمانی عجب جاری و ساری ہے
بناتے ہو مجھے تم ہر گھڑی میں مٹتا جاتا ہوں

اثر انداز ہو تم ہی میری ہستی پہ ہراک لمحہ
تمھارے لمس کی مستی میں تم میں کھوتا جاتا ہوں

کچھ ایسی پیاری ہستی ہے کہ خود کو روکنا مشکل
ادب پیشِ نظر ہے خود کو میں ساکت جو پاتا ہوں

پتہ چلتا نہیں اب تو کہ وہ ہیں یا کہ میں ہی ہوں
خودی کی قید سے جب خود کو میں آزاد پاتا ہوں

میں قرباں شانِ رحمانی ، رحیمی اور کریمی کے
وہ ہیں ایسے اسدؔ جن پر میں اپنی جاں لُٹاتا ہوں

(29)

لب پہ تیرا ہی نام ہے پیارے
مجھکو تجھ سے ہی کام ہے پیارے

درد اپنا ہے بام پر پیارے
اب یہ قصہ تمام ہے پیارے

تھک چُکے دنیا کے بکھیڑوں سے
اب تو سبکو سلام ہے پیارے

چھوڑا تسبیح کو اور گنتی کو
ذکر تیرا دوام ہے پیارے

آئیگا غیر اسمیں اب کیونکر
دل میں تیرا قیام ہے پیارے

مجھ میں ظاہر ہے تُو ہی سرتاپہ
مجھ میں تُو ہی تمام ہے پیارے

تُو ہی بینا ہے تُو ہی شُنوا ہے
تُو ہی تو ہم کلام ہے پیارے

ہر تعین ہے جلوہ گاہ تیری
تیرا جلوہ تو عام ہے پیارے

چشمِ حق بیں تو دیکھتی ہے تجھے
اُس پہ تیرا انعام ہے پیارے

ہوں گنہگار معاف فرمادے
یہ دعا صبح شام ہے پیارے

تیرے محبوب کا ہے سگ یہ اسدؔ
اُنکا ہی یہ غلام ہے پیارے

(30)

ازل ہی سے شُہود و غیب کی ایک داستاں ہیں ہم
مُقیمِ لامکاں ہوکر ، مکینِ ہر مکاں ہیں ہم

ہمیں کیسے سمائیگا بھلا کوئی تعین بھی
مبرّہ ہوکے ہر ایک سے ، ہر ایک شئے سے عیاں ہیں ہم

ہمیں پائیگا وہ ، جو خود ہی باقی نہ رہیگا تب
نفئیِ ہر تقیّد ہی میں تو جلوہ کناں ہیں ہم

ہم ہی ہیں غیبِ مطلق ، اور خارج میں ہم ہی ہم ہیں
ہُوئے ہیں رُونما ایسے کے پھر یھی بے نِشاں ہیں ہم

تمھیں اس جسمِ ناسوتی پہ دھوکا غیرکا نہ ہو
ذرا تو غور سے دیکھو کہ اک رازِ نہاں ہیں ہم

ہمیں جو دیکھنا ہو تو ہماری آنکھ سے دیکھو
حقیقت آشنا ہیں اُسکا اِظہار و بیاں ہیں ہم

بنے معقول ہیں ، ہم وہ نہیں جو ہیں نظر آتے
ہر اک سے ہوکے ظاہر پھر بھی مطلق بے گماں ہیں ہم

اُٹھا کر دیکھ لو پردے نظر سے تم اسدؔ اپنے
خلائق ہیں ذہن میں پر تمھارے دل میں ھاں ہیں ہم

(31)

ہے بڑی بے چین حا لت ، بے قراری کیا کروں
کُھل گیا جو رازِ دل تو عشق کو رُسوا کروں

ٹوٹے چاہے کچھ بھی ایک تیرے بھروسے کے سوا
سب سے بے پروا تجھ ہی سے آس میں رکھا کروں

حالتِ مُضطر ہے ، مجھکو خوف ہے بس اسقدر
بے خیالی میں کہیں نہ کام نازیبا کروں

ہے ضرورت مجھکو تیری چشم رحمت کی بہت
اضطرابی بڑھ گئی ہے تو ہی بتلا کیا کروں

رکھ مجھے ثابت قدم چاہے جو کوئی حال ہو
بندگی میں سر کو چوکھٹ پر تیری رکھا کروں

تم پہ روشن ہے جو مدت سے ہمارا حا ل ہے
بے کلی میں دن کٹے تو رات کو رویا کروں

لاحدا تیرے خزانوں سے عطا ہو اسقدر
ہوکے میں سیراب اوروں کو بھی تو بانٹا کروں

جان و دل کومیں نے رکھا ہے تمہارے ہی لئے
تم ادھر آؤ تو انکو تم پہ میں صدقہ کروں

عاجزی اور بندگی کی خاکساری میں اسدؔ
اُن پہ میں قربان ہوکر اُنکو میں اپنا کروں

(32)

ہوں بڑا شیدا دیوانہ صاحبِ خانہ تیرا
جان و دل کرنے کو آیا ہوں میں نزرانہ تیرا

بھیج دے میرے لئے بس ایک جامِ بے خودی
ساقئیِ دونوں جہاں میں بھی ہوں رندانہ تیرا

اب نکل آجا سبھی پردوں ائے حسنِ ازل
میٹ دیگا مجھکو میرے رو برو آنا تیرا

اک سوا تیرے نہیں کچھ بھی مجھے اب چاہیے
کارگر ہوگا نہ میرے دلکو سمجھانا تیرا

ہوں بہت مجبور اپنے دل کے ہاتھوں کیا کہوں
اک جھلک مجھکو دیکھا دے ہوں میں پروانہ تیرا

مجھکو دنیا اور نہ عقبیٰ اور نہ خود سے ہے کام
ہے بیگانہ دوجہاں سے دیکھ مستانہ تیرا

کھوچکا سب کچھ اسدؔ ہے خود کو بھی بھولا ہوا
ہاتھ پھیلائے کھڑا ہے دیکھ دیوانہ تیرا

(33)

سیج سجی ہے دل میں ہمارے کوئی آنے والا ہے
چھوڑ کے عرش کو وہ میرے دل ہی میں رہنے والا ہے

جو کچھ بیتی ہجر میں اُنکے رو رو کے میں سناؤنگی
آنسو کا دریا شانے پر اُنکے بہنے والا ہے

نظر نہ لاگے اُنکو کسی کی دلمیں اُنکو چھپاؤنگی
میری سکھیوں کی نظروں سے بھی وہ چھپنے والا ہے

اُنکے چرنوں میں بیتے گا اپنے جیون کا ہر پل
برہا کا غم دل سے اپنے دیکھو جانے والا ہے

وہ راجہ میرا ، میں رانی اُسکی اب کہلاونگی
دیکھو نبی ﷺ کے صدقے میں کیا سے کیا ہونے والا ہے

میں ہوں نبی ﷺ کی ایک بھکارن جاگی اب قسمت میری
صاحبِ قدرت بے بس کے دامن کو بھرنے والا ہے

گونجتی ہے شہنائی اسدّ اور پھول بچھے ہیں راہوں میں
تمکو مبارک ہو وہ تمکو اپنا بنانے والا ہے

(34)

بُھلا کر خود کو میں جلوہ خدا کا دیکھ لیتا ہوں
میں اپنے آپ میں اُنکا سراپا دیکھ لیتا ہوں

مجھے مانع نہیں کوئی تعین بزمِ امکاں میں
ہر اک شئے سے نمایاں اُنکا نقشہ دیکھ لیتا ہوں

نہیں ممکن میں دیکھوں غیر کو چشمِ بصیرت سے
قُیوداتِ جیاں کو پارہ پارہ دیکھ لیتا ہوں

خیال غیر آئے دلمیں کیسے جب مکیں وہ ہیں
میں اُنکے فضل سے اُنکو ہراک جا دیکھ لیتا ہوں

مجھے نہ قید کر پائے یہ اسم و جسمِ ناسوتی
میں جلوت میں بھی خلوت کا تماشہ دیکھ لیتا ہوں

پِلایا جامِ وحدت مجھکو خالد پیرؒ نے ایسا
اسدؔ اب چشمِ حق بیں سے میں کیا کیا دیکھ لیتا ہوں

(35)

کسی کی رونمائی کا اُٹھا پردہ ذرا دیکھو
جہاں کے ذرّہ ذرّہ میں وہ ہے جلوہ نُما دیکھو

منزّہ شان ہے اُسکی مبرّہ رہکے ہر ایک سے
جُلو خانے میں جَلوت کے وہ ہے بندہ نُما دیکھو

نئی ایک شان ہے اُسکی ، نئی ایک آن ہے اُسکی
ہر ایک پل اور ہر لمحہ ہے اُس سے سامنا دیکھو

اثر اُنکی معیّت کا ہوا ہے کس قدر ہم پر
بھری محفل میں بھی سب سے پرے رہنا ذرا دیکھو

مِٹایا غیریت دل سے ، سمجھ کے پھیر سے روکا
ہمارا ہر گھڑی اُن پر سدا ہونا فدا دیکھو

غمِ عصیاں کے پردوں سے ، بچے دنیاں کی رنجش سے
ہوئے ہیں رحمتِ عالم سے ہم بھی آشنا دیکھو

محبت اُسکی بڑھ بڑھ کر یہ کیسا رنگ لائی ہے
اسدؔ کے روئیں روئیں میں وہی تو ہے بسا دیکھو

(36)

عبدِ محض کا عبد ہوں اہلِ جہاں سے کیا غرض
بزمِ عیاں سے کام کیا نام و نشاں سے کیا غرض

میری نظر ہے حق پرست ، دیکھوں تمھیں ہی ہر طرف
رازِ نہاں کو پالیا ، کون و مکاں سے کیا غرض

مسرور و مست و شاد ہوں وحدت کا راز جان کر
آہ و فُغاں سے کام کیا ، وہم و گُماں سے کیا غرض

جسکی مجھے تلاش تھی شہہ رگ سے بھی قریب تھا
بندہ ہی حق نما رہا اُسکو مکاں سے کیا غرض

ذاتِ خدا فنا میری ذاتِ نبی ﷺ بقا میری
اِس جسم و جاں سے کام کیا عمرِ رواں سے کیا غرض

کہتے ہو تم جسے اسدؔ اک منشاء خدا ہے وہ
ذاتِ قدیم کو بھلا نام و نشاں سے کیا غرض

(37)

کون و امکاں میں نہیں کوئی بھی انجانہ تیرا
رنگ لایا ہے میرے دل میں سما جانا تیرا

ہر تعین سے نمایاں ، ہر تقید سے عیاں
حیرت افزا ہے میرے یوں سامنے آنا تیرا

خِیر کرتا ہے میری تظروں کو ائے حسنِ ازل
غیریت کی دُھند سے یوں صاف ہوجانا تیرا

ذرّہ ذرّہ سے تیری خوشبو مہکتی ہے یہاں
دنگ کرتا ہے ہر ایک شئے سے اُبھر آنا تیرا

اور کو دیکھوں سِوا تیرے یہ اب ممکن نہیں
دیدنی ہے عشق میں یوں میرا ہوجانا تیرا

سامنا آٹھوں پہر ہے ، تجھ ہی سے بس کام ہے
مست کرتا ہے میری ہستی پہ چھا جانا تیرا

دل کی بستی شاد ہے ، تجھ سے ہی یہ آباد ہے
تجھ سے قائم ہے اسدؔ ، شیدا یہ دیوانہ تیرا

(38)

دیدنی ہے میرے آگے یوں چلے آنا تیرا
چشمِ ظاہر پر بھی یوں کُھل کے نظر آنا تیرا

مست ہوں میں شاد ہوں خود سے بھی اب آزاد ہوں
روح فرسا ہے نظر میں یوں سما جانا تیرا

حسرتیں بھی مٹ گئیں ، وہم و گماں بھی مِٹ گیا
کیا عجب انداز ہے ائے روئے جانانہ تیرا

ہم تکلُم ہے ، میرے آٹھوں پہر اب ساتھ ہے
پُر اثر ہے کتنا پیارا مجھکو سمجھانا تیرا

سارے عالم میں چُنا مجھکو محبت کے لئے
کِتنا بھایا ہے مجھے محبوب ہو جانا تیرا

کیسی ہوتی ہے محبت تُجھ ہی سے سیکھے کوئی
کتنا پیارا پُر کشش   ہے میرا ہوجانا   تیرا

میٹ کر مجھکو اسدؔ خود ہوگئے ظاہر یہاں
حیرت افزا ہے میری ہستی پہ چھا جانا تیرا

(39)

قالِبِ مُضطر میں یہ کیسا تغیُّر ہوگیا
بندۂِ ادنیٰ سراپا روئے انور ہوگیا

شوقِ چشمِ دیدنی جب حد سے آگے بڑھ گیا
بندہ قیدِ بندگی میں اُنکا مظہر ہوگیا

اُنکو دیکھوں ، اُنکو چاہوں ، اُنکو پاؤں ہر جگہ
جلوۂِ جاناں ہر اک شئے سے منوّر ہوگیا

کونسی بستی ہے یہ اور کونسی ہے یہ جگہ
ہر مُقیّد ، ہر تعیُّن انکا پیکر ہوگیا

اُن سے ہی ہے واسطہ اور اُنکا ہی لب پر کلام
میرے پردے میں سراپا وہ سُخنور ہوگیا

خاک کا پُتلا بُوئے عصیاں سے میں مقھُور تھا
اُنکی قُربت ، اُنکی خوشبو سے مُعطّر ہوگیا

سامنا آٹھوں پہر، ہاتھوں میں اُنکا ہاتھ ہے
غیریت کیسی اسدؔ وہ میرا دِلبر ہوگیا

(40)

پردے اُٹھادئے ہیں سبھی شوق نظر سے
اوجھل کبھی ہوتے نہیں وہ میری نظر سے

آنکھوں میں سمائے وہ میرے دل میں مکیں ہیں
جاتے نہیں وہ چھوڑ کے مجھکو میرے گھر سے

دِکھلاتے ہیں ہر روز وہ قدرت کے کرشمے
دنیاں کو چلاتے ہیں ابھی وہ میرے گھر سے

رہتے تھے کبھی جلوہ نُما عرشِ بریں پر
رہنے کو میرے پاس چلے آئے اُدھر سے

فرشِ زمیں کو کُون میں اعجاز ہے بخشا
رحمت برس رہی ہے جہانوں میں اِدھر سے

جب اُنکا ہُوا ساتھ تو میں نے بھی یہ جانا
ہونے دیا نہ دور کبھی نورِ نظر سے

صدقہ ہے محمدﷺ کا اسدؔ جُود و سخا ہے
جو کچھ بھی مِلا ہے ، وہ مِلا ہے ہے اِسی در سے

(41)

ہم اُنکو ، وہ ہمیں اپنا گئے ہیں
کہاں پر تھے کہاں ہم آگئے ہیں

جہاں وہ ہیں وہیں مجھکو رکھیگے
مجھے یہ بات وہ جَتلا گئے ہیں

مجھے رکھتے ہیں اب وہ ساتھ ہر دم
مجھے اپنے جہاں دِکھلا گئے ہیں

سرِ محشر بھی اُنکا ساتھ ہوگا
ازل کا ساتھ وہ سمجھا گئے ہیں

نظر ہٹتی نہیں ایک دوسرے سے
اُنھیں ہم ، وہ ہمیں یوں بھا گئے ہیں

نہ چُھوٹے گا ہمارا ساتھ ہر گز
جہانوں کو وہ یہ بتلا گئے ہیں

اسؔد دِکھتا نہیں کچھ بھی جہاں میں
میری نظروں پہ وہ یوں چھا گئے ہیں

(42)

ساری دنیاں پہ یہ اک راز ہے اِخفاء میرا
ساتھ رہتا ہے میرے ربّ جلالیٰ میرا

اب مجھے عرش پہ جانے کی ضرورت ہی نہیں
ہر لمحہ ساتھ ہے وہ صاحبِ خانہ میرا

دیکھتے ہیں سبھی اُسکو مگر انجان ہیں سب
اُسکو پہچان لے کوئ تو شناسہ میرا

چلتا پھرتا ہے میرے ساتھ وہ ہر محفل میں
دیکھ لو اُسکو وہ ہے رَبّ معلیٰ میرا

ایک جانب ہیں نبیﷺ ‘ دوسري جانب مولیٰ
دو جھانوں میں اسدؔ ساتھ ہے اُنکا میرا

حصہ دوم

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

(1)

یا محمدﷺ ہوں میں اب سخت پریشاں مددے
بہرِ حسنینؓ و علیؓ فاطمہؓ ذیشاں مددے

کب تلک میں رہوں ظُلمت میں بَلاؤں میں گِھرا
کبھی تھمتا ہی نہیں ایسا ہے طوفاں مددے

آپکی یاد میں روتا ہوں میں ایک مدت سے
بڑھتا ہی جاتا ہے میرا غمِ ہجراں مددے

میں بھٹکتا رہوں کب تک یوں اندھیروں میں بھلا
ایک نظر مجھ پہ بھی ہو شافعِ عصیاں مددے

کوئی مُونِس نہیں ہمدم نہیں لا چار ہوں میں
میرے آقا ہو میرے آپ نگہباں مددے

طُول پکڑا ہے جدائی کا زمانہ کتنا
سوجھتا کچھ نہیں مجھکو میں ہوں حیراں مددے

ڈوبا جاتا ہے میرا دل یا رسول عربی ﷺ
چشمِ رحمت ہے میرے درد کا درماں مددے

آپکے قدموں میں سر ہو یہ حسرت ہے میری
میرے آقا ہو میرے حال پہ احساں مددے

میں بھی ہوجاؤنگا اچھوں سے بھی اچھا مولٰی
ایک نظر ہو جو ادھر سوئے غریباں مددے

آپ سب کچھ ہیں اسدؔ کے ہو ذرا اِس پہ کرم
نقشِ نالین کے قربان میری جاں مددے

(2)

تمھارا ہی ہے مجھکو اک سہارا یا رسول اللہ ﷺ
سنبھالو دونوں عالم میں خدارا یا رسول اللہ ﷺ

تمھیں دیکھے ہوئے مدت ہوئی ہے سخت حیراں ہوں
دیکھا دیجئے رُخِ زیبا خدارا یا رسول اللہ ﷺ

بلاؤں پر بلائیں ہیں پڑی ہیں آفتیں سر پر
پریشاں ہے بہت ہی ایک بے چارہ یا رسول اللہ ﷺ

ہوں مُضطر سخت مشکل میں تھپیڑوں میں پھنسا ہوں میں
طلا طم میں گِھرا ہوں بے سہارا یا رسول اللہ ﷺ

ہوں بے شک عاصئی و مجرم یقیناً بد سے بدتر ہوں
مگر ہوں نام لیوا میں تمھارا یا رسول اللہ ﷺ

ہُوا دشمن زمانہ اور ڈراتا ہے فلک مجھکو
چھپالو مجھکو دامن میں خدارا یا رسول اللہ ﷺ

نہیں ہے تاب مجھ میں سہہ سکوں جو آزمائش کو
ہو مجھ پر چشمِ رحمت کا اشارا یا رسول اللہ ﷺ

ہے خستہ حال میرا اب بہت ہی تھک گیا ہوں میں
تھکا ہارا ہے یہ چاہت کا مارا یا رسول اللہ ﷺ

تمھارے ہی تصوّر میں درِ اقدس پہ سر رکھ کے
سگِ در آپکا دامن پسارا یا رسول اللہ ﷺ

کسی طرح منالو ربّ اکرم کو میرے مولٰی
کرم ہو میرے حق میں آشکارا یا رسول اللہ ﷺ

میرے دلمیں ہیں چھالے داغِ اُلفت کے ذرا دیکھو
لگالو مجھکو سینے سے خدارا یا رسول اللہ ﷺ

نہیں کوئی بھی خواہش ، بس اسدؔ کی آرزو یہ ہے
بنوں نقشِ کفِ پا میں تمھارا یا رسول اللہ ﷺ

(3)

یا محمد ﷺ اب خدارا اِسطرف بھی دیکھنا
تم ہی ہو میرا سہارا اِسطرف بھی دیکھنا

ایک مدت سے پکارے جارہا ہوَں یا نبی ﷺ
ہوں کھڑا دامن پسارا اِسطرف بھی دیکھنا

دامنِ صبر و تحمل چُھوٹ نہ جائے کہیں
ہوں میں تنہا بے سہارا اِسطرف بھی دیکھنا

ہیں بلاؤں کی گھٹائیں آفتوں کی بجلیاں
ظلمتوں کا ہے اِجارہ اِسطرف بھی دیکھنا

لڑکھڑاتا ہوں میں مولٰی وادئیِ پُرخوار میں
ہوں تھکا ہمت کا ہارا اِسطرف بھی دیکھنا

اِس مریضِ عشق پر لطف و کرم کی ہو نظر
ہو عطا صدقہ تمھارا اِسطرف بھی دیکھنا

آپ ہی سب کچھ ہو میرے آپ ہی کا ہے سدا
دل پہ میرے سب اِجارہ اِسطرف بھی دیکھنا

سر میں ہے سودا تمھارا یاد ہے دل میں مُدام
میں تو ہوں بندہ تمھارا اِسطرف بھی دیکھنا

جان نکلے گی میری تمکو سرہانے دیکھ کر
ہوں بڑا شیدا تمھارا اِسطرف بھی دیکھنا

بے کلی دن میں ہے تو شب کو ہیں آنسو ، اسطرح
ہوتا ہے میرا گزارا اِسطرف بھی دیکھنا

جلوہ فرمائی سے کچھ دل کو سکوں مل جائے گا
دیکھ لوں چہرا تمھارا اِسطرف بھی دیکھنا

ہوں بُرا سب سے بُرا پر قادری ہوں سیّدی
لاج رکھ لو اب خدارا اِسطرف بھی دیکھنا

چاہتا تمکو بہت ہے یہ سگِ در آپکا
ہے اسدؔ چاہت کا مارا اِسطرف بھی دیکھنا

(4)

نام لیوا آپکا ائے سیدِ ابرار ﷺ ہوں
یا محمد مصطفیٰ ﷺ میں طالبِ دیدار ہوں

یاد کرتا ہوں تمھیں آٹھوں پہر یا سیدی
دیکھ جاؤ مجھکو آقا میں بہت بیمار ہوں

آپ ہی کا ہے تصوّر میری آنکھوں میں مُدام
مِثلِ پروانہ میں مشغولِ طوافِ یار ہوں

آپ ہی کا ذکر ہے اور آپ ہی کا ہے خیال
جان و دل سے میں تمھارے حاضرِ دربار ہوں

آپ کا ادنیٰ گدا ہوں گو مقیمِ ہند ہوں
دور اُفتادہ ہوں ادنٰی اُمتی سرکار ہوں

ہوں میں ذرّہ آپکا ہی ائے شہہ کون و مکاں
اپنی غفلت سے میں خود ہی خاطرِ آزار ہوں

اب نقابِ رُخ اُلٹ دیجئے خدا کے واسطے
میں ازل ہی سے دیوانہ آپکا سرکار ہوں

ہو عطا مجھکو مئے وحدت فنا فی اللہ کا
جامِ کوثر پی کے آقا میں بھی تو سرشار ہوں

مستقر ہوں ہند میں یا ہوں مدینے میں اسدؔ
حکم کا بندہ ہوں میں تحتِ رضائے یار ہوں

(5)

قاسمِ ارض و سماء میری طرف بھی دیکھنا
یا محمد مُصطفیٰ ﷺ میری طرف بھی دیکھنا

رحمتُ للعالمیں ہو شافعِ کُل عاصیاں
جلوۂ ربُّ العلیٰ میری طرف بھی دیکھنا

ہوں غلامِ آلِ اطہر سیدِ کون و مکاں
رحمتِ ہر دوسَرا میری طرف بھی دیکھنا

ذرّۂِ نا چیز ہوں پیوندِ خاکِ آستاں
ہوں سگِ در آپکا میری طرف بھی دیکھنا

ہر کوئی پاتا ہے در سے آپکے یا سیّدی
منبعِ جود و سخا میری طرف بھی دیکھنا

سب مُرادیں پارہے ہیں ہر سوالی شاد ہے
میں بھی ہوں کب سے کھڑا میری طرف بھی دیکھنا

آئی ہے یہ زندگی میں سخت مشکل کی گھڑی
ائے میرے مُشکل کُشا میری طرف بھی دیکھنا

دامنِ رحمت میں لے لو یا شفیعُ المذ نبیں
کشمکش میں ہوں پھنسا میری طرف بھی دیکھنا

کوئی میرا یار ہے نہ مُونِس و غمخوار ہے
ائے حبیبِ کِبریا میری طرف بھی دیکھنا

سب خطاؤں کو اسدؔ کی معاف کردیجئے حضور
میں یقیناً ہوں بُرا میری طرف بھی دیکھنا

(6)

ائے شہہ دنیا و دیں میری مدد فرمائے
باغِ وحدت کے مکیں میری مدد فرمائے

بے قراری بڑھگئی ہے انتظاری تابہ کئے
رحمتُ لِلعالمیں میری مدد فرمائے

آفتوں نے اور بلاؤں نے جکڑ رکھا ہے یوں
تنگ ہے مجھ پر زمیں میری مدد فرمائے

منبعِ جود و عطا اور قاسمِ کون و مکاں
تُم سوا کوئی نہیں میری مدد فرمائے

چشمِ باطن ہو عطا اب چشمِ ظاہر کے عِوض
نورِ ربُّ العالمیں میری مدد فرمائے

سونچتا ہوں روز و شب آؤگے لیجانے مجھے
رکھ لو قدموں میں وہیں میری مدد فرمائے

گِرد گُنبد کے میں لوٹوں خاکِ طیبہ میں مِلوں
میرا مدفن ہو وہیں میری مدد فرمائے

مر بھی جاؤں تو نہیں پروا ہے تمکو چھوڑکر
میں نہ جاونگا کہیں میری مدد فرمائے

چاہتا تمکو اسدؔ ہے اُسکے تم ہو دلنشیں
ائے میرے دل کے مکیں میری مدد فرمائے

(7)

دلمیں آنکھوں میں سمائی پیاری صورت آپکی
بَس گئی دل میں میرے آقا محبت آپکی

میں ہوں بیمارِ محبت مجھ پہ ہو فضل و کرم
جان لیوا ہے میرے آقا یہ فُرقت آپکی

عشق نے مجھکو جلا کر راکھ سا ہے کردیا
کرتی ہے اسکو معطر مہکِ اُلفت آپکی

روح نکلے گی دمِ آخر تمھیں کو دیکھ کر
ساتھ ہی جائے گی تاکہ پائے قربت آپکی

میں ہی کیا کونین ہے نعلینِ اقدس کے نثار
فرش تا عرشِ بریں پر ہے حکومت آپکی

لاج رکھ لیجے اسدؔ کی ائے شہہ ارض و سماء
یا محمد ﷺ مجھ پہ ہو نظرِ عنایت آپکی

(8)

ھائے میں تڑپوں تم بن ساجن ، ملکر کیوں چُھپ جائے
چُپ سادھے کیوں دور ہو ہم سے بھول ہوئی کب ھائے

نینن برسے ، جیارا ترسے ، طیبہ کے مہا راجہ آجا
موہنی صورت دیکھن کو جِیا ساجن اب للچائے

سُکھ جیون تھا تُمرے آنگن ، دن تھے کیا اُجیارے پیارے
اک اک پل اب یُگ بیتے ہے ، پھر وہ دن کب ائے

واری جاؤں تمکو مناؤں ، تم ہی کہو کیسے جی پاؤں
تڑپت ہے دن رین ابھاگن ، کیسے سُکھ اب پائے

روپ دھرا ہے تم نے کسکا ، موہ لیا من میرا
نیہا لگایا ، چین گنوایا ، بِرہا اب کھا جائے

بُھولی جگ کو ، بُھولی خود کو ، مجھکو دُھن ہے تیری
پِریت کی اگنی میں داسی جل جل کر اب مِٹ جائے

ھے پَرَبُھو کوئی راہ دیکھا ، اب پیا میرا مجھکو لوٹا
جو کچھ بھی کھویا ہے اسدؔ نے اُسکو سب ملجائے

(9)

آپکے قد موں کو مدّت سے ہوں میں لِپٹا ہوا
یا محمد ﷺ میرا دل ہے آپ پر صدقہ ہُوا

میری آنکھوں میں سمائے میرے دل میں بَس گئے
والا و شیدا تمھارا میں ہوں دیوانہ ہُوا

آپ کا ہے نام لب پر آپ کا ہی ہے خیال
آپکی دُھن میں ہوں اپنے آپ کو بُھولا ہُوا

ہوں بظاہر ہند میں پر ہے مدینے میں قیام
سامنے روضے کے مولٰی ہوں کھڑا روتا ہُوا

ہو توجُّہ مجھ پہ بھی ائے شافعِ کُل عاصیاں
بے سروساماں اسدؔ ہے آپ پر صدقہ ہُوا

(10)

یا محمد ﷺ ہو عنایت طالبِ دیدار پر
میرے آقا اب کرم ہوجائے حالِ زار پر

دلکی حسرت ہے کہ لوٹوں نقشِ پائے ناز پر
سر کو رکھدوں میں قُدومِ احمدِ مُختارﷺ پر

تم کو دیکھوں تم کو چاہوں تم کو پاؤں ہر گھڑی
صدقہ میری جان بھی ہو روئے پُر انوار پر

آپکے اطراف ہوں چکر طوافِ عشق کے
یا خدا مجھکو بٹھادے آستانِ یار پر

شافعِ محشر اسدؔ کو بھی چُھڑالینا وہاں
عاصیوں کو ہے بھروسہ آپکی سرکار پر

(11)

میرے دلکی ہے بس یہ حسرت محمد ﷺ
ہو دائم تمھاری ہی قربت محمد ﷺ

اُتارو مجھے اپنے صدقے میں آقا
ہے مجھکو تمھیں سے محبت محمد ﷺ

مجھے اپنے دامن کا دیدو سہارا
مِلے مجھکو دامانِ رحمت محمد ﷺ

گِھرا ہوں گناہوں کی ظلمت میں ایسا
پشیماں ہوں اور ہے ندامت محمد ﷺ

گنہگار ہوں پر ہوں بندہ تمھارا
بچالو نہ ہو میری ذلّت محمد ﷺ

ہوں بے کس یتیم و یسیرِ زمانہ
ذرا دیکھ لو میری حالت محمد ﷺ

میں سائل ہوں آقا شہہ دوسَرا تم
مِٹادو مٹادو یہ کُلفت محمد ﷺ

نہ خالی گیا کوئی در سے تمھارے
عرض کرتے گذری ہے مدت محمد ﷺ

بہت تھک گیا ہوں میں آنسو بہاتے
ہوئی ہے میری پست ہمت محمد ﷺ

تمھارے سِوا اب میں کس کو پُکاروں
بنادو میری بگڑی قسمت محمد ﷺ

ہو باطن اسدؔ کا تمھاری ہی صورت
ہو مجھ پر تمھاری عنایت محمد ﷺ

(12)

پُھونکے طوفاں بھی میرا نشیمن
میں نہ چھوڑوں محمد ﷺ کا دامن

یا خدا میٹ دے میری ہستی
میں ہی خود ہوں بڑا میرا دشمن

یہ دوئی ہے محبت کو مانع
عشق احمد ﷺ جلا میرا تن من

اب ہٹادو حجاباتِ کثرت
ہو ہمیشہ تمھارا درشن

تمکو دیکھوں میں سب کو دِکھاؤں
بن کے آقا تمھارا درپن

میں ہوں خاکِ کفِ پائے حضرت ﷺ
اُنکے نالین ہوں میرا مسکن

پاس اپنے بُلالو اسدؔ کو
ہے ازل کا ہمارا بندھن

(13)

آس کے ماروں کی اُمیدِ جہاں تم ہی تو ہو
بے سہاروں کے محمد ﷺ پاسباں تم ہی تو ہو

کَس مَپُرسی میں رہیں بندے خدارا کب تلک
حق کے آگے ہم غریبوں کی زباں تم ہی تو ہو

آپکے ہیں زیرِ فرماں یہ زمین و آسماں
مُفلِس و لاچار پر گوہر فشاں تم ہی تو ہو

ایک مدت سے خِزاں نے گھیر رکھا ہے ہمیں
گُلشنِ اسلام کے ایک پاسباں تم ہی تو ہو

سَر بسجدہ ہم رہے توبہ میں گزری صبح و شام
واقفِ دردِ نہاں   آہ و فُغاں   تم ہی تو ہو

دُشمنانِ دین نے کُہرام برپا کر دیا
ناتوانوں کی سِپر تیرو کماں تم ہی تو ہو

ہیں بلاؤں کے طَلاطُم روک لو بہرِ حسینؓ
کشتیٔ مسلم کے بس اک پاسباں   تم ہی تو ہو

دامنِ رحمت میں لے لو ہم کو اب یا سیّدی
دوجہاں کے شافعِ کُل عاصیاں تم ہی تو ہو

ہے اسدؔ بندہ تمھارا تم سِوا جائے کہاں
تم ہو اُسکے دل نشیں اُسکا جہاں تم ہی تو ہو

(14)

آؤ نبی جی مہاراج ﷺ ہم پر دیا کرو
چہرہ دیکھاؤ آج ہم پر دیا کرو

برہا کی اَگنی من کو جلائے
میگھوا برسو آج ہم پر دیا کرو

نینوں کے تارے جگ اُجیارے
سن لو عَرج تم آج ہم پر دیا کرو

بھیس بدل کر آئے ہو جگ میں
ہم جانت ہیں راز ہم پر دیا کرو

تم چاہو تو سب کچھ ہو وے
رکھ لو ہمری لاج ہم پر دیا کرو

آؤگے تم تو لُونگی بَلیّاں
پیا ملن ہو آج ہم پر دیا کرو

پریت کا مالا جنم کا بندھن
ڈالو گلے میں آج ہم پر دیا کرو

مُورکھ بن کر دیکھوں تم کو
گلے لگا لو سرتاج ہم پر دیا کرو

ساجن تِہارے پھیرے پھروں میں
آقا نہ جاؤ آج ہم پر دیا کرو

سُوجت نا ہی کچھ بھی اسدؔ کو
پیّاں پڑوں مہاراج ہم پر دیا کرو

(15)

کرم کی ایک نظر مجھ پر خدارا یا رسول اللہ ﷺ
میرے آقا میں ہوں بندہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

تمہارا قُرب ہی مقصد ہے میری زندگانی کا
عطا ہو گوشئہ دامن تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

مجھے قدموں ہی میں رکھ لو نظر کے سامنے اپنے
ازل سے ہوں میں وابستہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

ہے حسرت سامنے روضے کے لوٹوں دیکھتے تم ہوں
میں دیوانہ ہوں دیوانہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

تمہارے جلوۂِ اقدس کے میں ہوتا رہوں صدقے
بنادو مجھکو پروانہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

تمہارے در کی ایک ادنٰی گدائی ہو عطا مجھکو
تصدق میں بنوں درباں تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

اسدؔ کو ساتھ ہی لیجائے دنیائے فانی سے
ہو میرے ہاتھ میں دامن تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

(16)

ہم ہیں داسی تِہارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ
بَیّاں پکڑلے ہمارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

تیرے چَرن ما لاج ہماری ، تیری لگن وا ہمکا گھیری
آؤ کملیا والے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

تڑپت ہوں دن رین بَلموا ، سن لو ہماری ایک عَرج وا
آوے تو پھر نا جارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

تم ہو جگت کے پالن ہارے ، بِپتا ہمری دوار تِہارے
انجان ہو نہ پیارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

آن پڑی منجھدار میں نیّا ، گھور سَمودر آؤ کھیویّا
ہمکا پار لگادے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

دل میں بسے ہو آنکھ سے اوجھل ، بِرہا میں برسے نین سے بادل
ہم ہیں بہت دُکھیارے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

رات کی نندیا ، دن کا چینا ، من جیون سب لیگیو سجنا
ہمکا پاس بُلالے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

بیری کٹھن ہے پریت ڈگریا ، ہمری اُور ہو تمری نجریا
جیا مورا گھبراوے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

ٹھانی اسدؔ نے پیا ملن ہو ، داسی کرلو بیراگن کو
مَیں کو میری مٹادے بَلِہاری تورے جاؤن نبی جی ﷺ

(17)

تُو قربِ نبی ﷺ کا مجھے پروردگار دے
دینا ہی ہو مجھے تو دلِ جانثار دے

گُھل گُھل کے جئے جاؤں میں کب تک میرے مولٰی
طیبہ کے شبستاں کی وہ لَیل و نہار دے

بن بن کے میرے کام بگڑ جاتے ہیں اکثر
صدقے میں محمد ﷺ کے تُو مجھکو سنوار دے

ہوں قادری مجھکو ہے درِ غوثؓ سے نسبت
اُنکے طفیل میری یہ کُلفت اُتار دے

شمسیؒ و وجودیؒ ، ہوں غلامِ شہہ خالدؒ
اُنکے لئے توُ میرے چمن میں بہار دے

خواجہ میاںؒ و حسرتؒ و عزتؒ کا واسطہ
غم ہوچکے بہت ہیں سُکون و قرار دے

مومن پیاؒ کے ہاتھ اُٹھے ہیں میرے مولٰی
رکھ لاج ائے وہّاب مجھے بے شمار دے

تیری عطا کو کُن ہی کی بس دیر ہے مولٰی
کر رحم اسدؔ پر میری بِگڑی سنوار دے

(18)

نبی جی ﷺ تُو مجھکو مدینہ بُلا لے
مدینہ بُلا کے اپنا روضہ دیکھا دے

تُو دربارِ اقدس میں مجھے یاد کرکے
ائے مسند نشیں اپنا جلوہ دیکھا دے

بنوں تیرا درباں یہ دلکا ہے ارماں
میں اد نا ہوں اد نا کو اعلٰی بنا دے

میں بندہ ہوں تیرا تُو ہے میرا مولٰی
میں قطرہ ہوں قطرے کو دریا بنا دے

بنوں حق نِگر قلبِ روشن عطا کر
میری چشمِ باطن کو نورِ ضیا دے

میں ہوں ایک عاصی تُو شافعِ محشر
نبی ﷺ اپنی کملی میں مجھکو چُھپا لے

اسدؔ پر دمِ نزع اتنا کرم ہو
میرے سر کو قدموں میں اپنے جگہ دے

(19)

من جیون لیگیو نبی جی ﷺ موہے مُکھڑا دیکھا ئی کے
دل ہاری ، بلہاری رے توسے نینا لڑائی کے

چھیل چھبیلے ، نین رسیلے ، سائیں چُھپے ہیں روپ میں تیرے
کا سے کہوں جی پِیا میں توہے سند یسا بجھائی کے

یُگ بیتے ہے رین نہ بیتے ، دیکھن کو تورے انکھیا ں ترسے
بِرہا میں دن تڑپا ئے جی مورے من کو جلائی کے

تن من جیون سب کچھ لے لیو ، آؤ نبی جی ﷺ ہمکا لے لیو
مانگ بھرو لیجاؤجی موہے گُھنگٹا اُڑائی کے

تُم چاہو تو سب کچھ ہووے ، میں چاہوں کچھ بھی نہ ہووے
کردو ایک اُپکار ہمکو چَرن ما بِٹھائی کے

بھول گئی سب تم بِن سیّاں ، آن پکڑلو ہمری بیّاں
میں تم میں کھو جاؤں رے توسے جیارا لگائی کے

جگ دیکھت ہے ہمکا ساری ، بانوری ہوگئ داسی تِہاری
پھرے ہے بزارِ بزار اسدؔ تو ہے من ما چھپائی کے

(20)

جام اُلفت کا پلا دیجئے طیبہ والے ﷺ
اپنا دیوانہ بنا لیجئے طیبہ والے ﷺ

حَجرِ بے فیض ہوں سرکار کرم فرما کر
سنگِ در اپنا بنا لیجئے طیبہ والے ﷺ

چشمِ وحدت سے مجھے آپ یگانہ کر کے
غیریت دل سے بُھلا دیجئے طیبہ والے ﷺ

ہوں گنہگار میں ظُلمت نے مجھے گھیرا ہے
نورِ احمد کی ضیا دیجئے طیبہ والے ﷺ

حیثیت کیا ہے میری اور کیا عِصیاں میرے
اپنی رحمت میں جگہ دیجئے طیبہ والے ﷺ

ایک یہی در ہے جہاں پر میری سُنوائی ہے
لِللّٰہ اب مجھکو بچا لیجئے طیبہ والے ﷺ

یا محمد ﷺ ہے اسدؔ آپکے خالدؒ کا غلام
روئے انور کو دیکھا دیجئے طیبہ والے ﷺ

(21)

تم شہہ خیرالورای ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ
تم شفیعِ دوسَرا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

صاحبِ لوح و قلم ہو قاسمِ ارض و سما
دو جہاں کے پیشوا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ہوں میں محتاجِ کرم لِلله مدد فرمائیے
تم میرے مُشکل کُشا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ہوں شِکستہ حال میں حالِ زُبوں ہے لا کلام
حامئی غربت ذدہ ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ظُلمتوں میں گِھرگیا ہوں راستہ دکھلائیے
تم ضیائے کِبریا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ڈوب نا جائے کہیں کشتی میری منجدھار میں
تم ہی میرے نا خدا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ایک مُدت ہوگئی ہے عرضِ مقصد کو میرے
تم حقیقت آشنا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

جاہلِ مطلق ہوں میں سمجھا نہ منشا آپکا
دردِ دلکی تم دوا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

میں گدا ہوں آپکا در پر ہی رکھ لیجئے مجھے
تم ہی میرا آسرا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

حاظرِ دربار ہوں لبیک یا صلّ علیٰ
تم سراپا کبریا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

ہے اسدؔ حیراں تمھاری چشمِ رحمت دیکھ کر
جان و دل تم پر فدا ہو یا محمد مُصطفیٰ ﷺ

(22)

آسِ دل غمگُسار تم سے ہے
میرے دل کو قرار تم سے ہے

تم سِوا کس سے حالِ زار کہوں
ذکرِ احوالِ زار تم سے ہے

ڈوب جائے نہ میری ناؤ کہیں
میری بس جیت ہار تم سے ہے

ہوں نمک خوار لاج رکھ لیجئے
بندۂِ   خاکسار تم سے ہے

جُز تمھارے نہیں کوئی میرا
عرض زارو قطار تم سے ہے

ایک نظر مجھ پہ ائے شہہ بطحہ ﷺ
رحمِ پروردگار تم سے ہے

اب چھپالو اسدؔ کو دامن میں
التجا اشکبار تم سے ہے

(23)

زندگی یادِ محمد ﷺ میں بسر ہو تی ہے
بیکلی دن میں تو نالوں میں سحر ہوتی ہے

ہے تصور میں تخیل میں وہ روئے انور
محوِ حضرت ﷺ ہی میری ذوقِ نظر ہوتی ہے

بسا اوقات ہر ایک شئے میں اُنھیں پاتا ہوں
پھر مجھے اُنکے سِوا کچھ نہ خبر ہوتی ہے

ہوں گنہگار مگر ہوں تو میں اُنکا بندہ
اُنکی رحمت ہی پہ بس میرں نظر ہوتی ہے

میری ہر حال میں امداد وہی کرتے ہیں
مجھ پہ لگتا ہے سدا اُنکی نظر ہوتی ہے

سامنے آیئں تو صدقے میں اُتر جاؤں میں
اِس تصور میں اسدؔ عمر بسر ہوتی ہے

(24)

محوِ حیرت ہوں میں خود میں حُسنِ یکتا دیکھ کر
میں ہی کیا دونوں جہاں میں اُنکا جلوہ دیکھ کر

خِیرگئیِ دیدۂِ حق بیں میری مت پوچھئے
نورِ احمد ﷺ کو ہر ایک شئے سے جَھلکتا دیکھ کر

تھا گماں مجھکو کہ میں موہوم سا معقول ہوں
ہوں میں حیراں اُنکو اِس پردے میں چُھپتا دیکھ کر

یا محمد ﷺ آپکی چشمِ کرم کا ہے اثر
جھومتا ہوں آپکا خود میں سراپا دیکھ کر

یا رسول اللہ ﷺ اُٹھادو سب حجاباتِ دوئی
سجدہ ہو بس آپکا نقشِ کفِ پا دیکھ کر

مجھکو سمجھادو سبھی اسرار یا سِرّ ہُدا
دین و دنیا میں چلوں منشا تمھارا دیکھ کر

روزِ محشر کِھل اُٹھے گا جیسے ہے عیدِ نجات
تاجِ رحمت قاسِمِ خُلدِ بَریں کا دیکھ کر

لوگ ہونگے شَشدر و حیران ، اُمت کو وہاں
قاضئی محشر کو خود ہی بخشواتا دیکھ کر

وقتِ آخر مجھکو اپنے ساتھ ہی لیجائے
روح نکلے گی اسدؔ کی روئے زیبا دیکھ کر

(25)

آجا نبی ﷺ مدینے کی مکیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا
تیری محبت ہوئی دل نشیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

تُو ذرّے زدّے میں ہوکے نُمایاں حق کا بنا آئینہ
روضہ تیرا وہ ہے عرشِ بریں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

محبوبِ حق تجھ پہ قدرت فدا ہے خدائی ثنا خواں تیری
تصویرِ حق وہی نقش و نگیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

سایہ نہیں تیرا ثانی نہیں کوئی تجھ سا ہوا نہ کبھی
نورِ مجسم تُو ہی حق مُبیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

ختمِ نُبوت تُو ختمِ رسالت و شمسِ ھدایت بھی تُو
ایوانِ وحدت کے مسند نشین ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

کون و مکاں تیرے زیرِ قدم ہے خدائی بھی تجھ پر ختم
ذاتِ نبی ﷺ رحمتِ عا لمیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

چشمِ حقیقت سے دیکھو ذرا نہیں کوئی بھی اُن سے جُدا
نورِ محمد ﷺ جہاں آفریں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

او کملی والے اسدؔ ہے پریشاں اُس پر ہو نظرِ کرم
دل میں تڑپ سجدے میں جبیں ترا رُتبہ ہے کِتنا بڑا

(26)

مجھے اب حبیبِ خدا مل گیا ہے
میرے دل کو حق کا پتہ مل گیا ہے

نہیں خوفِ دنیا نہ ہے خوفِ عقبا
مجھے شافعِ دوسَرا مل گیا ہے

میں خوش ہوں مجھے اب تو دونوں جہاں میں
نبی ﷺ کا مجھے آسرا مل گیا ہے

تخیل تصور میں رہتے تھے ہر دم
شُہود اُنکا اب جا بجا مل گیا ہے

میں صدقے میں اُتروں ہر ایک پل نبی ﷺ کے
کیا اچھا مجھے مشغلا مل گیا ہے

سُکوں دل کو حاصل ہے آنکھوں کو ٹھنڈ ک
مجھے اب تو روئے خدا مل گیا ہے

خوشی سے زمیں پر نہیں ہیں قدم اب
مجھے دوجہاں کا خدا مل گیا ہے

جبینِ نیاز اب نہ چھوڑیگی ہرگز
نبی ﷺ کا اُسے نقشِ پا مل گیا ہے

اسدّ بن گیا خاک پائے محمد ﷺ
اُسے زندگی کا صِلہ مل گیا ہے

(27)

تعین ہو نہیں سکتا کبھی نورِ مُجرد کا
یہی وہ رازِ وحدت ہے نہ تھا سایہ محمد ﷺ کا

وہ ذاتِ غیبِ مطلق کی جو صورت علمِ حق میں تھی
وہ اعتبار وحدت میں بنا نقشہ محمد ﷺ کا

یہ وہ ہے جو مکیں تھا گنجِ خَلوت میں سدا اپنی
جمالِ ذات جلوت میں بنا جلوہ محمد ﷺ کا

ہوا اظہار حق کا صورتِ خیرُالبشر لیکر
جمالِ مُصطفیٰ ﷺ در اصل ہے وہ نور سرمد کا

ذرا تم چشمِ حق بیں سے حقائق کو تو پہچا نو
اُٹھے گا بیچ سے پردہ احد کے میمِ احمد ﷺ کا

خدا خود کو بھی گر دیکھے تو دیکھے صورتِ حضرت ﷺ
خدا کا با الیقیں دیدار ہے دیدار احمد ﷺ کا

ہوئی تخلیق آدم کی حبیبِ حق کی صورت پر
رِسالت جس پہ نازاں ہے وہ رُتبہ ہے محمد ﷺ کا

خدا اُسکی خدائی ہے ثناخواں شاہِ بطحہ کی
تعالی اللہ کیا رُتبہ ہے رتبہ شانِ احمد ﷺ کا

رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوکر پا لیا میں نے
میرے جینے کا مقصد جو تھا اُن سے عشقِ بے حد کا

اسدؔ ہے بندۂ حضرت ﷺ دیوانہ آپکا شیدا
مقدر نے بنایا مجھکو پروانہ محمد ﷺ کا

(28)

مظہرِ حق ہیں کُن فکاں ہیں آپ
ساکِنِ کون و لامکاں ہیں آپ

ذاتِ مطلق ہی ذاتِ اقدس ہے
منبعِ جُودِ بے نشاں ہیں آپ

قال میں خاتمِ نبوت ہیں
حال میں مانعِ بیاں ہیں آپ

آپ اول ہیں آپ آخر ہیں
بے نشاں ذات کے نشاں ہیں آپ

ذاتِ حق ہوگئی عیاں سب پر
منشاءِ حق کے راز دان ہیں آپ

کون و امکاں ہے آپکا پرتَو
دونوں عالم کی روح و جاں ہیں آپ

ہے اسدؔ ایک اِختراعِ وہم
فی الحقیقت میں خود عیاں ہیں آپ

(29)

ہے ہر آن مجھکو خیالِ محمد ﷺ
ہے پیشِ نظر بس جمالِ محمد ﷺ

پلک بند ہوں تو وصالِ اِلٰہی
کُھلی آنکھ تو ہے وصالِ محمد ﷺ

ہر ایک ذرّہ ذرّہ میں پاؤں میں تمکو
یہ کونین ہے عرضِ حالِ محمد ﷺ

میں صدقے میں قربان اپنے نبی ﷺ کے
ہے کیا خوب حُسن و جمالِ محمد ﷺ

وہ موجودِ اعظم سراپائے حق ہیں
نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمد ﷺ

ہے ذاتِ حقیقت ہی ذاتِ محمد ﷺ
کلامِ خدا بول چالِ محمد ﷺ

یہ کونین کیا ہے بجز نورِ احمد ﷺ
جہاں ہے بساطِ خیالِ محمد ﷺ

اسدؔ بھی ہے اپنے مقدر پہ نازاں
وہ ہے زیرِ سایۂ آلِ محمد ﷺ

(30)

روئے خدا ہے وہ رُخِ تابانِ محمد ﷺ
دربار خدا کا ہے وہ ایوانِ محمد ﷺ

حیراں ہیں مَلک ، جِن و بشر دیکھ کے اُنکو
وہم و گمان سے ہے ورا شانِ محمد ﷺ

کونین کی ہو شئے سے مقدس ہے وہ روضہ
محبوب خدا کو ہے شبستانِ محمد ﷺ

ہے فرض ثنا اُنکی خدائی میں سبھی کو
دیکھو خدا ہے خود ہی ثنا خوانِ محمد ﷺ

ہے یہ کمالِ عشق خدا اُن پہ فِدا ہے
محبوبِ خدا رُتبئہِ ذیشانِ محمد ﷺ

یہ انجذابِ عشق کی کیا شان ہے واللہ
مہکِ خدا ہے خوشبوئے دامانِ محمد ﷺ

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت نہ پوچھئے
نبیوں سی مہک ہے بوئے خاصانِ محمد ﷺ

آنکھوں میں سمائے وہ بسے ہیں میرے دل میں
ایماں و میری جان ہے قربانِ محمد ﷺ

احسان نبی ﷺ کا ہے اسدؔ بندۂِ حضرت
ہو چشمِ عنایت بنوں دربانِ محمد ﷺ

(31)

بِنائے جہاں کُن فکاں ہیں محمد ﷺ
مُقیمِ مکاں لا مکاں ہیں محمد ﷺ

نہ پچھو حقیقت ہی مُہرِ خموشی
دیکھاتے ہیں رب کو عیاں ہیں محمد ﷺ

ہیں خیرُالبشر چیستانِ دو عالم
ورا ولوراىٰ بیگُماں ہیں محمد ﷺ

تحقق میرا اِس نتیجہ پہ پہنچا
اُسی بے نشاں کے نشاں ہیں محمد ﷺ

جو دیکھو بَصر سے رسولِ خدا ﷺ ہیں
بصیرت میں جانِ جہاں ہیں محمد ﷺ

وہ یکتائے عالم شناسائے حق ہیں
ظہورِ خدا ایں و آں ہیں محمد ﷺ

ہے قرآن نکلا انہیں کی زباں سے
یقیناً خدا کے زباں ہیں محمد ﷺ

نہیں خوف اُمت کو روزِ جزا کا
وہ شافعِ کُل عاصیاں ہیں محمد ﷺ

ڈرایں اسدؔ کو نہ طوفاں بلا کے
میرے نا خدا پاسباں ہیں محمد ﷺ

(32)

مظہرِ ذاتِ کِبریا   صلّ علیٰ محمدٍ
جلوۂ ربّ دوسَرا   صلّ علیٰ محمدٍ

تم ہو محیطِ دوجہاں ، تم ہو مکینِ ہرمکاں
تم ہو سراپائے خدا صلّ علیٰ محمدٍ

وحدت کی شان میں مُحب ، محبوبِ حق ظہور میں
تم ہو بہارِ جانفزا صلّ علیٰ محمدٍ

ترسٹھ برس حجاز میں ، خیرالبشر کے راز میں
حق ہی تھا حق وہ برملا   صلّ علیٰ محمدٍ

رازِ جہاں کو جانتے حالِ نبی ﷺ پہچانتے
آتا نظر تمھیں خدا   صلّ علیٰ محمدٍ

اغیار سے نہاں ہے وہ ، اپنوں پہ مہرباں ہے وہ
بن جاؤ اُنکی خاکِ پا   صلّ علیٰ محمدٍ

آنکھوں میں وہ سمائے ہیں ، دل میں میرے بسے ہیں وہ
وِردِ زباں میرے سدا   صلّ علیٰ محمدٍ

ذاتِ خدا فنا میری ، ذاتِ نبی ﷺ بقا میری
ہستی میری ہے لا پتہ صلّ علیٰ محمدٍ

میں ہوں برائے نام اسدؔ دیکھو حقیقاً ہیں وہ
مجھ میں وہی ہیں رُونُما صلّ علیٰ محمدٍ

(33)

آپکے قدموں ہی میں رہتا ہوں میں
آپکے صدقے ہی میں جیتا ہوں میں

ہوں درِ اقدس کا ایک ادنا غلام
سر بسجدہ ہی رہا کرتا ہوں میں

حکم کا رہتا ہی مجھکو انتظار
با ادب اُسکو بجا لاتا ہو ں میں

یہ تصدق ہے نبی ﷺ کی آل کا
دو جہاں میں اُنکا کہلاتا ہوں میں

مجھکو اپنے پر نہیں کچھ اختیار
اُنکی کٹ پُتلی جو کہلاتا ہوں میں

عشقِ احمد ﷺ ہی کی یہ سب دین ہے
پُشت پر اُنکو سدا پاتا ہوں میں

راہِ اُلفت نے کہاں پہنچا دیا
ذرّہ ذرّہ میں تمھیں پاتا ہوں میں

کیفیت دلکی میری کچھ اور ہے
لُطف اِسمیں اب سِوا پاتا ہوں میں

میں سے میری تم ہی ہو اصلِ مُراد
ایک تماشہ سا ہوا جاتا ہوں میں

ہے تصور آپکا آٹھوں پہر
اِس عبادت میں مزہ پاتا ہوں میں

معنئیِ ہستی اسدؔ ہے زندگی
بندگی ہی میں مزہ پاتا ہوں میں

(34)

ہَری گُنبد کے شہنشاہِ بے نظیر یا نبی ﷺ
ربّ عالم کی ہو بہو تم ہو تصویر یا نبی ﷺ

جلوہ یکتا تمہارا ، نہ تھا سایہ تمہارا
نورِ خدا کی جلوہ گر تم ہو تنویر یا نبی ﷺ

خَلوت نشیں خدا کا جَلوت میں روپ تمہارا
ذاتِ احد کی ہو جہاں میں تم تشہیر یا نبی ﷺ

ہم ہیں اُمت تمہاری دین و دنیا ہماری
سبحان اللہ ہم نے پائی ہے کیا تقدیر یا نبی ﷺ

دل میں اُلفت تمہاری سارے عصیاں پہ بھاری
تم سے محبت دوجہاں کی ہے اِکسیر یا نبی ﷺ

آگے آگے تم ہوگے پیچھے اُمت تمہاری
روزِ محشر نہ ہوگی بخشش میں تاخیر یا نبی ﷺ

بندہ اسدؔ تمہارا شیدا ہے سگ تمہارا
صدقے جاؤں میں نے پائی ہے وہ تقدیر یا نبی ﷺ

(35)

اللہ کا جلوہ بے پردہ دِکھلا دیا کملی والے نے
سب رازِ حقیقت بندوں کو سمجھادیا کملی والے نے

کعبہ کو بسایا باطل کی لعنت کو مٹایا دنیا سے
توحید کا جھنڈا دنیا میں لہرادیا کملی والے نے

شرک و فساد و جہالت کی ظلمت سے بھری اِس دنیا کو
توحید کے سورج سے روشن کروادیا کملی والے نے

حُکمِ خدا ، مرضئی خدا ، قرآن و حدیث کے ذریعہ سے
ایماں کو عمل کے جامے سے سجوادیا کملی والے نے

ٹُکڑوں میں بَٹی اِس دنیا میں ، نفرت سے اٹی اس بستی میں
انسانوں میں فرقِ مُلک و زباں مِٹوادیا کملی والے نے

توحید کے رستے پر ہمکو ایک شمع محبت ہاتھ میں دی
پھر ہمکو خدائے بر تر تک پہچادیا کملی والے نے

میں کیسے کہوں کیا کیا احساں ہیں تم نے اسدؔ پہ کئے مولٰی
ایک عاصئی کمتر کو اپنا بنوالیا کملی والے نے

(36)

ہو عنایت تیری اللہ کی قدرت والے
قاسمِ کون و مکاں جُود و سخاوت والے

ہم ہیں محتاج تیرے در کے بھکاری آقا
رحم کر رحم وہ اللہ کی قدرت والے

قعرِ ذلت نے ہمیں گھیر لیا دنیا میں
آ بچا لے تُو ہمیں فتح و نُصرت والے

یا محمد ﷺ ہو ذرا نظرِ تراحم ہم پر
آ سہارا دے ہمیں جوشِ محبت والے

تیرے دربار سے خالی نہ گیا کوئی بھی
رحمت و جُود و نوازش و سخاوت والے

ربّ عالم کو منالے تُو کسی طرح سے
تیرے صدقے مَیں خدائی کی مشیّت والے

بے سہارا ہے اسدؔ اُسکو سنبھالو آقا
قادرِ کون ہو تم ہو بڑی ہمت والے

(37)

آقائے مدینہ کی عظمت بڑی عظمت ہے
اک جہت خدائی ہے اور ایک رسالت ہے

تُو فیض مقدس ہے کونین کی رحمت ہے
تُو روحِ عوالِم ہے اور عینِ حقیقت ہے

وحدت ہے تُو بِا تّحقیق مشہود کے پردے میں
ترا حال خدائی ہے ترا قال نبوت ہے

یے حسنِ ازل تاباں جلوے میں محمد ﷺ کے
ظاہر ہے محب خود ہی محبوب کی صورت ہے

مخفی تھا ہوا وہ عیاں تیری ذاتِ مقدس سے
اُس گنجِ خِفیٰ کی تُو بس ایک شہادت ہے

دیتا ہے فقط اللہ ہاتوں سے محمد ﷺ کے
ہاتھوں میں محمد ﷺ کے اللہ کی قدرت ہے

اِس نعتِ پیعمبر ﷺ کے لایق میں نہیں ہرگز
یہ ذکر اسدؔ اُنکا بس اُنکی عنایت ہے

(38)

بندہ ہوں محمد ﷺ کا میں ادنیٰ غلام ہوں
ذرّہ ہوں خاکسار شئے نا تمام ہوں

اُنکے حضور سرنگوں میں صبح شام ہوں
ایوانِ یار کا میں مکینِ مقام ہوں

کیا کام کر گئی ہے محبت رسول ﷺ کی
لگتا ہے یوں میں اُنکا سراپا تمام ہوں

مجھ کو مِٹاکے ہوگئے ظاہر وہ اسطرح
اُنکا نشان ، اُنکا ہی جلوہ مُدام ہوں

مجھکو عطا ہوئی ہین دو عالم کی نعمتیں
کوئی سمجھ نہ پائے وہ عالِی مقام ہوں

دستِ کریم نے کہاں پہچا دیا مجھے
مسند نشیں ہوں خادمِ دارالسلام ہوں

صدقے میں مُصطفیٰ ﷺ کے سبھی کچھ مِلا مجھے
اُنکے طفیل دونوں جہاں کا امام ہوں

دستِ نبی ﷺ ہے سر پہ میرے پُشت پر علیؓ
ہوں قادری چشتی میں اسدؔ لا کلام ہوں

(39)

کوئی شئے جہاں میں نہ غیرِ خدا ہے
یہ تخلیقِ عالم ظہورِ خدا ہے

وہ رب ہی بظاہر ہے مربوبِ اعظم
وہ موجودِ اعظم ہی ذاتِ خدا ہے

کُھلے میمِ احمد ﷺ کا گر راز تم پر
کہوگے خدا ہی حبیبِ خدا ہے

وہ جلوہ نُما ہے بنامِ محمد ﷺ
محمد بھی ایک نامِ نامی خدا ہے

دو عالم کی جاں ہے وہی ذاتِ احمد ﷺ
یہ کونین کُل سایۂ مُصطفیٰ ﷺ ہے

نہیں کوئی صورت بھی غیرِ محمد ﷺ
نہیں کوئی دنیا میں اُن سے جُدا ہے

ہیں چاروں طرف میرے جلوہ نما وہ
میرے دل میں دیکھو حبیبِ خدا ﷺ ہے

اسدؔ ہے اک ادنیٰ سگِ در نبی ﷺ کا
ازل سے ہی وہ اُن کے در پر پڑا ہے

(40)

تُو نشانِ بے نشاں ہے تُو ظہورِ کبریا ہے
تُو ہی مظہرِ اتم ہے تُو سراپائے خدا ہے

تیرا کیسے ہوگا سایہ کیوں کہ تُو ہے لا تعین
ائے مقیمِ باغِ وحدت بخدا تُو رب نُما ہے

ائے وجودِ ذاتِ مُطلق تُو بصورتِ بشر ہے
تُو ہے وجہ خلقِ عالم تُو بہارِ دوسَرا ہے

تُو ہی تُو ہے جلوہ فرما یہ زمین و آسماں میں
تُو ہی ابتدا ہے سب کی تُو ہی سب کی انتہا ہے

ائے بندگانِ حکمت سمجھو قرآن کو تم
بیعتِ نبی ﷺ صریحاً بیعتِ یدِ خدا ہے

ھُوَ الْأَوَّلُ یقیناً ہے وہ ذاتِ احدیت
ھُوَالْآخِرُ کا مطلب وہی ذاتِ مُصطفیٰ ﷺ ہے

ھُوَبَاطِنُ میں پنہا ہے وہ ذاتِ لا مکانی
ھُوَظَّاھِرُ سے ظاہر وہ حبیبِ کبریا ہے

یہ وہی ہے جو تھا دَرگُم ، گُم اپنے لا مکاں میں
یہ جمالِ ذاتِ احمد ﷺ وہ احد کا آئینہ ہے

ہے گُماں اسدؔ کا سب کو مجھے دیکھ کر جہاں مین
وہی ہے وہی ہے مجھ میں وہ شفیعِ دوسَرا ہے

(41)

بندہ ہوں ، خاکسار ہوں ، میں بے زُبان ہوں
عاجز ہوں بے بسی کی بڑی داستان ہوں

دستِ نبی ﷺ نے مجھکو ورا والوریٰ کیا
اُنکی شبی میں اُنکا اظہار و بیان ہوں

حیراں ہیں اولیا بھی میرا حال دیکھ کر
دونوں جہاں میں اسطرح جلوہ کُنان ہوں

خادِم ہوں ، جانشیں ہوں ، خلیفۂِ مصطفیٰ ﷺ
فرزندِ اہلِ بیت ، امامِ جہان ہوں

صدقے میں محمد ﷺ کے یہ عزت ملی مجھے
بے مِثل ہوں اسدؔ میں ایک چیستان ہوں

(42)

خدا بِاالیقیں مصطفی ﷺ بن کے آیا
وہی نفسِ کُل واحِدہ بن کے آیا

ہوئے نورِ احمد ﷺ سے کونین پیدا
وہ منبعِ جود و سخا بن کے آیا

چُھپا گنجِ مخفی تھا جو لا مکاں میں
وہی احمدِ مجتبیٰ ﷺ بن کے آیا

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
وہ اپنا ہی خود آئینہ بن کے آیا

گواہ ذرّہ ذرّہ ہے دونوں جہاں کا
خدا ہی رسولِ خدا ﷺ بن کے آیا

خدا کے سِوا کچھ نہیں دوجہاں میں
وہی آپ اپنا بتہ بن کے آیا

سَرِ حشر ہم عاصیوں کو چُھڑانے
وہ شافعِ روزِ جزا بن کے آیا

نہیں ہے جُدا ذاتِ احمد ﷺ خدا سے
وہ خود ہی حبیبِ خدا بن کے آیا

اسدؔ کیوں نہ نازاں ہو قسمت پہ اپنی
محمد ﷺ کی وہ خاکِ پا بن کے آیا

(43)

وہ ذاتِ غیبِ مُطلق ہی بَرُوے شانِ وحدت ہے
یہ اعتبارِ وحدت ہی محمد ﷺ کی حقیقت ہے

وہ ذاتِ غیب نے چاہا عیاں پہچان ہو اُسکی
بنی وہ نفسِ رحمانی وہی تو حق کے صورت ہے

وہ حُبِّ ذات کی صورت بنی پہچان اللہ کی
یہ پہچانِ احد کونین میں احمد ﷺ کے صورت ہے

ہیں اسماء و صفاتِ حق اُجاگر ذاتِ احمد ﷺ میں
جمالِ مصطفیٰ کیا ہے حقیقت ہی کی رنگت ہے

یہی وہ رازِ حق تھا عرش پر جبریلؑ نے دیکھا
جو صورت ہے محمد ﷺ کی وہی تو حق کی صورت ہے

حق ہی حق تھا زمیں پر اس لئے سایہ نہ تھا اُنکا
بصارت میں ہیں وہ یکتا ، بصیرت میں تو حیرت ہے

بصارت میں رسول اللہ ﷺ ہیں ، خیرالبشر ہیں وہ
کُھلی ہے چشمِ باطن پر حقیقت اُنکی عظمت ہے

یہ رازِ حق کی باتیں ہیں حقیقت کو وہی جانیں
جنہیں صدقے میں حضرت ﷺ کے وہ پروازِ لطافت ہے

میرے ہستی پہ چھائے ہیں نبی ﷺ اس دل میں رہتے ہیں
اسدؔ جیسے دیوانے کی بھی دیکھو خوب قسمت ہے

حصہ سوم

مناقبِ اولیا اللہ

مناقب در مدح غوث الاعظمؓ

(1)

قصیدہ غوثیہ

ساغرِ وصل پلائے مجھے الفت تیری
ائے خدا اور پلا ہے بڑی رحمت تیری

جام پر جام پلائے ہیں تری رحمت نے
محترم ہو گیا سب میں بڑی حشمت میری

سارے اقطاب سے کہتا ہوں جھکاؤ سر کو
داخلِ بیعت ہو پاؤ بڑی نسبت میری

تم ہو لشکر میں میرے پی کے بلندی پاؤ
ساقیٔ قوم ہوں پاؤ سبھی رنگت میری

جب ہوا مست میں تم نے پیا جُھوٹا لیکن
پا نہیں سکتے عُلو میرا وہ عظمت میری

تم سبھی کی بھی بڑائی رہی ثابت پھر بھی
سب سے آگے ہی رہی یار سے قربت میری

قربتِ حق میں کوئی بھی نہیں شامل میرا

کافی تو میرے لیۓ ہے بڑی قدرت تیری

معرفت کا ہوں میں شاہ باز ہے کیا مجھ سا کوئی
بزرگی شان میں ہر شیخ پہ قدرت میری

تو نے پہنائے کئ تاجِ کمالات مجھے
خِلعتِ عزت و جاہ ہے یہ عنایت تری

بنکے ہمراز تیرا ، میں نے جو مانگا وہ ملا
ہار عزت کے ملے خوب ہے رحمت تری

سارے اقطاب کا والی و شہنشاہ میں بنا
لازم ہر حال میں سب پہ ہے اطاعت میری

ریزہ ہو جایئں جبل اُن پہ جو ظاہر کردوں
عشق کا راز میرا اور حقیقت میری

خُشک ہوجائیں بحر اُن میں بھی ڈالوں میں اگر
حال اپنا ہے جو اور جو بھی ہے حالت میری

ظاہر ہوجاے میرا راز کسی آتِش پر
ٹھنڈی ہوجاے وہ بھی دیکھ کے عظمت میری

حُبّ مولیٰ سے جو دیکھوں میں کسی میّت کو
جی اُٹھے وہ ، ہے حکم میں بڑی قُوّت تیری

زیرِ فرماں ہیں سب حالات و زمانے میرے
نہیں ایسا جو نہ ہو حاضرِ خِدمت میری

سارے ماحول و زمانے مجھے دیتے ہیں خبر
کیوں بحث کرت ہے بے جانِ حقیقت میری

ڈر نہیں ، عزم سے ہمت سے تُو خوش ہو ائے مُرید
ہے بڑا نام میرا جس سے ہے نسبت تیری

خوف مت کر کے ہے اللہ میرا رب ائے مُرید
دو جہانوں کی ہر ایک شئے پہ حکومت میری

ڈنکے عظمت کے میرے ارض و سما پر ہر دم

آگے چلتی ہے یہ عزت و سعادت میری

سارے اللہ کے شہر ہیں میری ہی مِلک یہاں
حاکمِ ازل ہوں وہبی ہے ولایت میری

رائی دانے سے بھی کم پاؤں میں دنیا کو حقیر
دیکھے اِسوقت اِسے چشمِ حقیقت میری

قطبِ اقطابِ جہاں بن گیا کامِل ہوکر
آئی دربارِ اِلٰہی سے سعادت میری

سخت گرمی میں صِیام ، ذکر ہے ، راتوں میں قیام
یہ مُریدوں نے بھی پائی ہے وہ رنگت میری

ہر ولی کا ہے یہاں ایک طریقہ اپنا
بس نبی ﷺ ہی کی اطاعت ہے طریقت میری

ہو نہیں خوف زدہ تُو کسی دشمن سے مُرید
قتل کردونگا اُسے ہے بڑی ہمت میری

کون ہی مِثل میرا اولیا اللہ میں یہاں
علم و تصریف میں لائے کوئی صورت میری

ہاشمی میرے حجازی نبی ﷺ جدّ امجد
دین اُنکی ہے یہ عزت و حکومت میری

مجھ سے ہے اِبنِ رَفاعیؒ کا تعلق قائم
حاصل اُنکو ہے طریقت و فضیلت میری

پاؤں میرے ہیں سبھی اولیا کی گردن پر
حسَنی میرا نسب ہے بڑی عظمت میری

محی الدیں میرا لقب اور ہے جیلان وطن
جھنڈے لہرائیں جہاں میں ہے حکومت میری

جَدّ اعلی ہیں میرے صاحبِ ذیشان نبی ﷺ
عبدُ القادر ہوں ، بڑا نام ہے شہرت میری

ترجمے کو بھی تُو مجھ کو بھی پسند فرمالے
غوثِ اعظمؓ ہو اسدؔ پر یہ عنایت تیری

(2)

میں اپنے شیخِ لا ثانی کے صدقے
سَراپا نورِ یذدانی کے صدقے

تیری اِس شکالِ مہتابی کے قرباں
میں اِس قِند یلِ نُورانی کے صدقے

فقیری کا شہنشاہِ جہاں ہے
دونوں عالم کی سُلطانی کے صدقے

مُحبّوں میں بڑا محبوب تُو ہے
میں تیرے روئے تابانی کے صدقے

توکل میں نہیں ثانی تمھارا
تیری اس ساز و سامانی کے صدقے

تیرے صدقے ہمیں کیا کیا مِلا ہے
تیرے دستِ فراوانی کے صدقے

بَلاؤں کو خدا نے دور رکھا
سدا تیری میربانی کے صدقے

نبی ﷺ کے پاس ہے پہچاں ہماری
غوثؓ تیری مہربانی کے صدقے

تیرے دیدار میں آنکھوں کی لذت
اسدؔ اِس شکالِ نُورانی کے صدقے

(3)

تمھارا ہی ہے آسرا غوثِ اعظمؒ
پُکاروں کسے تم سِوا غوثِ اعظمؒ

غمِ حِجر میں زندگی کٹ رہی ہے
دیکھا دو رُخِ پُر ضِیا غوثِ اعظمؒ

تصور میں تم ہو میں ہوں سر بسجدا
بنوں نقشِ پا آپکا غوثِ اعظمؒ

محبت سے مجھکو گلے سے لگالو
ہوں شیدا تمھارا بڑا غوثِ اعظمؒ

سدا آپکے صدقے ہوتا رہوں میں
یہ ہے آرزو میری یا غوثِ اعظمؒ

ہوں ذرّہ تمھارا ائے مَہرِ ولایت
بنادو قمر آپکا غوثِ اعظمؒ

ہے پٹّہ گلے میں میرے آپکا غوثؒ
سگِ در تمھارا ہوں یا غوثِ اعظمؒ

توجّہ میرے حال پر ہو تمھاری
ہوا حال خستہ میرا غوثِ اعظمؒ

اسدؔ کی ذرا اپنے ، مولٰی خبر لو
ہوں بندہ تمھارا میں یا غوثِ اعظمؒ

(4)

آپ پر ظاہر ہے جو بھی ہے پریشانی میری
لاج رکھ لو دو جہاں میں غوثِ صمدانیؒ میری

مشکلیں ظاہرہوئی جاتی ہیں میری اسطرح
باعثِ تنز و مِزاح ہے چاک دامانی میری

بے سرو ساماں ہوں میں بے شک بڑی مشکل میں ہوں
لوگ کَتراتے ہیں یوں بڑھتی ہے حیرانی میری

کوئی مُونِس ہی نہیں باقی رہا زیرِ سماں
ڈھانک سکتا اور چُھپاتا جامہ عُریانی میری

ہو نہ پائے عشق رُسوا تھام لو غوث الوریٰ
شکل سے ظاہر ہوئی جاتی ہے ویرانی میری

آپ کو چاہا ہے میں نے دوجہاں میں سیّدی
تم سِوا مولٰی کرے اب کون نگرانی میری

مشکلیں حد سے بڑھی ہیں ایک ساتھی بھی نہیں
ڈھونڈتی ہیں تمکو آنکھیں قطبِ ربّانیؒ میری

ہوں میں چلّاتا تمھیں آواز دیتا ہوں بہت
التجا کیا آپ تک پہچی نہیں جانی میری

قُم بِاذنی کہہ کے مُردوں کو جِلایا آپنے
حالتِ خستہ کو دیکھو پیرِ لاثانیؒ میری

ہوں سگِ دربارِ اقدس گو مقیمِ ہند ہوں
آبرو رکھ لو ذرا معشوقِ ربّانیؒ میری

قادری ہوکر اسدؔ حیراں پریشاں کیوں رہے
دور ہو کُلفت سبھی ائے شاہِ جیلانیؒ میری

(5)

واصِلِ محبوبِ رحمانی ہوں میں
مَوردِ انوارِ روحانی ہوں میں

ہوں میں زیرِ سایۂ غوث الوریٰ
مَہرِ ظِلِّ نور یزدانی ہوں میں

ازل سے ہوں میں فدائی غوث کا
بندۂ معشوقِ ربّانی ہوں میں

قطرہ ملکے بحرِ وحدت میں چُھپا
ایک تماشا ایک حیرانی ہوں میں

یہ کرم ہے مجھ پہ میرے غوث کا
سائلِ درگاہِ جیلانی ہوں میں

غوث کی شانِ سخاوت دیکھ کر
مطمئن بے ساز و سامانی ہوں میں

ہے اسدؔ وابستۂ غوث الوریٰ
ایک فقیرِ غوثِ صمدانی ہوں میں

(6)

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

تُو جو آئے من کو لُبھائے لونگی تورے بلیّاں
ہند میں مَیں بغداد میں تُو مورے کیسے کٹے دن رتیاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

تجھ پہ نچھاور تن من مورا تُو ہے سجن مورے من کا
چُھوکے چرن تورے مورے سجن وا تجھ کو سناوں بتیاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

تیری چاہت دل میں تیرا گجرا اِس نینن میں
نبی ﷺ کا پیارا حق کا دُلارا دیکھو میرا سیّاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

پریت میں تیری سب کچھ بھولی سُدھ بُدھ نا ہی مجھ کو
لاج تُو رکھ لے ہمری بَلم وا پڑوں میں تورے پیّاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

سُونا آنگن ، دیوانہ من ، چونکوں ہر آہٹ پر
جگت گُرو تورے درشن کی بس راہ تکے موری انکھیاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

تجھ پہ نِچھاور ماتا پِتا گھر بار جیون مورا
چھوڑ دیا سنسار میں نے چھوڑی ساری سکھیاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

تڑپت ہوں دن رین آجا لے چل اپنی نگری
اسدؔ ہے داسی تُمری او بغداد کے بَسیّاں

او محبوبِ ربّانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں
او غوثِ صمدانیؒ چھوڑو نہ موری بیّاں

مناقب در مدح خواجہ غریب نوازؒ

(1)

چشمِ باطن کو مُیسّر ہے نظارا تیرا
رُو نُما ذاتِ احد بنکے سراپا تیرا

کیسا عالم ہے درخشاں پسِ پردہ تیرا
رُوئے محبوبِ خدا جلوۂ یکتا تیرا

خالق و خلق بیک وقت نُمایاں تجھ سے
نُورِ احمد ﷺ سے ہے تاباں رُخِ زیبا تیرا

قربِ حق ہمکو مُیسر ہے تیرے صدقے میں
کتنا احسان و کرم ہے میرے خواجہؒ تیرا

چشمِ خواجہؒ نے یگانہ کیا ایسا مجھکو
سارے عالم سے بیگانہ ہے دیوانہ تیرا

ہے دُعا ربّ دوعالم سے اسدؔ کی ہر دم
دونوں عالم میں رہے ساتھ یا خواجہؒ تیرا

(2)

خواجہ پیاؒ تُو ہی پیارا لاگے ہمکا
تُجھ سے ہے جگ میں اُجالا

دل میں بسی تیری پیاری صورتیا
تُو ہے ہماری آنکھ کا تارا

تُجھ سے سجن میں نین لڑاؤں
مَن موہن ہے روپ تِہارا

جگ دیکھت ہے نجر نہ لاگے
ہاتھ میں تیرے ہاتھ ہمارا

چندر موہن میں تیری جوگن
چرنوں میں تیرے سر ہے ہمارا

لاج اسدؔ کی رکھ لے پیارے
دونوں جگت میں ہے تیرا سہارا

(3)

دونوں جگت تورا راج خواجہ پیاؒ
نبی ﷺ نے رکھا سر پہ تاج خواجہ پیاؒ

تیری صورتیا میں سائیں دِکھے ہے
سائیں کو دیکھوں آج خواجہ پیاؒ

ہم تیری پرجا تُو ہمرا راجہ
کرتا ہے دل پر راج خواجہ پیاؒ

پیّاں پڑوں میں بِنتی کروں میں
مجھکو نبھالے سرتاج خواجہ پیاؒ

پریت میں تیری سب کچھ ہاری
ہوئی تیری جوگن آج خواجہ پیاؒ

پریت کی مالا جنم کا بندھن
ڈالو گلے میں آج خواجہ پیاؒ

اسدؔ تیری داسی تُو راج کُنور ہے
رکھ لے ہمری لاج خواجہ پیاؒ

(4)

اپنے خواجہ پیاؒ کی میں ہوں بانوری
خواجہ آجا تُو لے چل اپنی گلی
لاگے نا ہی جیا مورا تیرے بِنا
بڑھتی ہی جائے ہے یہ محبت تیری

تیرے دیکھن کو آنکھیاں ترسے میری
راستے میں ہو شاید سواری تیری
چونکتی ہوں ذرا سی بھی آہٹ پہ میں
ہو سُکوں گر جو دیکھوں صورتیا تیری

تیرے چاہت کی اگنی بھڑکتی گئی
میرے دل کی لگی لا دوا بن گئی
میں تڑپ کر نہ اُلفت کو رُسوا کروں
دیکھ کیا ہوگئی ہے یہ حالت میری

مَن کی آنکھوں سے دیکھے کوئی تُجھے
تجھ میں آئیں نظر شاہِ بطحہ ﷺ اُسے
اپنے دامن میں خواجہ چُھپالے مجھے
دوجہاں میں بڑی ہے محبت تیری

بن گئی اسدؔ ایک جوگن تیری
تیرے چرنوں میں گزرے میری زندگی
تن کو من کو میں تجھ پہ نچھاور کروں
تیرے صدقے اُترنا ہے عبادت میری

منقبت در مدح شیخ ابوالحسن شاذلیؒ

ہو محبوبِ رب العلی شاذلیؒ
ہے رُتبہ تمھارا بڑا شاذلیؒ

اِدھر ہو نگاہِ کرم شاذلیؒ
ہوں شیدا بڑا آپکا شاذلیؒ

وہ محبوبیت کے بحر سے تمھارے
میں ہوجاؤں سیراب یا شاذلیؒ

تمھارے تصدق میں کیا کیا مِلا
ہے مجھ پر کرم آپکا شاذلیؒ

اسدؔ پر ہمیشہ نظر آپکی
تمھارا وسیلہ بڑا شاذلیؒ

منقبت در مدح شیخ بہاؤالدین نقشبندؒ

جان میری دل میرا ہیں نقشبندؒ
میرے ہادی رہنما ہیں نقشبندؒ

یہ ہُوا اُنکی محبت کا اثر
میری رگ رگ کی صدا ہیں نقشبندؒ

نٗور سے اُنکے مِٹی ظلمت یہاں
نُورِ احمد ﷺ کی ضِیأ ہیں نقشبندؒ

طائرانِ قُدس ہیں نغمہ سرا
ایسے شیخِ دلرُبا ہیں نقشبندؒ

پَر تَوِ خیرالبشر ہیں وہ اسدؔ
واصلِ رب العلی ہیں نقشبندؒ

منقبت در مدح شیخ محمد بادشاہ محی الدین وجودیؒ

میرا کعبہ ترا چہرہ وجودی پیرؒ جانانہ
یہ حسرت ہے میرے دل کی تیری تصویر ہوجانہ

ہوں شامِل بادہ خواروں میں مَیں خالدؒ پیر کے صدقے
سدا گردش میں ہو ساغر ترا ائے پیرِ میخانہ

تُو ساقئی زمانہ ہے قیامت تک پِلا ہمکو
رہے تُو تا ابد قائم سلامت پیرِ مستانہ

پِیؤ ایک گُھونٹ تو توحید کا عنوان بنجاؤ
زمانے سے نِرالی ہے عجب تاثیرِ پیمانہ

سبھی کو باریابی ہے سخی دربار سے تیرے
ہُوا ایک خاص کو حاصل تری تشہیر ہوجانہ

مُریدوں میں تمھارے صرف خالدؒ پیر کو حاصل
وجودی کی جُدائی میں وجودی پیرؒ ہوجانہ

اسدؔ ہے بندۂِ خالدؒ تمھارا چاہنے والا
ازل سے ہوں فِدائی آپکا ائے پیرِ شاہانہ

مناقب در مدح شیخ محمدعبد القدیر صدیقیؒ

(1)

ہے عطا کردہ ہمیں یہ زندگانی آپکی
میری قسمت میں لکھی ہے نگہبانی آپکی

ہوتے ہی پیدا ہمیں اپنا بنایا آپ نے
نام رکھا قادری ہے مہربانی آپکی

ہوں گدا زادہ تمھارے در کا ائے حسرت پیاؒ
ائے سخی دینا ہے عادت خاندانی آپکی

آپ ہی کی یاد دل میں اور تصور آپکا
ہم لیجائنگے جہاں سے یہ نشانی آپکی

مشکلوں میں ہوں پھنسا مدت سے روشن ہے تمھیں
ہو میرے مشکل کُشا اب ضوفشانی آپکی

رحم کے قابل ہوں خستہ جاں ہوں یا سیّدی
تم سِوا آقا کرے اب کون نگرانی میری

ہاتھ پکڑے کی میرے مولیٰ ذرا لو اب خبر
دونوں عالم پر حکومت ہے سبحانی آپکی

ہوں بُروں سے بھی بُرا پر ہوں گدا میں آپکا
ہو توجھ مجھ پہ ائے غوثِ زمانی آپکی

ہے کھڑا کاسہ لئے روضے پہ سائل آپکا
بھیک دیدو مجھکو ائے فخرِ زمانی آپکی

بنتے ہیں سب کے مقدر در پہ حسرتؒ آپکے
ہو اسدؔ کے حال پر بھی نظرِثانی آپکی

(2)

میری بیچارگی پہ ربّ اکرم کی عنایت ہے
فقیرِ ماورائے حسرتؒ سلامت با کرامت ہے

تُو اُستادِ زمن میں ایک ادنیٰ خوشہ چیں تیرا
سخن پرور سخن پرواز میں تیری لطافت ہے

میری دیونگئی عشق تیری اک کرامت ہے
تیرے صدقے اُترجانا ہی میری اک عبادت ہے

تُو بھرتا جا میرا دامن ہر اک پل ہر گھڑی ہردم
سخی ابنِ سخی مشہور تیری بھی سخاوت ہے

نذر دل کو جگر کو کردیا اب جان باقی ہے
اسدؔ کی جان بھی حسرتؒ تمھاری ہی امانت ہے

(3)

بنے جو ہم قلندر ہیں یہ حسرتؒ کی عنایت ہے
ذرا دیکھو میرے اندر اُنھیں کی تو حلاوت ہے

پِلا کر جامِ وحدت ہر تقید سے کیا آزاد
خودی کا جو وہم تھا وہ مِٹّا زِیرِ ندامت ہے

مجھے سینچا ہے کچھ ایسا سراپا کرلیا اپنا
مجھے سب دیکھنے والے سمجھتے ہیں یہ حسرت ہے

مجھے اپنا کے احمد ﷺ کی نذر ہے کردیا مجھکو
عجب ذرّہ نوازی ہے ، عجب اُنکی عنایت ہے

بنایا بدر ذرّے کو میں ضُوئے یار کے صدقے
زمیں کو آسماں کرنا اسدؔ اُنکی یہ عادت ہے

مناقب در مدح شیخ محمد بدرالدیں خالد وجودیؒ

(1)

دونوں جہاں کے پیشوا شیخِ زماں تم ہی تو ہو
تم ہو خلیفۂ خدا حق کا نشاں تم ہی تو ہو

محفلِ کائنات کے مسند نشیں تم ہی تو ہو
مِن جملہ دوجہان کی روحِ رواں تم ہی تو ہو

تم ہوشبیئیِ مصطفیٰ ﷺ نورِ خدا کا آیئنہ
مرکزِ نورِ لامکاں کا وہ مکاں تم ہی تو ہو

دونوں جہان میں میری سلسلہ حیات میں
تم ہی ہو میرے راہبر پیرِ مغاں تم ہی تو ہو

تم سے ہے میری ابتدا تم ہی ہو میری انتہا
سب کچھ تم ہی تو ہو میرے دونوں جہاں تم ہی تو ہو

ہوں میں برائے نام اسدؔ اصلِ وجود تم ہی ہو
اس جسم و جان میں میری میں ہوں کہاں تم ہی تو ہو

(2)

یَکسوئی یوں ہو دوئی ہرگز پتہ اپنا نہ دے
ائے نگاہِ یار مجھکو وہ دلِ دیوانہ دے

میرا باطن ہو بہو اب یار کا نقشہ بنے
میری صورت سے نُمایاں جلوۂِ جانانہ دے

ہو گُماں خالدؒ تمھارا دیکھ کر مجھکو یہاں
دینے والے میرے قالِب کو رُخِ جانانہ دے

چشمِ باطن کو بصیرت ، قلب کو تیری وسعت
روح کو تیری لطافت ہمتِ مردانہ دے

میرا مسکن بھی تیرا وہ کوچۂِ جاناں بنے
ائے حبیبِ حق مجھے بھی اک دلِ دیوانہ دے

تُو عیاں تو میں نِہاں ہوں ، میں عیاں تو تُو نہاں
میرے سر کو تیرا سودہ حکمتِ فرزانہ دے

خاک کا ُپتلہ اسدؔ ہر آن محتاجِ کرم
ائے خدا اُسکی جبیں کو سجدۂِ شُکرانہ دے

(3)

فقیری کا چلن مجھکو سکھایا میرے خالدؒ نے
میں کیا تھا مجھکو کیا سے کیا بنایا میرے خالدؒ نے

میرا دل گِھر گیا تھا ظلمتوں میں بارِ عصیاں سے
اُسے عشقِ نبی ﷺ سے جگمگایا میرے خالدؒ نے

میں دو راہوں پہ ظلمت میں جہاں بھی ٹھرجاتا تھا
تو بن کر نور منزل کو دکھا یا میرے خالدؒ نے

بتاؤں کیا میں تمکو کس قدر احسان ہیں اُنکے
پکڑ کر ہاتھ سب کچھ طئے کرایا میرے خالدؒ نے

نہ پوچھو کون ہوں میں اور مجھکو ہے کہاں جانا
تھا جتنا یاد مجھکو سب بُھلایا میرے خالدؒ نے

وہ سب کچھ ہیں میرے ، در اصل میں ہے یہ وجود اُنکا
سبق توحید کا اچھا پڑھایا میرے خالدؒ نے

نہیں باقی کوئی رنجش نہ دل میں ہے کوئی کھٹکا
میرے دل کو ٹھکانے سے لگایا میرے خالدؒ نے

بتاؤں میں کیا حال اپنا بیاں اِسکا نہیں ممکن
مجھے قدموں میں احمد ﷺ کے بٹھایا میرے خالدؒ نے

بنے محبوبِ رحمانی خلیفۂِ خدا ہوکر
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ کیا کچھ ہے پایا میرے خالدؒ نے

مٹا ہے اُنکی ہستی میں اسدؔ وہم و گماں اپنا
مجھے کس شانِ وحدت سے مٹایا میرے خالدؒ نے

(4)

یہ عجز و خاکساری ہی میری شانِ ایازی ہے
رکھا ثابت قدم مجھکو تیری بندہ نوازی ہے

کہا اپنوں نے غیروں نے ہُوا قصہ تمام اپنا
سنبھالا جس نے مجھکو وہ تیری غُربا نوازی ہے

لبِ بالیں پہ سانسیں گِن رہا تھا ، جی اُٹھا پھر سے
صدائے قُم بِاذنی کی یہ دیکھو کارسازی ہے

غمِ عصیاں کے ہاتھوں مرگیا تھا موت سے پہلے
میرے عیبوں کو ڈھانکا جو تیرا دستِ طرازی ہے

تیرے در پر تھا میں پیوندِ خاکِ آستاں بنکر
بنایا نقشِ پا اپنا ، تیری ذرّہ نوازی ہے

بچایا دربدر کی ٹھوکروں سے مجھکو دنیا میں
بنایا خاص ، ناقص کو تیری عاجزنوازی ہے

بھروسہ تیرا نہ ٹوٹا کبھی راہِ محبت میں
سنبھالا ہر گھڑی مجھکو تیری بے کس نوازی ہے

محبت میں نہ کی پروا ، لگایا داؤ پر سب کچھ
جِتایا جس میں خالدؔ نے یہ وہ ہی تو بازی ہے

اسدّ کا حال کیا تھا ، اُسکو کیا سے کیا تم نے
عنایت ہے تمھاری بس یہ جو بھی سرفراضی ہے

(5)

تیری چال بڑی ہے مستانہ ، آنکھوں سے شراب برستی ہے
ائے ساقئی میخانہ تجھ سے ، مئے ناز کی موج نکلتی ہے

ہے حُسنِ ازل رُخ پر تاباں ، محبوبِ خدا کا نور عیاں
ائے صاحبِ میخانہ تجھ پہ مستئی مئے کیا جچتی ہے

مستئ سے تری ساقئی جو بھی ہُوا مست بُلندی پر پہچا
ہے خشبوئے میخانہ کی مہک جو عرشِ بریں پہ مہکتی ہے

پینے کی یہاں کوئی حد ہی نہیں ، یہاں ساغر و مِینا شرط نہیں
یہاں آنکھ ملی بے خود کردی ، یہ بزمِ حسن پرستی ہے

پروانہ بنا ہے ہر میخوار ، اک شمع پہ صدقے سب ہیں نثار
ہے محوِ رُخِ ساقی ہر اک ، یہ بزمِ حسن پرستی ہے

یہ بزمِ مئے عرفاں ہے جہاں کی رسائی بڑی اک نعمت ہے
یہ شرابِ محبت ہے زاھد ، جس میں ہے عُلو ، نہ کہ پَستی ہے

مَستوں کی یہ بستی کے صدقے ، خالدؔ تیری آنکھوں کے قرباں
تیری بحرِ معارف کی ساقی ، کوئی حد ہے نہ تہہ کبھی ملتی ہے

تیرا دل ہے جہاں کا میخانہ ، تیری آنکھیں شراب کے پیمانے
تیری ایک جھلک کو ائے خالدؔ ہر رِند کی آنکھ ترستی ہے

تیری چشمِ حقیقت کے صدقے ، مِٹے ہم تیری ہستی میں ایسے
ہوئے ہم ہیں برائے نام اسدؔ یہی اپنی پِیر پرستی ہے

(6)

تعال اللہ کیا چہرا ہے چہرا بدرِ انورؒ کا
رسول اللہ ﷺ کا جلوہ ہے جلوہ بدرِ انورؒ کا

وجودِ خالقِ مطلق ہے نقشہ بدرِ انورؒ کا
یہ حق ہے مظہرِ حق ہے سراپا بدرِ انورؒ کا

ازل سے ہوں میں وارفتہ دیوانہ بدرِ انورؒ کا
خدا نے ہے بنایا مجھکو شیدا بدرِ انورؒ کا

تحیُّر ہمکو ہی اک ہے نہیں ، ہے دم بخود ہر ایک
زمانے نے کیا نہ مِثل پیدا بدرِ انورؒ کا

وہ ہیں محبوبِ رحمانی ، ہیں مرکز رحمتِ حق کے
نہ اِتراؤنگا میں کیوں ، ہوکے صدقہ بدرِ انورؒ کا

خدا ہی جانتا ہے مرتبہ خالد وجودیؒ کا
ہیں فردِ مُنفرد رُتبہ ہے اعلیٰ بدرِ انورؒ کا

وہ ہیں انسانِ کامِل پَر تَو ِ خیرالبشر ہیں وہ
خدائی کو سمائے ہے یہ کُوزہ بدرِ انورؒ کا

ہوں عاجز لا کلام ، انکی ثنا ممکن نہیں مجھ سے
بلند و برتر و بالا ہے رُتبہ بدرِ انورؒ کا

اسدؔ ادنیٰ سگِ در خاک پائے شاہِ خالدؒ ہے
مُقدر پر ہوں نازاں ہوں جو بندہ بدرِ انورؒ کا

(7)

نُور وحدت کی ضِیا ہیں بدرالدینؒ
قبلہ و ایماں میرا ہیں بدرالدینؒ

اُنکی نظروں نے مِٹا ڈالا مجھے
مجھ میں خود جلوہ نُما ہیں بدرالدینؒ

کھو گیا خود کو بھی میں پاتا نہیں
اب میرا خود ہی پتہ ہیں بدرالدینؒ

دیکھ لو خالدؒ پیا کو دیکھ لو
مجھ سے ظاہر برملا ہیں بدرالدینؒ

ھائے کیا جادو کیا ہے یار نے
میری رگ رگ کی سدا ہیں بدرالدینؒ

مُنفرد ہیں اولیا اللہ میں
ایسے پِیرِ با صفا ہیں بدرالدینؒ

مجھکو حضرت خضرؑ سے ہے کام کیا
راہبر ہیں رہنما ہیں بدرالدینؒ

(8)

کوئی بیمارِ محبت کوئی دیوانہ تیرا
عشقِ لیلیٰ میں کوئی لیلیٰ ہے مستانہ تیرا

کوئی وارفتہ تیرا اور کوئی تو مدہوش ہے
ہر کوئی کرتا ہے اپنے دل کو نذرانہ تیرا

کوئی غم سے چُور ہے چاکِ گریباں ہے کوئی
کوئی رونے کے لئے بس ڈھونڈتا شانہ تیرا

ہر کسی میخوار کو مِلتا ہے بِن مانگے یہاں
تا ابد باقی رہے خالدؔ یہ میخانہ تیرا

وصلِ حق کے مُدعی کو عرش کی حاجت نہیں
فرش پر ہے عرش کی صورت یہ کاشانہ تیرا

ہوگئی غالب رِجا اُسکو سرورِ وصل ہے
روزِ محشر جھومتا ہے مست دیوانہ تیرا

ہے اسدؔ شامل یہاں پر بادہ خواروں میں تیرے
حشر میں بھی ساتھ ہو تیرے یہ دیوانہ تیرا

(9)

ہیں وہ انجاں ہمیں شیدا بناکر
فِدا ہوتے ہیں ہم تطریں بچاکر

چھپو نہ تم کبھی پردوں کے اندر
کہیں سورج چھپا بدلی میں جاکر

کُھلی آنکھیں قُفل منھ پر پڑا ہے
ہوں بے خود حسنِ فتنہ گر کو پا کر

چھپی بیٹھی ہے قدرت کیسے دیکھو
سراپا شکل میں تیری سما کر

ہر ایک اس بزم میں قربان تجھ پر
یہی دیکھا تیری محفل میں آ کر

ہمارا کام بس صدقے اُترنا
مِلی منزل تیرے قدموں میں آکر

اسدؔ کے پاس اپنا کچھ نہیں ہے
وہ خوش ہے بس تجھے اپنا بنا کر

(10)

میرا خالدؒ چُھپا میرے من میں
بس گیا وہ میرے نینن میں

ہوکے چاہت میں تیری دیوانی
میں بھٹکتی پھروں بن بن میں

میں بھی ہوں تیرے در کی بِھکارن
ڈالدے کچھ میرے دامن میں

تیری بنتی کرَت کے میں ہاری
تُو نہ آئے میرے آنگن میں

تھک گئی تجھ کو دیکر دُھائی
میں پڑی ہوں بڑی اُلجھن میں

آئے تُو جو میری کُٹیِا میں
پھیلے خوشبو تیری اِس گُھٹن میں

پریت میں مَیں بنی تیری جوگن
ہوگی راحت تیرے درشن میں

میرے من کا کُنور میرا خالدؒ
تیرا گجرا میری انکھین میں

میرے مَن پہ ہے تیرا اِجارا
تیرے سُر دل کی ہر دھڑکن میں

دیکھنا ہو کسی کو تو دیکھے
تیری تصویر اس درپن میں

ہے اسدؔ ایک داسی تِہاری
تُو ہی تُو ہے بسا اُسکے من میں

(11)

مُسدس

پَر تَوِ ذاتِ محمد ﷺ شانِ تو - اُنسِ احمد ﷺ ہی فقط ایمانِ تو
بَر توکل ہی فقط سامانِ تو - عبدِ کامل رُتبۂِ ذیشانِ تو

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

دید میں تیری عجب ہی بات ہے - دیکھنا تجھ کو فنائے ذات ہے
یہ نِشانِ بے نشاں کی بات ہے - وصلِ حق کی بھی یہی سوغات ہے

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

تیری ہی انسانِ کامل شان ہے - پَر تَوِ خیرُالبشر انسان ہے
تجھکو دیکھے ہر بَشر حیران ہے - صدقے جانا شیوۂِ خاصان ہے

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

فرش پردیکھی تیری وہ سادگی - عرش پر دیکھی تیری جلوہ گری
کون میں دیکھی بڑی قدرت تیری - ذرّۃ ذرّہ پر حکومت ہے تیری

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

میرا قبلہ میرا کعبہ ہے یہی - ذاتِ احمد ﷺ کا پتہ بھی ہے یہی
حق سے مِلنے کا وسیلہ ہے یہی - در حقیقت میرا سب کچھ ہے یہی

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

میری آنکھوں سے تجھے دیکھے کوئی - اُسکو دیدارِ محمد ﷺ ہو ابھی
آئے گی اُسپر فنا کی بے خودی - کھوکے خود کو پائیگا حق کو ابھی

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

دستِ خالدؒ پُشت پر میری سدا ۔ ہیں وجودیؒ پُشت پر اُنکے سدا
پُشت پر اُنکے سدا شمسی پیاؒ ۔ اُنکے سر پر سایۂ خیرُ الوریٰ ﷺ

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

سر جُھکایا ہے قُدومِ شمسؒ پر ۔ دل کیا صدقہ وجودی پیرؒ پر
جان کی قربان خالدؒ پیر پر ۔ رُوئے خالدؒ ہی میرا محوِ نظر

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

بزمِ خالدؒ کی عجب یہ شان ہے ۔ ہر کوئی تجھ پر یہاں قربان ہے
دردِ دل کا تُو ہی تو درمان ہے ۔ تُو حقیقت میں اسدؔ کی جان ہے

خالدِ من جانِ من قربانِ تو
پیرِ من ایمانِ من قربانِ تو

(12)

تمھاری ذات قُدسی کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
جو سمجھے کچھ تمہیں وہ عقل و دانِش سے ورا سمجھے

جُدا ہے شان تیری روز ہی ایک نِت نئے رنگ میں
تیری شکلِ مُنور کو تجلئی خدا سمجھے

کبھی آئے نظر خواجہؒ ، کبھی غوثؓ و علیؓ آئے
تیرے دیدار کو ہم دیدِ احمد مصطفیٰ ﷺ سمجھے

میری نظریں ٹکی ہیں غوثِ دوراں کی سخاوت پر
ائے غوثِ وقت تجھکو ہم یہاں مشکل کُشا سمجھے

تیری چشمِ ھدایت کا ہوا کچھ ہوں اثر ہم پر
زمین و آسماں میں حق کو ہی جلوہ نُما سمجھے

حقیقت کُھل گئی پردہ اُٹھا تو یہ سمجھ آیا
تعین کی اَنا کو منشاءِ ذاتِ خدا سمجھے

اسدؔ کی بندگی برحق وہ غیرِ حق نہیں پھر بھی
بجز دیوانگی زاھد اسے سمجھے تو کیو سمجھے

(13)

ہے اِس پر ناز مجھکو میں گدا خالدؔ تمھارا ہوں
نبی ﷺ کی مصطفائی میں نہیں میں بے سہارا ہوں

مِٹا کے غیریت دل سے میرے ، اپنا لیا تم نے
فدائی ہوں ، دیوانہ ہوں ، بڑا شیدا تمھارا ہوں

میری وارفتگی کا حال نہ پوچھے کوئی مجھ سے
مِٹا ہوں اسطرح اُن پر بَنا اُنکا سراپا ہوں

بنا کے قادری مجھکو نوازا دین و دنیا میں
ہُوا انمول یوں کہ اُنکا میں صدقہ اُتارا ہوں

پکڑ کر ہاتھ ایک لمحہ میں واصِل کردیا حق سے
مجھے تم دیکھ کر حیراں نہ ہوں اُنکا سنوارا ہوں

اُن ہی کی رنگ و بُو کو میں لئے پھرتا ہوں دو جگ میں
میں اُنا نقشِ پا ، اُنکی شبی ، اُنکا نظارہ ہوں

ذرا تم غور سے دیکھو مجھے ، پاؤگے تم اُنکو
مجھے ڈھالا اُنھوں نے یوں بنا اُن کا ہی نقشہ ہوں

زمین و آسماں کی کُنجیاں حق نے اُنھیں دے دیں
سخئی دوجہاں کے در پہ میں دامن پسارا ہوں

وہ ہیں محبوبِ رحمانی وہ ہیں مرکز تجلّی کے
میں زیرِ سایۂ خیرُالبشر کے زِیرِ سایہ ہوں

نبی ﷺ کے فیض کا ہو موجزن دریا ہیں عالم میں
اسدؔ ہوں گُم اُسی میں ، مَیں اُسی دریا کا قطرہ ہوں

مناقب در مدح شیخ شُجاع الدین صدیقیؒ

(1)

شیخِ زماں ہیں عزتِ ذیشاں برامدا
حسرت پیاؔ بصورتِ جاناں برامدا

نُورِ محمدی ﷺ تیرے چہرے سے ہے عیاں
دونوں جہاں کی شمع فروزاں برامدا

ذاتِ خدا سے قُرب کی اب حد بھی ہو کوئی
خود ہی خدا بصورتِ انساں برامدا

دستِ محی الدیں ہے ولایت کرے عطا
ذاتِ احد کا منبعِ عرفاں برامدا

ابنِ سخی ہے سامنے کیوں اپنی فکر ہو
داتا خود ہی بَسوئے غریباں برامدا

تیری نوازشوں کی کبھی حد نہ ہو کوئی
ہم بھی ہوئے ہیں سخت پریشاں برامدا

وہ ناتواں اسدؔ تیرا ادنیٰ غلام ہے
ہے وہ بھی ترے سایۂ داماں برامدا

(2)

مجھے خود میں حق کو دیکھاے چلا جا
میرے پیر مجھکو مِٹائے چلا جا

بنوں حق نِگر مجھکو ایسی نظر دے
میرے مُردہ دل کو جِلائے چلا جا

مجھے دیکھ کر سب کو تیرا گُماں ہو
مجھے اپنے رنگ میں رنگائے چلا جا

کبھی ہوش آئے نہ اِس میکدے میں
مجھے خُم پہ خُم تُو پِلائے چلا جا

فنا و بقا کے سفر میں ہمیشہ
میں مرتا رہوں تُو جِلائے چلا جا

نہیں کوئی بے لوث ہمدرد میرا
تُو دامن میں مجھکو چُھپائے چلا جا

اسدؔ ایک عاصی ہے تُو بَرگُزیدا
کسی طرح رب کو منائے چلا جا

(3)

جاذبیت کا تیری خوب سماں ہوتا ہے
جو بھی دیکھیں انھیں احمد ﷺ کا گماں ہوتا ہے

تیرے دیدار میں دیدارِ نبی ﷺ کی لذت
نُورِ احمد تیرے چہرے سے عیاں ہوتا ہے

عبدِ کامل بھی ہے تُو مرکزِ تجلّی بھی
بزمِ عالم میں تُو ہی روحِ رواں ہوتا ہے

صاحبِ کلکِ ازل باعثِ تقدیر ہے تُو
تیرا ہر قول گویا حق کی زباں ہوتا ہے

عینِ حق کیوں نہ کہوں ائے شہہِ والا تجھکو
ادنا خادم بھی تیرا پیرِمُغاں ہوتا ہے

عرش سے فرش تک پھیلی ہے حکومت تیری
کوئی تجھ سا بھی کہیں شیخِ زماں ہوتا ہے

اُنکی خاطر یہاں جینا بھی ہے مرنا بھی اسدؔ
اُن سا کوئی نہ کہیں مُونِس جاں ہوتا ہے

(4)

ہمارے درد کا درماں ہماری جانِ جاں تم ہو
میرے عزت پیاؔ بے شک ہمارے نگہباں تم ہو

بُرے ہیں یا بھلے پر ہیں گلے کا ہار ہم مولیٰ
پہچ جائینگے ہم اُس جا ، جہاں جانِ جہاں تم ہو

نہیں ڈر ہمکو دنیا کا نہ کوئی فکر عقبا کی
ازل ہی سے ہمارے پیشوا شیخِ زماں تم ہو

ہُوا گر لاکھ گردش میں زمانہ مجھکو کیا پروا
ہوں ذرّہ خاک پر لیکن میرا تو آسماں تم ہو

مجھے فانوس بنکے گھیر رکھا ہے دو عالم میں
ہے باہر پہنچِ طوفاں سے وہ میرا آشیاں تم ہو

پکڑ رکھا ہے یوں مجھکو کبھی گِرنے نہ دوگے تم
چراغِ راہ شب میں ، دن میں سر پر سائیباں تم ہو

تمھیں بخشی خدا نے دو جہاں میں حشمت و عزت
رسول اللہ کے نائب امامِ دو جہاں تم ہو

میرے دل میں بسے ہو اور آنکھوں میں سمائے ہو
پڑی مجھ پر نظر میری تو دیکھا میں کہاں تم ہو

کوئی تم سا نہیں دیکھا خدا کے دونوں عالم میں
اسدؔ کو ہے یقیں بے شک نشانِ بے نشاں تم ہو

(5)

ائے شہہ عزت پیا تیری بڑی سرکار ہے
مظہرِ خیرالوریٰ تُو سیّدِ ابرار ہے

جلوۂ رحماں فرش پر تیری صورت سے عیاں
صورتِ جاناں سے تاباں بس وہی دِلدار ہے

ترجمانِ حق تعالیٰ قبلۂ دونوں جہاں
ائے حبیبِ کبریا تُو مرکزِ انوار ہے

دیدۂ باطن سے دیکھو آنکھ والو تم ذرا
فی الحقیقت یہ رسول اللہ ﷺ کا دربار ہے

طائرانِ قُدس کی حالت یہاں ہے دیدنی
ہوش میں رہنا یہاں کتنا اُنھیں دُشوار ہے

ہم کو تُو قدموں ہی میں رکھ لے امامُ الاولیا
ساتھ ہیں تیرے جو بے شک اُنکا بیڑا پار ہے

ہے اسدؔ بھی لائقِ رحم و کرم یا سیدی
خادمِ خستہ جِگر ہے وہ بڑا لاچار ہے

(6)

محفلِ بادہ و پیمانہ مبارک باشد
مرحبا جلوۂ جانانہ مبارک باشد

دستِ ساقی نہ رُکے میکشو ہے عید یہاں
تم کو ہو ساقئی مستانہ مبارک باشد

جلوہ افروز محمد ﷺ ہیں بشکلِ عزت
جاں نثارو رُخِ جانانہ مبارک باشد

چشمِ عزت نے کیا گُم یہاں دیوانوں کو
بے خودی میں تمھیں بہہ جانا مبارک باشد

طالبِ دنیا کو ذر ، دین کو فردوس ملے
ہمکو عزت تیرا کاشانہ مبارک باشد

تا قیامت رہے گردش میں یہ جامِ حسرتؒ
ہم کو تو صاحبِ میخانہ مبارک باشد

چشتی و قادری پیمانے دو ہاتھوں مین اسدؔ
باغِ وحدت میں یہ کھوجانہ مبارک باشد

(7)

بہارِ سرمدی عبدِ مکمل یار کے صدقے
سراپا اِس شبیۂ حیدرِ کرّار کے صدقے

زمین و آسماں تھامے ہوئے تُو دونوں ہاتھوں سے
یہ تائیدِ نبیٔ احمدِ مختار ﷺ کے صدقے

تُو مرکز چشمِ حق کا اور سہارا دونوں عالم کا
مُقیمِ باغِ وحدت کی بڑی سرکار کے صدقے

جلا کر خاک کر ڈالا دوئی کو میری ہستی سے
نثار اِس چشمِ وحدت کی تیری انگار کے صدقے

ہمیں دائم شُہودِ حق بقائے بندگی حاصل
تیری شکالِ مُنوّر کے تیرے دیدار کے صدقے

مِلے اپنوں کو غیروں کو نہ جائے کوئی بھی خالی
تیری اِس دین کے اِس چشمِ گوہر بار کے صدقے

نہ چھوٹے گا تیرا دامن نہ دنیا میں نہ عُقبا میں
تیرے قرباں اسدؔ تیرے سخی دربار کے صدقے

(8)

میری عزت پیا سے آنکھ لڑی
اُنکے ہاتھوں میں مَیں بے دام بِکی
دیکھو دیکھو سکھی ری آئے ہیں وہ
اب تو جائیگی سنگ اُنکے یہ چُلبُلی

میں رہونگی ہمیشہ اب اُنکے سنگ
میں رنگی جاؤنگی اب رنگیلے کے رنگ
لیکے اُنکی بلیّاں میں پھیرے پھروں
صدقے ہوکر گُزاروں میں یہ زندگی

کیسا بانکا سنوریا پیا ہے میرا
پر ہٹیلا ذرا ہے رنگیلا میرا
تُو کرے ہٹ میں قرباں ترے دم بدم
واری جاؤں مناؤں تجھے ہر گھڑی

رُوٹھے جب جب بھی تُو میں مناؤں تجھے
اپنی تِرچھی نجریا سے لُبھاؤں تجھے
منھ پہ مانے نہ تُو دلمیں راضی رہے
کیسی چاہت پیا یہ میری اور تیری

لوگ دیکھیں مُجھے میں جدھر کو چلی
چھیڑیں سکھیاں کہیں مجھکو جوگن تیری
من میں تن میں بسا تُو اسدؔ کے پیا
مجھ کو درپن دیکھائے صورت تیری

(9)

کیا بتاؤں جو نِگاہِ یار کی تاثیر ہے
تا ابد دیوانہ کردے ایسی یہ تنویر ہے

دیکھنے والا یہاں پر ہر کوئی مدہوش ہے
تُو سراپا جلوۂ رحمان کی تشہیر ہے

تیرے چہرے سے کُھلا جو دفترِ توحید ہے
دید میں تیری فنائے ذات کی تعبیر ہے

ہمکو دیتی ہے پتہ تیری یہ ابرو کی شِکن
حکمِ حق کی عرش پر اسوقت جو تصویر ہے

تیرا کاشانہ بنا ہے جلوہ گاہِ کبریا
تیرے حُجرے سے جُڑی وہ عرش کی زنجیر ہے

کوئی دیکھے تو سہی چشمِ بصیرت سے تجھے
تُو حقیقت میں رسول اللہ ﷺ کی تصویر ہے

تیرا وابستہ اسدؔ اب فکر سے آزاد ہے
جو زباں سے تیری نکلے وہ میری تقدیر ہے

(10)

تھے جب تک تم ہمارے بیچ کیا اچھا زمانہ تھا
مزے کی دن تھے اور پُرکیف اک عالم سُہانہ تھا

الم تھے ، رنج و غم بھی تھے ، مگر تم تھے بھروسہ تھا
سُکونِ دل کے پانے کو تمھارا آشیانہ تھا

سُکوں دیتا تھا ہنستا دیکھنا، سننا، تمھیں چھونا
تمھاری روز و شب خدمت بظاہر اک بہانہ تھا

پتہ ہی نہ چلا کب دل ہمارا لے لیا تم نے
فِدا ہوتے تھے ہم ہر پل ، غضب کا دل لگانا تھا

جلادی عشق کی شمع میرے سینے میں چپکے سے
میرا دل پھر تمھارا جگمگاتا آستانہ تھا

خبر اپنی نہ تھی ہمکو ، طوافِ یار تھا ہر دم
تمھاری واہ واہ تھی تم سے ھاں میں ھاں ملانا تھا

کبھی تھیں عرش کی باتیں ، کبھی تھے فیصلے جگ کے
خدا کو آپکے حُجرے سے عالم کو چلانا تھا

تھے تم مسند نشین ہم سامنے زیرِ قدم ہوتے
خدا کو اپنی صورت کو ہمیں بھی تو دکھانا تھا

ہماری تربیت میں تم سہو کو درگزر کرتے
تمھیں راہِ خدا میں ہمکو جو آگے بڑھانا تھا

کبھی نعتِ نبی ﷺ ہوتی کبھی مدّح ولیوں کی
تمھیں زنجیرِ نسبت کی ہمیں کڑیاں بنانا تھا

سمجھ پائے نہ ہم برسوں ہمیں کیا کررہے تھے تم
تمھیں ذرّات کو شمس و قمر جیسا بنانا تھا

تھے تم فرماروا ، اور قاسمِ تاج و حکومت بھی
تمھارے ہاتھ میں بے شک ہمارا آب و دانہ تھا

تمھارے گِرد خاصوں کی مجالس رات کو ہوتیں

نظامِ باطنی کو ہمکو بھی تمکو سِکھانا تھا

بڑوں کی ، خاص ولیوں کی زیارت ہم بھی کرلیتے
نظامِ دو جہانی کا بڑا منظر سہانہ تھا

مزے کے دن گزرتے تھے بَری تھے فکرِ دنیا سے
مگر حق کو تو اپنے اِس زمانے کو گُھمانا تھا

اچانک تم نے حق کا فیصلہ ایک دن سُنا ڈالا
خدا کے پاس واپس جلد ہی اب تمکو جانا تھا

پھر آیا مرحلہ مشکل ہمیں تم سے جدائی کا
غم و اندوہ کا اپنے نہ پھر کوئی ٹھکانا تھا

لگا ایسا کہ سب کچھ لُٹ گیا باقی نہیں کچھ بھی
اگر جانا ہی تھا تمکو تو پھر ہمکو لیجانا تھا

گئے کیا تم بلاؤں نے ہمیں ہر سمت سے گھیرا
نہیں سونچا تھا تم بن یہ ہمارا حال ہونا تھا

جئے جاتے ہیں ہم گو تھک گئے بے کیف جینے سے
یہ تھی مرضی خدا کی اور اسدؔ کو سر جھکانہ تھا

(11)

آپکی چشمِ کرم ہے میربانی آپکی
ہے مُیَسّر ہمکو ہردم نگہبانی آپکی

ہیں حِمایت پر رسول اللہ ﷺ ہر دم آپکی
دوجہاں میں سب نی دیکھی کامرانی آپکی

ہوکے کامل بن گئے محبوبِ ربّ کبریا
خَلق کی خدمت میں بیتی زندگانی آپکی

عالمِ اسلام کی حالت بدلدی آپ نے
دیکھ لی آنکھوں سے ہم نے جانفشانی آپکی

ہوگئے جب بھی سِپر قومِ مسلماں کے لئے
لاج رکھ لی حق نے ہر ہر بار جانی آپکی

داؤ پر جاں کو لگا کر ہے بچایا قوم کو
عالمِ اسلام نے دیکھی روانی آپکی

خدمتِ خلقِ جہاں اور بندگی کے خُلق بھی
ہم نے سیکھی انتظامِ دوجہانی آپکی

حق سے واصل کردیا اک چشمِ وحدت نے تیری
آپکے صدقے میں پائی ضُوفشانی آپکی

آپکی چوکھٹ پہ صدقے کردیا دل اور جِگر
نذر کردی ہم نے اپنی زندگانی آپکی

رنگ لانے کے لئے پتھر پہ پِسنا ہے مگر
ہو میرے حالِ زُبوں پر نظرِ ثانی آپکی

ْقابلِ رحم و کرم ہوں دیکھ لو عزت پیاؔ
بہرِ حسرتؔ ہو اسدؔ پر مہربانی آپکی

مناقب در مدح شیخ میر مومن علی قادریؒ

(1)

سراپائے محمد ﷺ ہے جمالِ حضرتِ مومنؒ
فنائے ذاتِ واجب ہے خیالِ حضرتِ مومنؒ

شہُودِ حق اگر چاہو تو دیکھو صورتِ زیبا
وصالِ حق یقیناً ہے وصالِ حضرتِ مومنؒ

وہ اپنے آپ میں یکتا ، نہیں کوئی بھی اُن جیسا
عیاں ہے چشمِ باطن پر کمالِ حضرتِ مومنؒ

تمھارے ہی تصدق میں ملے دونوں جہاں ہمکو
نہ لوٹائے کبھی حق نے سوالِ حضرتِ مومنؒ

سُرورِ بندگی حاصل وہ مست و شاد ہے ہر دم
فکر اُسکو نہیں جو ہے نہالِ حضرتِ مومنؒ

دلادے اپنا صدقہ اور اپنے پیر کا صدقہ
ہوں روضے پر کھڑا میں نونہالِ حضرتِ مومنؒ

اسدؔ قسمت پہ نازاں کیوں نہ ہو ائے پیرِ بے ہمتا
ضیائے راہِ حق ہیں خوش خِصالِ حضرتِ مومنؒ

اسدؔ ایک عاصئی کمتر تُو پیرِ برتر و بالا
کوئی لائے تو میں جانوں مثالِ حضرتِ مومنؒ

(2)

اپنے دل میں مَیں تمکو چھپائے جاؤنگی مومن پیارےؒ
من کی اگنی کو اور بھڑکائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

تُو لاوبالی تو میں بانوری ہوں
تیرے رنگ میں مَیں خود کو رنگائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

سانورا مکھڑا ہے نینا رسیلے
صدقے جاؤں میں تجھکو لُبھائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

ایوانِ احمد ﷺ میں تیری رسائی
ترے دامن میں خود کو چھپائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

عرشِ معلّیٰ کا تُو جانے والا
اپنی ہستی کو تجھ میں مِٹائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

بدرِ وِلایت تُو شیخِ طریقت
جامِ مومن پیوں اور پلائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

چہرۂِ زیبا اسدؔ کو دیکھادے
تیرے روضے پہ شور مچائے جاؤنگی مومن پیارےؒ

(3)

ہے ثابت ہر دو عالم میں بڑھائی میرے مومن کی
خدا اُنکا ، نبی ﷺ اُنکا ، خدائی میرے مومن کی

مجھے دونوں جہاں میں جو بھی چاہیں وہ دِلاتے ہیں
زمیں تا عرش ہر جا ہے رسائی میرے مومن کی

میں چُھپ کر دامنِ اقدس میں کیا کیا دیکھ لیتا ہوں
خدا کے عرش پر ہے جگمگائی میرے مومن کی

خدا کے فضل کی بارش کا ابرِ دائمی وہ ہیں
برستی ہے جو ہم پہ وہ ہے لائی میرے مومن کی

ہیں محبوبِ خدا ، مقبول دربارِ رسالت ﷺ ہیں
ہمیں حاصل ہے ہرجا رہنمائی میرے مومن کی

ہے روضہ فرش پر لیکن حکومت ہے بڑی اُنکی
رسول اللہ ﷺ نے عظمت بڑھائی میرے مومن کی

نہ حیراں ہو اسدؔ کا رنگ ہ لہجہ دیکھ کر کوئی
میرے پردے میں بے شک ہے سمائی میرے مومن کی

منقبت در مدح شیخ سید احمد بادپاؒ

تم غریبوں کے ہو داتا سید احمد بادپاؒ
ناتوانوں کے مسیحہ سید احمد بادپاؒ

چِشت کے تم تاجور ہو یا ولی روشن ضمیر
دکن میں ہو رونق افزا سید احمد بادپاؒ

دلّی ہو آنا شباشب کونسا مشکل ہے کام
عرش پر ہے آپکی جا سید احمد بادپاؒ

آپکے مُرشِد حضرت نظام الدین کا
کچھ ملے صدقہ اُتارا سید احمد بادپاؒ

بُزرُگانِ بیت کی میرے ہے وہ آرامگاہ
ہے بڑا دامن تمھارا سید احمد بادپاؒ

والدینِ محترم بھی جلوہ فرما ہیں وہاں
ہے جہاں روضہ تمھارا سید احمد بادپاؒ

آپکی نظرِ عنایت ہم پہ خاصُ الخاص ہے
بے غرض محسن ہو تم یا سید احمد بادپاؒ

بادپاؒ چاہنے والا تمھارا ہے اسدؔ یا
مجھ پہ ہے احساں تمھارا سید احمد بادپاؒ

حصہ چہارم

غزلیات

(1)

مُقدر کا گِلا کیسے کہو اپنا کرے کوئی
لبِ خاموش گردن خم یہاں گزرا کرے کوئی

کہاں کی آرزو ، خواہش ، تمنّا ہے نہ ارماں ہے
سبھی قربان کرکے اُنکو اب پایا کرے کوئی

نہ لایق آزمائش کے ، نہ لایق امتحاں کے ہیں
ہمارے حالِ خستہ کو ذرا دیکھا کرے کوئی

مِٹے ہیں اُنکی اُلفت میں ہمیں پائے کوئی کیسے
نِشاں میرا جہانوں میں نہ اب ڈھونڈا کرے کوئی

حدودِ عشق کے آگے بہت آگے وہ رہتے ہیں
جِنوں میں سب حدوں کے پار ہوجایا کرے کوئی

تماشائی تھے پہلے اب تماشہ خود ہی ہو بیٹھے
حجابِ عشق آنکھوں پر نہیں پایا کرے کوئی

رضائے یار میں مرنا ہے سو سو بار ہر دن میں
بجز اسکے اسدؔ اُنکو نہیں پایا کرے کوئی

(2)

اک دن وہ محبت میں پگھل جاینگے دیکھو
چُبکے سے میرے دل میں چلے آینگے دیکھو

غیروں کو وہ آنے نہیں دینگے میرے دل میں
ہم اُنکے تصور ہی میں کھوجاینگے دیکھو

کیوں ہم سے بظاہر ہوئے انجان ائے دلبر
ہم یوں ہی تڑپ کر کہیں مرجاینگے دیکھو

گِرتے ہیں سہارے کو ضرورت ہے بہت اب
تھاموگے اگر تم تو سنبھل جاینگے دیکھو

ہم اُنکی محبت میں ہیں سرشار ازل سے
ہم اُن سے ابد تک نہ بچھڑ پاینگے دیکھو

آفات ہوں آلام ہوں یا ہو کوئی حالت
ہم اُنکی معیت کو سدا پاینگے دیکھو

وہ میرے نگہبان ہیں میں اُنکا دیوانہ
ہم اُن سے کبھی دور نہ رہ پاینگے دیکھو

رنگ لائگی اُلفت یہ اسدؔ ایک نہ اک دن
ہم اُن ہی کے پہلو میں نظر آینگے دیکھو

(3)

ہم اپنوں سے بھی غیروں سے چُھپے خاموش بیٹھے ہیں
جبیں کو اُنکے قدموں میں کئے خاموش بیٹھے ہیں

ہُوا جاتا ہی مشکل بے قراری کو چھپانا اب
پریشاں حال ہیں پھر بھی بڑے خاموش بیٹھے ہیں

نہیں ہے طاقتِ صبروتحمّل نیم جاں ہیں ہم
گئی گردن ڈھلک ہے لب سِلے خاموش بیٹھے ہیں

سوالی ایک بھی در سے تیرے خالی نہیں جاتا
اِسی اُمید پر تکیہ کئے خاموش بیٹھے ہیں

جِلادے مُردہ دل کو قُم بِاذنی کہکے ٹھوکر سے
کرشمے دیکھنے اعجاز کے خاموش بیٹھے ہیں

ہمیں امید ہے تم سے ہمیں ہے آس بس تم سے
رواں اک نالۂ فریاد ہے خاموش بیٹھے ہیں

یقیناً پُر معاصی ہیں ہے ثابت ہر قصور اپنا
عُفو کے واسطے در پر تیرے خاموش بیٹھے ہیں

اشاروں کو سمجھنا اور منشی پر عمل کرنا
سِکھادے ہمکو تیرے سامنے خاموش بیٹھے ہیں

بدل دے قلب کو اِسکے اسدؔ کو قُرب میں لے لے
تیری جود و عطا کے واسطے خاموش بیٹھے ہیں

(4)

د ماغ اور دل کے درمیان ایک خوبصورت مُکالمہ

د ماغ ، دل سے مُخاطب

ائے قلبِ حزیں میرے تُو اتنا نہ بکھر آج
کیا بات ہوئی کیوں ہے تیرا رنگِ دیگر آج

مایوس نہ ہو اُنکی محبت سے تُو ہرگز
ممکن ہے شبِ ہِجر کی ہوجائے سحر آج

کیا فائیدہ اپنے کو جَلانے سے شب و روز
مدت سے تُو کرتا ہے سو تُو کرلے صبر آج

وہ چاہتے ہیں تُجھکو سمجھ اُنکے اِشارے
گو اُنکی بگاہوں میں نہیں تیرِ نظر آج

ڈر تُو نہ مقدر کے کبھی پیچ و الم سے
کر اُن پہ بھروسہ نہ بہا خونِ جِگر آج

ہوشیار کے عصیاں نہ بنیں بیچ کا پردہ
تُو عشق کی آتش سے جلا پردے نہ ڈر آج

دل ، د ماغ سے مُخاطب

میں دل ہوں میرا کام ہے جذبات میں بہنا
ہے اُنکی حکومت یہاں اُن ہی کا اثر آج

میں اُن سے کبھی بھی نہ الگ تھا نہ رہونگا
میں کل بھی انہیں کا تھا ہوں میں اُنکا ہی گھر آج

پرورده میں ہوں وه میرے پروردگار ہیں
کل بھی تھے وہی میرے جو ہیں نورِ نظر آج

میں عقل نہیں چلتی ہے جو سونچ سمجھ کے
میں دل ہوں میں چلتا ہوں محبت کی ڈگر آج

میں ہاتھ میں اُنکے ہوں فقط ایک کھلونا
غفلت تھی اگر کل تو بنوں شیر و شکر آج

مُضطر کبھی کرتے ہیں کبھی شاد وه مجھکو
آتا ہے نظر مجھ میں جو اُنکا ہے اثر آج

جب ہوتے ہیں مسکن تو میں ہوں خانۂِ شادی
غفلت کی کثافت ہے ہوں میں زیر و زَبر آج

سینے میں تمھارے ہوں اسدؔ ہوں تو میں اُنکا
وه میرے نگہباں ہیں کرو تم نہ فکر آج

(5)

مُنفرد ایک درد میرے دل نے ہے پایا ہوا
لاکھ کوشش کی مگر نہ میں کبھی اچھا ہو

اک نگاہِ لطف ہو مجھ پر ہو اک نظرِ کرم
آپکے در پر ہوں اک مدت سے میں بیٹھا ہوا

مول لیں کیا کیا بلائیں تیری چاہت کے لئے
کچھ نہ پوچھو راہِ اُلفت میں ہمیں کیا کیا ہوا

دل گیا، ارماں گئے یہ جان بھی جاتی رہی
کھو چکا ہوں میں سبھی کچھ خود کو ہوں بھولا ہوا

آتشِ اُلفت نے مجھکو ہے جلایا اسقدر
جل کے سرتاپہ اسدؔ کا مِثل ایک سُرمہ ہوا

(6)

میرے دل پہ یار میرا اگر اختیار ہوتا
نہ کبھی میں دل لگاتا نہ یہ حالِ زار ہوتا

میرا رات دن تڑپنا تِرا چُھپ کے مسکُرانا
نہ کبھی میں عشق کرتا اگر ہوشیار ہوتا

میرے دل میں چُھپکے رہتے ہو نظر سے دور اکثر
تمہیں سب کو میں دکھاتا جو نہ پردہ دار ہوتا

میرے درد کی دوا بھی میرے یار کی نظر ہے
کیا ہائے جس نے گھایل وہی غمگسار ہوتا

تیرے حُسنِ آفریں نے ہی یہ تہلکہ مچایا
ہے وہ تیر ہائے دلکش جو ہے دلکے پار ہوتا

غمِ عشق کی عمر پر نہیں موت کو بھی قابو
تیرے کونچے میں مَیں جیتا یا میرا مزار ہوتا

پَسِ مَرگ بھی اسدؔ وہ گلے سے مجھے لگاتے
میں ہزار بار مرتا یہی بار بار ہوتا

(7)

چُھپوگے تم اگر یوں ہی تو دیوانوں کا کیا ہوگا
نہ ہو محفل میں گر شمّع تو پروانوں کا کیا ہوگا

تمھاری یاد کو دلمیں تصوّر سے سجایا ہے
نہ آوگے تو پھر اس دل کے ارمانوں کا کیا ہوگا

تمھیں روکا ہے کس نے کیوں چھپے ہو دور پردوں میں
خدارا ، راہ تکتی ان میری آنکھوں کا کیا ہوگا

ہٹادو روک سارے اور پردوں کو گرا ڈالو
ترستے ہیں جو مدت سے وہ بے چاروں کا کیا ہوگا

تمھاری یاد رہتی ہے ، تمھارا ہی تو یہ گھر ہے
جو توڑوگے میرے دل کو تو اِن یادوں کا کیا ہوگا

زباں پر نام ہے ، بے کل ہے دل ، آنکھوں میں حسرت ہے
ہو ابتر نزع سے حالت تو بیماروں کا کیا ہوگا

گِراکر رسم و اِسم و جسم کے پردوں کو آجاؤ
مئے وحدت نہ دے ساقی تو مستانوں کا کیا ہوگا

تڑپ کر جان دیتے ہیں ، ہزاروں بار مرتے ہیں
جو بھڑکیں عشق کے شعلے تو دل والوں کا کیا ہوگا

تمھارے عشق میں جل کر اسدؔ بھی راکھ ہو بیٹھے
عروجِ عشق میں پھر اور پروانوں کا کیا ہوگا

(8)

نَوِشتہ ہے کھلا تم پر میرے حالِ پریشاں کا
مِٹا ہے فرق مجھکو اپنے داماں اور گریباں کا

تمھاری یاد میں رو رو کے دن تو ڈھل چکا اپنا
تمھارے وصل پر ہو خاتمہ شامِ غریباں کا

ہوئے سب بے اثر نالے میں صدقے بے نیازی کے
تمنّائیں مٹیں خوں ہوگیا حسرت کا ارماں کا

نہ پوری ہو کوئی خواہش نہیں اسکی مجھے پروا
کبھی تو پوچھ لو کیا حال ہے میری رگِ جاں کا

غمِ فرقت میں مرتا ہوں مجھے پرسہ ہی دید یجے
نہ کوئی نامہ بر اب تک دمِ آخر مجھے آنکا

یہ خستہ حال مجبوری اسدّ ہے بندگی اپنی
خدارا حال پر میرے کرم ہو مہرِ تاباں کا

(9)

پوچھو نہ تم نکیرو میں ہوں کس حساب کا
دامن گِرفتہ ہوں میں رسولِ مآب ﷺ کا

تم دیکھتے نہیں ہو میری پُشت پر ہے کون
کیوں انتظار ہے تمھیں میرے جواب کا

شیدا ہوں دیوانہ ہوں میں قربان نبی ﷺ پر
بندہ ہوں میں ذرّہ ہوں میرے آفتاب کا

رحمان وہ وہاں تھا یہاں پر رحیم ہے
تم جان لو یہ راز جنابِ مآب کا

عاجز ہوں میں خستہ ہوں میں لائق رحم کے ہوں
اُن پر عیاں ہے حال یہ اپنے حُباب کا

ساری عمر بتائی فقط اس امید پر
دفتر کو میٹ دینگے وہ میرے حساب کا

سرکارﷺ بخشوائنگے بے شک بَروزِ حشر
کھٹکا نہیں اسدؔ کو ثواب و عذاب کا

(10)

جو علمِ حق ازل سے ہے وہی بس رُونما ہوگا
وہ جو چاہیں وہی ہوگا نہیں اسکے سِوا ہوگا

خدا کی کارسازی کی نہیں ہے انتہا کوئی
خدائی میں ابد تک بس یہی ایک سلسلہ ہوگا

یہ سمجھو خوب قدرت تحتِ معلومِ حقیقت ہے
بنا جو ہم خیالِ حق وہی عُقدہ کُشا ہوگا

تجلّئِ الٰہی میں نہیں تکرار اک پل بھی
جو سمجھا اِس حقیقت کو نہ محجوبِ خدا ہوگا

خیالِ یار میں ڈوبو ہر ایک شئے میں اُسے دیکھو
جو اِس سے آشنا ہوگا وہی خود سے رہا ہوگا

حقائق کو اسدؔ جانو یہی اِکسیرِ اعظم ہے
یہی وہ رازِ قدرت ہے جو تاثیرِ دُعا ہوگا

(11)

منزلِ عشق کے مقتل سے گزرنا ہوگا
عشق پردہ ہے تو پردے کو ہٹانا ہوگا

کون معشوق ہے ، عاشق ہے بتا جذبۂِ دل
ائے جنوں مجھکو تو یہ فرق مِٹانا ہوگا

ہوں مین لاعین تیرا حکم و حقائق میں مگر
جسمیں لا غیر ہوں اُس بات کو پانا ہوگا

عشق شاهد ہے وہ ہے جذبۂِ حبِّ ذاتی
بن کے آئینہ رُخِ یار دکھانا ہوگا

انکو پانے کا فقط ایک طریقہ ہے تمھیں
نورِ مازاغ کو آنکھوں میں بسانا ہوگا

بندگی میں نہ تجاوز ہو مُقابل انکے
فرحتِ وصل کے آداب نبھانا ہوگا

اُنکے دربار کے آداب نرالے ہیں اسدؔ
بے خودی میں بھی تمھیں ہوش کو پانا ہوگا

(12)

ایک نہ اک دن کرم تیرا اِدھر ہوجائیگا
پھر میرا رنج و الم بھی بے اثر ہوجائیگا

تیری چشمِ یاوری کو وقت کا ہی انتظار
وقت پر وہ شجرِ حکمت بارور ہوجائیگا

رحمتیں تیری لپیٹینگی مجھے ہو سمت سے
بحرِ عصیاں پھر میرا زیر و زَبر ہوجائیگا

جب تیری شانِ کریمی جوش میں آجائیگی
یہ فقیرِ حق سخئ تاج ور ہوجائیگا

دیکھ لینگے سب میرے وھّاب کا دستِ عطا
دامنِ کوتاہ جب میرا بحر ہوجائیگا

آگئی لو آگئی رحمت تمھاری آگئی
حالِ خستہ اب میرا رشکِ قمر ہوجائیگا

ہے دعا یا رب تیرا محبوب ہوجائے اسدؔ
فضل ہو تیرا تو یہ ایسا بشر ہوجائیگا

(13)

راہِ اُلفت میں یار کیا نہ ہُوا
عشق دل سے تیرا جدا نہ ہُوا

سینکڑوں آفتوں سے بے پروہ
مجھ سا تجھ پر کوئی فِدا نہ ہُوا

کہتے ہیں ہوش اور خِرد والے
عاشقی میں میرا بھلا نہ ہُوا

نا مُرادی میں ہے مُراد اپنی
درد سے میں کبھی رہا نہ ہُوا

عشق ہے کام مِٹنے والوں کا
زاھد اِس سے تُو آشنا نہ ہُوا

یاد ہے شب ، فِراق دن میرا
کوئی نالا میرا رَسا نہ ہُوا

حسرتِ وصل کو ہُوئی مدت
حاصلِ مدعا میرا نہ ہوا

ہوکے اُسکا کیا اُسے اپنا
یوں وہ مجھ سے کبھی جُدا نہ ہوا

تیری یاری سے اسدؔ کو مطلب
کیا ہوا عشق بَرملا نہ ہوا

(14)

کوئی نہ سمجھ پائے حالِ دل یہاں اپنا
ایک بھی نہیں ہمرنگ زِیرِ آسماں اپنا

حالِ دل کہوں کس سے جاں ستم ہے تنہائی
ایک بھی نہیں باقی جو تھا رازداں اپنا

سب کو ہے گُماں یارب میں ہوں ایک دیوانہ
تجھ پہ ہے عیاں یا رب حالِ بے زباں اپنا

اب اُٹھا حجاباتِ بُعد و سخن و بینائی
تجھ سِوا نہیں یا رب دوست بے گُماں اپنا

اپنا جلوہ دِکھلادے سامنا ہو بے پردہ
بے نشاں تیرے آگے ہو نہ پھر نشاں اپنا

کاٹ دے تعین کی بیڑیوں کو ہستی سے
لا مکاں میں کھو جاؤں پھر ہو ہر مکاں اپنا

معیّت نبی ﷺ کی ہو ساتھ اُنکے پیاروں کا
پاس ہو اسدؔ تیرے تُو ہو پاسباں اپنا

(15)

نگاہِ لطف اِدھر گر وہ مستِ ناز کرے
خیالِ غیر سے ہمکو ہو بے نیاز کرے

ائے شوقِ وصل تُو لے چل حریمِ وحدت میں
بنا کے آیئنے خود کو وہ یاں مجاز کرے

انا مٹی ہوئی بندے کو بندگی لازم
اثر یہ کیسا تیری نظرِ نیم باز کرے

نماز عشقِ حقیقی قبول ہو اُسکی
جو پائے نازِ نبی ﷺ پر سَرِ نیاز کرے

نبی ﷺ ہوں سامنے صدقے میں اُترتے ہم ہوں
خدا طواف کا یہ سلسلہ دراز کرے

نبی ﷺ کے چاہنے والوں میں اسدؔ ہو شامل
دُعا ہے شاہِ اُمم اُسکو سرفراز کرے

(16)

دلّگی میں دل کا سودا ہوگیا
دل پہ میرے اُسکا قبضہ ہوگیا

ھائے رے وارفتگئی شوق مَیں
عشق میں بَرباد و رُسوا ہوگیا

نِت نئی ہیں اُنکی فتنہ کاریاں
روز و شب اچھا تماشہ ہوگیا

تیرے صدقے او ستم ایجاد مَیں
مشق کا تیری جو تختہ ہوگیا

مُسکراہٹ تیرے لب پر الاماں
پھر نیا کیا کوئی فتنہ ہوگیا

برق کو مجھ پر گِراتے ہو مگر
دیکھتے تک ہو نہیں کیا ہوگیا

رات لاتی ہے کئی طوفاں نئے
دن میں تو سَو بار مرنا ہوگیا

سرد مُہری کو بہانا چاہیے
آنکھ بھی کھولوں تو شِکوہ ہوگیا

توڑتے ہو دل میرا سو سو دفع
ٹوٹ کے وہ پارہ پارہ ہوگیا

ضبطِ غم ، صبر و قرارِ دل میرا
پاسباں عزمِ وفا کا ہوگیا

لاکھ وہ جور و جفا سے کام لے
جانتا ہوں وہ تو میرا ہوگیا

ہے اسدؔ اُنکا بھلا ہو کے بُرا
فی زمانہ اِسکا چرچہ ہوگیا

(17)

عشق کا پردہ ہٹا تو اک تماشا ہوگیا
جو تھا مجنوں وہ بھی لیلی کا سراپا ہوگیا

عاشق و معشوق کے پردے میں وہ روپوش تھا
حُبِّ ذاتی میں وہ خود اپنا دیوانہ ہوگیا

مختلف انداز میں رہتے ہیں وہ ہر رنگ میں
کیا بتاؤں کسطرح یہ راز افشا ہوگیا

چُھپنا اُنکو بھی نہیں منظور اپنوں سے یہاں
اُنکی رحمت سے میرے دل میں اُجالا ہوگیا

رُو برو جب وہ ہوئے شِکوے گِلے سب مِٹ گئے
راحتِ دیدار سے کیا بوجھ ہلکا ہوگیا

اُنکے ملتے ہی اسدؔ وہمِ عدم بھی مِٹ گیا
میرے دل کا بُت کدہ بھی گھر خدا کا ہوگیا

(18)

ائے شوق فِدا ہوجا وہ آئیں ہیں اِدھر آج
لب پر ہے تبسم تو ہے کچھ اور نظر آج

ذمّہ لیا تھا ہمکو ستانے کا رات دن
پر وہ ستم ایجاد ہے برنگِ دیگر آج

کیسا کلام ، خط و کِتابت محال تھی
رستہ گئے وہ بھول یہ ہے کیسی گُزر آج

آنسو بہت بہے تھے خوشامد کے ساتھ ساتھ
میں دیکھ رہا ہوں کیا وہ نالوں کا اثر آج

وعدہ کبھی کیا تھا بڑی بے دلی کے ساتھ
کرکے وفا کیا اُسے برپا ہے حشر آج

پردے اُٹھادئے میری نظروں سے اسطرح
بے سُدھ سا ہوگیا ہوں نہیں اپنی خبر آج

ہستی میں بے مثال ہے تُو با کمال ہے
ائے ہمسفر بتا کے چلے ہم ہیں کدھر آج

اِن صنعتوں سے تیری بھلا مجھکو کام کیا
ھاں اِس شبِ وصال کی بس ہو نہ سحر آج

تُو مل گیا اسدّ کو سبھی مل گیا اُسے
آزاد ہوگیا ہوں نہیں اپنی فکر آج

(19)

تُو ہے مجھ میں سمایا خدا کی قسم
تجھ کو ہر شئے میں پایا خدا کی قسم

میرے دل میں ہے تُو میری آنکھوں میں تُو
مجھ سے مجھکو بُھلایا خدا کی قسم

کھوگیا ایسا خود کو میں پاتا نہیں
جب سے پردہ اُٹھایا خدا کی قسم

تجھ سے خشیَت ہے ، اُنس و حیا ہے مجھے
مجھ کو اپنا بنایا خدا کی قسم

میں طلب میں تیری ایک مطلوب ہوں
رازِ اُلفت چُھپایا خدا کی قسم

ائے شہہ دین و دنیا عرب و عجم
تُم سِواُ کچھ نہ بھایا خدا کی قسم

تیرے صدقے اسدؔ ، ائے خیالِ حبیب
کیا کیا مجھکو دِیکھایا خدا کی قسم

(20)

آئینِ عشق کو یوں نبھایا کرینگے ہم
اُف تک زباں پہ اپنی نہ لایا کرینگے ہم

تڑپینگے دل ہی دل میں نہ چِلّائیگے کبھی
خلوت میں چاہے اشک بہایا کرینگے ہم

طوفاں اُٹھیں یا فتنے بپا ہوں نئے نئے
بحرِ دلِ حزیں میں چھپایا کرینگے ہم

ہوش و خِرد سے اُنکو جو پانا محال ہے
دل میں جُنوں کی شمع جَلایا کرینگے ہم

غُیور ہیں بہت وہ نہ آینگے اِس لئے
خود کو بھی اپنے دل سے بُھلایا کرینگے ہم

اُنکا ہو سامنا تو لِپٹ جاینگے مگر
شکوہ زباں پہ اپنی نہ لایا کرینگے ہم

قدموں میں سر کو رکھ کے اسدؔ خود کو وار کے
ہوکے نثار اُنکو منایا کرینگے ہم

(21)

تیرے عشق میں رہے پائمال سدا اپنی عمرِ دراز میں
میرا سر رہا تیرا سنگِ در رہی یہ جبین نیاز میں

تُجھے ڈھونڈتے ہم عرش پر ، کبھی در بدر اِسی فرش پر
تُو چھپا ریا کہیں مجھ ہی میں رہی بات پردۂِ راز میں

تیرے عشق میں رہی چشم نم ، جو جنوں بڑھا ہوئی عقل گُم
جو مِٹی دوئی تو پتہ چلا تُو عیاں تھا اپنے مجاز میں

ہے فنا بقا کا یہ مسئلہ میری بے خودی سے پتہ چلا
میں نہاں ہوا تُو عیاں ہوا ہے کمال آیئنہ ساز میں

ہمیں عشق کا یہ ملا سلہ ، مِٹے دوجہاں سے کچھ اسطرح
اب اسدؔ کا نام و نشاں نہیں تیری داستانِ دراز میں

(22)

محوِ خیالِ یار ہوں ہوش میں آکے کیا کروں
اُس پیکرِ جمال سے نظریں ہٹا کے کیا کروں

مستِ نگاہِ یار ہوں مسرور ہوں میں شاد ہوں
حسنِ ازل ہے رُو برو عرش پہ جاکے کیا کروں

دیدۂ حق شناس میں اُنکے سِوا کوئی نہیں
کُل کا شناسہ ہوگیا جُز کو میں پاکے کیا کروں

اپنا عجب ہی حال ہے جسکا بیاں محال ہے
کوئی سمجھ نہ پائے جو اُسکو سنا کے کیا کروں

مرضئِ یار ہے میری کُل کائناتِ زندگی
پیشِ نظر ہیں وہ اسدؔ سر نہ جھکا کے کیا کروں

(23)

بالی عمریا پہ ترس تو کھاؤ اب نہ ستاؤ بالماں
پیّاں پڑوں تورے بنتی کروں میں اب مان جاؤ بالماں

چنچل ساجن نین لڑائے ، بانہوں میں لیکر گلے نہ لگائے
کون پیا تم کو سمجھائے تم ہی بتاؤ بالماں

لاج سرم سب تم پر واری تن من یوون سب بلہاری
ہائے تورے یہ نین کٹاری اب نہ رُلاؤ بالماں

پگ پگ ساجن تم کو مناؤں پھیرے پھروں میں واری جاؤں
تم رے چرن ما مَتّھا ٹِکاؤں مان بھی جاؤ بالماں

چُپ ہوں تو چھیڑے وہ مجھکو پل میں ہنسائے پل میں رُلائے
جان کے بیری ستائے اسدؔ کو جاؤ جی جاؤ بالماں

(24)

روز افزوں ہے یہ غم ہم کیا کریں
آگیا آنکھوں میں دم ہم کیا کریں

ہاتھ پھیلے ہیں تیری درگاہ میں
ہوگئی ہے چشم نم ہم کیا کریں

کر عطا مجھکو حیاتِ جاوداں
مرگِ غفلت میں ہے دم ہم کیا کریں

جز تیرے امید سب سے اُٹھ گئی
ما سِوا تیرا کرم ہم کیا کریں

ہے اسدؔ کا سر قدومِ پاک پر
اور مختارِ اتم ہم کیا کریں

(25)

جب سے ہے چشمِ حقیقت میں سمایا کوئی
پھر نہیں اُسکے سِوا آنکھ نے دیکھا کوئی

رونقِ بزم میں خلوت میں شناسائی میں
عجنبی ہے نہ کہیں اپنا پرایا کوئی

اُن کے جلوؤں کے سِوا اور کودیکھوں کیسے
وہمِ باطل کے عدم سے نہیں اُبھرا کوئی

اُنکے ملتے ہی مِٹّی فکرِ دوعالم دل سے
آرزو ہے نہ ہے خواہش نہ تمنا کوئی

اُنکے منشی پہ ٹکی ہیں یہ نگاہیں اپنی
ہے دعا اتنی کے مولیٰ نہ ہو رُسوا کوئی

ہوکے بے چین رجوع ہوتا ہوں جب بھی اُن سے
وہ دِکھا دیتے ہیں رحمت کا اشارہ کوئی

خاکساری میں مِٹو اپنی اَنا سے رونہ
سامنے اُن کے اسدؔ ٹِک نہیں سکتا کوئی

(26)

دور جب تک رہے ہم تیرے طلبگار رہے
پاس تیرے تو ہم اک تختۂ نجّار رہے

عشق کی راہ میں ٹوٹا نہ وفا کا دامن
ہر قدم پر گو تیرے خاطرِ آزار رہے

سر اآتھے بھی تو یہ گرتی ہے میری گردن پر
کب تلک سر پہ میرے آہنی تلوار رہے

سر کٹانے کو ہو تیار تو آئے اس میں
عشق کی راہ میں جو طالبِ دلدار رہے

میں نے مانا بڑا مشکل ہے یہ رستہ تیرا
اُنکو آساں ہے محبت میں جو سرشار رہے

حق تو یہ ہے کہ نہ بن پائے تیرے قابل ہم
سامنے تیرے سدا ہم تو شرمسار رہے

کون کہتا ہے کہ بے وجھ ہے دردِ اُلفت
ہاں مگر ساتھ تیرا باعثِ غم خوار رہے

تُو ہے یکتا تیری ہر چیز ہے پیاری یا رب
تُو سلامت رہے باقی تیری سرکار رہے

تیرے محبوب کے صدقے میں رحم کر مجھ پر
تا ابد تیرا اسدؔ حاضرِ دربار رہے

(27)

جب سے پردہ اُٹھا دیا تُونے
مجھکو بے خود بنا دیا تو نے

نہ قیاس و وہم نے پھر ٹوکا
ایسا جلوہ دکھا دیا تُو نے

خاک اُڑتی ہے بزمِ ہستی سے
مجھ کو ایسا مِٹا دیا تُو نے

موت سے پہلے مار کر مجھکو
اک تماشا بنا دیا تُو نے

لوگ ہنستے ہیں میری باتوں پر
اک دیوانہ بنا دیا تُو نے

میں ہوں بیمار مبتلۂِ عشق
درد یہ لادوا دیا تُو نے

عشق کی منزلِ مُراد آئی
مَیں کو دل سے بھلا دیا تونے

رات دن در پہ تیرے رہتا ہوں
دیر و کعبہ چُھڑا دیا تو نے

ہے اسدؔ کو نہ غیر سے مطلب
اُسکو اپنا بنا لیا تو نے

تمھارے نام پر بِکنے کا سودا کرلیا میں نے
تصدق میں تمھارے تمکو اپنا کرلیا میں نے

تھا قطرہ کیوں پہچ پاتا تمھاری بحرِ وحدت کو
تمھارے فضل سے اپنے کو دریا کرلیا میں نے

تمھاری چشمِ وحدت نے دوئی کو یوں مِٹا ڈالا
جہاں کے ذرّہ ذرّہ کو یَگانہ کرلیا میں نے

تمھارے عشق کی دیوانگی لگتا ہے رنگ لائی
خودی کھو کر تمھارا ہی سراپا کرلیا میں نے

تمھارے فضل نے مجھکو اُٹھایا خاکِ اسفل سے
سگِ در بن گیا ادنیٰ کو اعلیٰ کرلیا میں نے

تصدق میں نبی ﷺ کے سب یہیں پر مل گیا مجھکو
مِلے دونوں جہاں مولیٰ کو اپنا کرلیا میں نے

ہوا قرباں محمد ﷺ پر میں اُنکی آل کے صدقے
اسدؔ اِس عاصئی کمتر کو اعلیٰ کرلیا میں نے